

هو السلطان

طبقات ناصری

مصنفہ

منہاج سراج

مع مقدمہ و فہارس وغیرہ

بسمی کترین ہند گان

ڈاکٹر محمد عبد اللہ جفتانی



۱۹۵۲

کتاب خانہ نورس، کبیر سٹریٹ، اردو بازار لاہور

قیمت ۳ روپیہ ۱۲ آئے

ہماری مطبوعات

- ۱۔ اسلامی مصوری: تاریخی ارتقا۔ از ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی۔۔۔
- ۲۔ اسلامی کوزہ گری: مسلمانوں کے اس فن جمیل کی مختصر تاریخ از ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی مع دو تصویر۔۔۔ ۱۲۔
- ۳۔ حالات ہنروران: فارسی: ۹۸۱ء میں تصنیف ہوا جس میں مسلمان نقاشوں اور خطاطوں کے حالات ہیں مرتبہ ڈاکٹر عبد اللہ چغتائی۔۔۔
- ۴۔ ریحان نستعلیق: فارسی: ۹۸۹ء میں اسلامی خطاطی کے فن پر لکھا گیا مرتبہ عبد اللہ چغتائی۔۔۔ ۱۲۔
- ۵۔ تاریخ مظفری شاہی: فارسی از قاضی واقعات ۹۲۴ء مابین سلاطین مالوہ و کجرات مرتبہ از ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی۔۔۔
- ۶۔ فتوحات فیروز شاہی: (فارسی و ترجمہ اردو مع تعلیقات) لعینے سلطان فیروز شاہ تغلق نے خود اپنے حالات قلمبند کئے ہیں۔۔۔ ۱۲۔
- ۷۔ مرآة الشعر: از شمس العلماء مولانا عبدالرحمن بخاری۔۔۔ ۳۰۔
- ۸۔ اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر: از علامہ شبلی نعمانی۔۔۔ ۱۲۔
- ۹۔ اسلامی جغرافیہ اور تجارت کا اثر یورپ پر از ایچ کر امرز (Legacy of Islam): سے اردو ترجمہ۔۔۔ ۳۰۔
- ۱۰۔ تاج محل آگرہ: تصنیف ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی۔ اعلیٰ آرٹ بیور پر قریب ایک سو بلاک فن تعمیر اسلامی پر مکمل تاریخی و اصولی بحث اور تاج محل کے متعلق تمام الزامات کا مسکت جواب۔ فن تعمیر عالم میں تاج کا درجہ۔ اپنی نوعیت کی پاکستان میں پہلی کتاب۔
- ۱۱۔ ڈکشنری: مصطلحات اسلامی فنون لطیفہ۔ انگریزی و اردو مصور مع ضروری اشکال مصنفہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی عنقریب شائع ہوگی۔
- ۱۲۔ واقعات عالمگیر: فارسی از عارف خان رازی مرتبہ راکٹر محمد عبد اللہ چغتائی۔۔۔ ۸۔

هُوَ السُّلْطَانُ

طبقات ناصری

مصنف

منہاج سراج

مع مقدمہ و فہارس و غیرہ

بسی کترین بیت گان

ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی



کتاب خانہ نورس کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

۱۹۵۲ء

بار اول

امید ہے کہ ناشر حضرات مولف کی محنت و کاوش
کو مد نظر رکھ کر جبہ حقوق اشاعت کو اُسی کے حق میں محفوظ
تصور فرمائیں گے۔

اسی طرح طبقات کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جا رہا

ہے۔

مرتب

فہرست مطالب طبقات ناصری

۴۵-۴۲	نفاذ سلطان علاء الدین محمد بن سام ہمایونی	الف-ی	دربار مرتب
۴۹-۴۵	رابع سلطان تاج الدین یلدر	۱-۴	مقدمہ مصنف
۵۰-۴۹	خامس قطب الدین ایبک	۵-۶	طبقہ مادی و فشر
۵۱-۵۱	طبقہ الشرف سلاطین ہند-المقریہ	۷-۸	اولی امیر غازی ناصر الدین سبکتگین
۵۵-۵۲	اول سلطان قطب الدین	۸-۱۱	ثانی محمود سبکتگین
۵۵-۵۵	ثانی آرام شاہ بن سلطان قطب الدین	۱۲-۱۵	ثالث محمد بن محمود
۵۸-۵۶	ثالث ناصر الدین قباچہ	۱۶-۱۴	رابع ناصر الدین مسعود
۵۹-۵۸	رابع ملک بہاؤ الدین طغزل	۱۵-۱۳	خامس محمود بن مسعود
۶۹-۵۹	خامس ملک غازی محمد بن خجیہ راجہ جیہ یارکھنتری	۱۵-۱۵	سادس علی بن محمود و محمد بن محمود
۷۰-۶۹	سادس ملک عز الدین محمد بن خجیہ راجہ جیہ یارکھنتری	۱۶-۱۶	سابع عبدالرشید بن محمد
۷۲-۷۰	سابع ملک علاء الدین علی مروان افغانی		ثامن طغزل
۷۵-۷۲	ثامن ملک حاتم الدین عمرو بن خجیہ راجہ جیہ یارکھنتری	۱۷-۱۸	تاسع فرخ زاد بن مسعود
۷۷-۷۶	طبقہ مادی و الشرف سلاطین غزنیہ ہند	۱۸-۲۰	عاشر سلطان بہرام پسر
۸۷-۷۷	اول سلطان مرزا الدین بختیار	۲۰-۲۱	حادی ہاشم علاء الدین مسعود بن بہرام پسر
۹۰-۸۷	" " " " " " " "	۲۱-۲۲	ثانی عشر ملک ارسلان بن سلطان مسعود
۹۱-۹۰	ثانی ملک ناصر الدین	۲۲-۲۳	ثالث عشر بہرام شاہ
۹۵-۹۱	ثالث سلطان رکن الدین فیروز شاہ	۲۳-۲۴	رابع عشر خسرو شاہ بن بہرام شاہ
۱۰۰-۹۵	رابع سلطان رضیہ	۲۴-۲۶	خامس عشر خسرو ملک بن خسرو شاہ
۱۰۵-۱۰۰	خامس مرزا الدین بہرام	۲۷-۲۷	طبقہ اٹھم عشر سلاطین غزنیہ-افغانیہ
۱۰۹-۱۰۶	سادس سلطان علاء الدین مسعود شاہ	۲۸-۲۹	اول سلطان سیف الدین سوری
۱۱۳-۱۰۹	سابع سلطان ناصر الدین محمود	۳۰-۴۰	ثانی سلطان مرزا الدین و الدین ابوالخضر محمد بن سام
۱۱۶-۱۱۳	" " " " " " " "	۴۰-۴۲	سلطان

سنه اونی! اربعه واربعتين وست مائت	۱۱۶ - ۱۱۷	سابع ملک عز الدين طغرل طغان خان	۱۴۵ - ۱۴۹
ثمانی خنصره واربعتين وست مائت	۱۱۸ - ۱۱۹	ثامن ملک قمر الدين خيران قرخان	۱۴۹ - ۱۵۰
نمالت دست واربعتين وست مائت	۱۱۹ - ۱۲۰	تاسع ملک هند خان مبارک الغازی السلطانی	۱۵۰ - ۱۵۱
رابع	۱۲۰ - ۱۲۱	عاشق ملک اختیار الدين قرقش خان باينگین	۱۵۱ - ۱۵۲
خامس	۱۲۱ - ۱۲۲	حادی عشر ملک اختیار الدين المنویتی تبریز بند	۱۵۲ - ۱۵۳
سادس	۱۲۱ - ۱۲۲	ثانی عشر ملک اختیار الدين انینگین	۱۵۳ - ۱۵۵
سنه سابعه قمیس	۱۲۲ - ۱۲۳	ثالث عشر بدر الدين سنقر دومی	۱۵۵ - ۱۵۶
ثمانه	۱۲۳ - ۱۲۴	رابع عشر ملک تاج الدين بخر قلی	۱۵۶ - ۱۵۸
تاسعه	۱۲۴ - ۱۲۵	خامس عشر تاج الدين بخر کریت خان	۱۵۸ - ۱۵۸
عاشره	۱۲۵ - ۱۲۶	سادس عشر ملک سیف الدين تبجان	۱۵۹ - ۱۵۹
حادی عشر	۱۲۶ - ۱۲۸	سابع عشر ملک تاج الدين بخر تبر خان	۱۵۹ - ۱۶۰
ثمانیه عشر	۱۲۸ - ۱۳۰	ثامن عشر ملک اختیار الدين یوزک افغان	۱۶۰ - ۱۶۳
نمالتیه عشر	۱۳۰ - ۱۳۱	تاسع عشر ملک تاج الدين ارسلان خان غلانی	۱۶۳ - ۱۶۶
رابع عشر	۱۳۱ - ۱۳۲	ملک عز الدين بلبن کنگو خان	۱۶۶ - ۱۶۷
خامس عشر ثمان	۱۳۲ - ۱۳۳	حادی عشر ملک لغر قلی بککلیک سنقر قاروی	۱۶۷ - ۱۶۸
طبقة الثانیه والعشرون فی ماکو الشمیه	۱۳۳ - ۱۳۶	ثانی عشرون ملک ادبک سیف الدین تشی عجی	۱۶۸ - ۱۶۹
اول تاج الدین بخر کرک خان	۱۳۶ - ۱۳۸	ثالث عشرون ملک نغرة خان شیر خان سنقر	۱۶۹ - ۱۷۲
ثانی ملک کبیر خان ایاز المعزی بنار مرده	۱۳۸ - ۱۴۰	رابع عشرون ملک کشید خان سیف الدین ایبک سلطان	۱۷۲ - ۱۷۴
ثالث ملک نصیر الدین اتیمربلیانی	۱۴۰ - ۱۴۱	الملک حجاب	۱۷۴ - ۱۷۶
رابع ملک سیف الدین ایبک	۱۴۱ - ۱۴۲	خامس عشرون بهادر المعزی النعمانی بلبن	۱۷۶ - ۱۷۹
خامس ملک سیف الدین ایبک بیانات	۱۴۲ - ۱۴۳	حکایت	۱۷۹
سادس ملک نغرة الدین تالجبی المعزی	۱۴۳ - ۱۴۵	شومندج سراج	۱۷۹ - ۲۱۰

مولانا منہاج سراج

مصنف طبقات ناصری

اسلامی ہند کے ابتدائی دور کی سب سے قابل قدر دستند تاریخی کتاب طبقات ناصری ہے جو سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین الیقینش کے عہد میں ۶۵۰ھ میں مکمل ہوئی اور اس سال تک عالم اسلام کے تمام تاریخی واقعات اس میں بالاختصار بیان کیے گئے ہیں مصنف نے اپنے مددِ روح اور مربی سلطان ناصر الدین محمود کے نام کی رعایت سے اس کا نام طبقات ناصری رکھا اور اسی سلطان کے نام سے اسے معنون کیا۔

مصنف کا نام مع القاب یوں بیان ہوا ہے۔

قاضی القضاۃ صدر جہان ابو عمر منہاج الدین
عثمان بن سراج الدین محمد بن منہاج عثمان
الجوزجانی۔

منہاج الدین کے والد مولانا سراج الدین لاہور میں پیدا ہوئے سمرقند میں نشوونما پائی اور علماء و اساتذہ عصر سے علوم حاصل کیے، انہیں ہمیشہ سلاطین اور امراء کا تقرب حاصل رہا۔ چونکہ ان کے مورث اعلیٰ کا تعلق علاقہ جوجہان سے تھا اس لیے وہ اپنے آپ کو جوجہانی لکھتے تھے۔

سلطان شہاب الدین محمد غوری نے جسے تاریخوں میں معز الدین محمد بن سام بھی لکھا ہے ۶۵۲ھ میں لاہور فتح کیا۔ تو مولانا سراج الدین لاہور میں مقیم تھے انہیں علی گڑھ کا ناظم لاہور کے ماتحت عساکرِ سلطانی کا قاضی مقرر کیا گیا۔ ۶۵۸ھ میں بہاول الدین سام بامیان اور طخارستان کا فرمانروا بنا تو مولانا سراج الدین سلطان غوری سے اجازت لے کر بہاول الدین کے پاس چلے گئے اور وہاں قاضی کا عہدہ پایا۔

مولانا سراج الدین کی اہلیہ سلطان غیاث الدین محمد بن سام کی اکلوتی بیٹی شہزادہ کاہد ملک کی ضاعی بہن اور ہم مکتب تھی اس لیے شہزادی کے ہمراہ فیروز کوہ کے شاہی محل میں رہی وہیں ۵۸۹ھ میں منہاج الدین عثمان پیدا ہوا جس نے آگے چل کر طبقات کے ذریعہ عالمگیر شہرت پائی۔

چودہ برس کی عمر تک منہاج الدین فیروز کوہ ہی میں رہا۔ جب آپ کے والد مولانا سراج الدین فیروز کوہ واپس آئے تو انہیں شمس الدین ترک کے ہمراہ خلیفہ الناصر لدین اللہ ابو العباس احمد ابن المستنصر (۵۷۵ - ۶۲۲ھ) کی خدمت میں بغداد بھیجا اسی سفر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

منہاج الدین والد کی وفات کے بعد تعلیم و تربیت کی غرض سے قاضی ضیاء الدین توبکی سپرد ہوئے جو اس وقت غوری سلاطین کے معتمد علیہ تھے ۶۰۰ھ تک وہ فیروز کوہ میں ہی رہے جب خوارزم شاہیوں نے سلطان غیاث الدین محمود کو شہید کر دیا اور سلطنت پر خود قابض ہو گئے تو اسی کے دو برس بعد منہاج الدین نے سبستان کی راہ لی پھر جنگیز یوں کا طوفان اٹھا جس سے ساری اسلامی دنیا میں ابتری پھیل گئی اور خوارزمیوں کی پادشاہی کا چراغ بھی گل ہو گیا تو مولانا منہاج الدین ملک ناصر الدین ابوبکر (خوارزم زادہ سلطان غوری) والی ہرات کے دربار میں پونچے وہیں ان کی شادی اپنے ایک رشتہ دار امیر کی لڑکی سے ہوئی والی ہرات نے اس موقع پر آپ کو ایک گھوڑا بھی عنایت کیا۔

دو سال ہرات میں گزارنے کے بعد منہاج الدین کے دل میں ہندوستان پونچنے کی لہر پیدا ہوئی وہ پہلے ملک تاج الدین خروپوست کی دعوت پر اسفزار گئے پھر ملک رکن الدین غشی کے بلانے پر تو ملک چلے گئے۔ ۶۲۳ھ میں فراہ پونچے اور ملک تاج الدین اس وقت ملاحدل سے برسرِ پیکار تھا اس نے منہاج الدین کو بھی جنگ پر اکسایا۔ جب انہوں نے انکار کیا تو وہیں سبستان میں نظر بند کر دیا ۶۴۳ھ دن قید میں رہے ملک رکن الدین خونسار نے انہیں رہائی دلائی اسی کے اشارہ سے ۶۴۴ھ میں منہاج الدین نے ہندوستان کا رخ کیا۔

دہ غزنی ہوتے ہوئے مٹھن کوٹ (جسے طبقات ناصری ص ۱۷ میں مٹھان لکھا ہے) پونچے۔ ۲۲ جمادی الاول ۶۲۴ھ کو بروز شنبہ کشتی کے ذریعہ دریاعبور کیا اور ناصر الدین قباچہ کے دربار میں حاضر ہو گئے جو اُس وقت اُچے میں مقیم تھا اسی سال ذوالحجہ کے مہینہ میں اُچہ کے مدرسہ فیروزہ کا انتظام ان کے حوالے ہوا اور شکر کے قاضی کا منصب بھی ان کو سونپا گیا۔

پھر ناصر الدین قباچہ اٹھس الدین ایلتمش کے درمیان جنگ شروع ہو گئی، یکم ربیع الاول ۶۲۵ھ کو ایلتمش کی افواج نے اُچہ فتح کر لیا تو مولانا منہاج الدین قباچہ کو چھوڑ کر ایلتمش کے پاس چلے آئے اور ایلتمش نے آپ کو افواج کا محافظ مقرر کیا اور ماہ رمضان ۶۲۵ھ میں دہلی بھیج دیا۔ پھر ۶۲۶ھ میں ایلتمش کے ہمراہ گوالیار گئے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر امامت کے فرائض انجام دیے گوالیار کی فتح پر ۶۲۷ھ میں وہاں کے قاضی، خطیب، امام اور محاسب مقرر ہو گئے۔

ایلتمش کی وفات پر اس کا بیٹا رکن دین بادشاہ بنا، چند عیسائیوں کے بعد سلطانہ رضیہ تخت دہلی پر متمکن ہوئی تو منہاج الدین کو ۶۳۵ھ میں دہلی کے مدرسہ ناصریہ کا منتظم بنا دیا گیا۔ سلطانہ رضیہ کے بعد معز الدین بہرام شاہ بادشاہ بنا تو مولانا منہاج پوری سلطنت کے قاضی القضاۃ بن گئے۔

ان اعزاز کی وجہ سے دربار میں آپ کے حامد بھی پیدا ہو گئے تھے خواجہ مہذب الدین فیہ سلطان نے چند بدعاشوں کو لالچ دے کر مولانا منہاج کو قتل کرانے کی کوشش کی ۶۳۹ھ میں جمعہ کے دن مسجد کے صحن میں آپ پر حملہ ہوا مگر آپ بال بال بچ گئے جب سلطان علاؤ الدین سمر آرائے سلطنت ہوا تو اُس نے خواجہ مہذب الدین ہی کو وزارت پر بحال رکھا، مولانا منہاج نے عہدہ قضاۃ سے استعفیٰ دے دیا آپ لکھنؤ یعنی بنگال چلے گئے جہاں دو سال گزارے۔ ۶۴۳ھ میں ملک طغرل لطفان خاں کے ہمراہ رائے جاج نگر کے خلاف جنگ میں شریک ہونے طغرل کو دہلی طلب کیا گیا تو مولانا اُس کے ہمراہ دہلی آئے وزیر مہذب الدین اپنی سازشوں

کی وجہ سے قتل ہو چکا تھا۔ ملک غیاث الدین بلبن جو اربع اعظم کے لقب سے مشہور تھا اس وقت امیر
حاجب کے اعلیٰ عہدہ پر فائز تھا، اس نے مولانا منہاج کو از سر نو مدرسہ ناصریہ کا منتظم اور شاہی
حساب و کتاب بھی آپ کے ذمہ لگا دیے اس کے بعد آپ دہلی کی جامع مسجد کے امام واعظم مقرر
ہوئے اور گالیبار کی قضا کے فرائض بھی آپ کے سپرد ہوئے۔

۶۴۴ھ میں سلطان علاؤ الدین محمود کو امرائے معزول کر کے اس کی جگہ شمس الدین ایلتمش
کے سب سے چھوٹے لڑکے ناصر الدین محمود کو سلطان بنایا، جشنِ جلوس کے موقع پر مولانا منہاج نے
ایک قصیدہ پیش کیا جس کے حصہ میں خلعت کے علاوہ انعامات بھی پائے۔

۶۴۵ھ میں مولانا منہاج نے سلطان ناصر الدین کی جنگوں اور فتوحات کو ایک کتاب
کی شکل میں مرتب کیا جس کا نام ناصری نامہ رکھا یہ کتاب آج ناپید ہے اس کا صرف ذکر مولانا کی
طبقات میں جایا ملتا ہے۔ سلطان نے ان کے لیے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ بلبن نے ہالنسی کے
حدود میں ایک گاؤں معافی میں دیا، چار برس بعد ۶۴۹ھ میں آپ دہلی کے قاضی اعظم مقرر
ہوئے۔ اس عہدہ پر دو ہی برس گزرے تھے کہ پھر شاہی نظم و نسق میں ایک انقلاب برپا ہوا
عماد الدین ریخانی خواجہ سرائے بادشاہ کے مزاج میں بہت درخورد حاصل کر چکا تھا۔ اس نے بلبن
کو معزول کر دیا اور مولانا منہاج بھی دہلی کو خیر باد کہہ کر کہیں چلے گئے ۶۵۲ھ میں بلبن اپنے
عہدوں پر بحال ہو اور مولانا منہاج کو دہلی (علی گڑھ) میں حاضر دربار ہوئے تو آپ کو صدر جہاں
کا خطاب ملا بلبن نے ۶۵۳ھ میں آپ کو دوبارہ دہلی کا قاضی اعظم بنایا اور تمام مذہبی امور کے
فیصلے آپ کے اختیار میں دیدیے۔ مولانا ۶۵۸ھ تک اس عہدہ پر برابر کام کرتے رہے اسی
سال ۱۵ ربیع الاول کو آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب طبقات ناصری مکمل کر کے بادشاہ کی خدمت
میں پیش کی۔ اس کے بعد کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے صرف ایک بات کی بنا پر قیاس کیا
جاسکتا ہے کہ مولانا منہاج ۶۵۸ھ کے بعد بھی کم سے کم ۶-۷ سال زندہ رہے اس لیے کہ انہوں
نے طبقات میں سلطان ناصر الدین محمود کی مدتِ سلطنت (۲۲) بائیس سال درج کی ہے اور یہ مدت

۱۸۵۸ء میں نہیں بلکہ ۱۸۶۵ء میں پوری ہوتی ہے اس لیے گمان غالب ہے کہ مولانا کا انتقال
 بلب کے عہد میں ہوا لیکن ہمیں انتقال کی صحیح تاریخ معلوم ہے اور نہ ۱۸۵۸ء کے بعد کے متعلق
 تفصیلی حالات ملتے ہیں۔

طبقات میں ایک جگہ مولانا نے لکھا عطاء الدین جو زبانی کو ضرور نظر لکھا ہے اس
 سے سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ مولانا منہاج کا فرزند تھے ان کی اولاد کا اور کوئی ذکر نہیں ملتا۔

مولانا غری و فارسی کے بلند پایہ فاضل تھے تاریخ دانی کے لیے طبقات نامہ صریح سے بڑی
 اور نہایت قابل قدر دستاویز ہے ان کے قصیدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شعر گوئی کا مذاق بھی بہت
 سمجھا ہوا تھا۔ علوم شرعیہ میں مہارت کسی دلیل کی محتاج نہیں اس لیے کہ جو شخص علم و فضل کے اس
 قابل فخر دور میں قاضی القضاۃ، واعظ اور خطیب رہا وہ قطعی طور پر تمام علوم میں یگانہ مہارت کا مالک
 ہوگا۔ فوائد الغوا د کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کی مجلس تدکیر میں نظام الاولیاء حضرت شیخ
 نظام الدین جیسے بلند پایہ بزرگ بھی ہر دو شبہ کو حاضر ہوا کرتے تھے۔

طبقات نامہ صریح نہایت مستند تاریخی کتاب مانی جاتی ہے بعض دوسری تاریخی کتابوں کے
 برعکس اس کی عبارت بالکل واضح اور سلیس ہے اور اس میں کوئی اغلاق نہیں یہ کتاب تیس (۲۳)
 طبقوں پر مشتمل ہے ہر حکمران کے ہر خاندان کے حالات الگ الگ طبقوں میں بیان کیے ہیں۔
 پہلی مرتبہ ۱۸۶۷ء میں بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے انتہائی شائع ہوئی تھی جسے کرنل ڈاکٹر
 ایس۔ ڈی۔ لیس نے ترتیب دیا تھا۔ ۱۸۸۱ء میں میجر ایچ۔ ٹی۔ ریورٹی نے اس کا ایک
 انگریزی ترجمہ نہایت مفصل اور بیش قیمت حواشی کے ساتھ شائع کیا۔ آج تک پوری کتاب
 شائع نہیں ہوئی۔ افغانستان کے محترم فاضل عبدالحی حبیبی اسے مکمل شائع کرنے کا ارادہ
 رکھتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اول ایک حصہ چھاپا ہے اور بقیہ حصہ ابھی تک منظر عام پر
 نہیں آیا۔

بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کا مطبوعہ نسخہ آج کل ناپید ہے۔ میں اس کے پانچ (۵)

طبقات (۱۱-۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲) کو یہاں شائع کر رہا ہوں جو براہ راست پاک و ہند کی تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی ہمارے ہاں ارباب علم کو اشتداد ضرورت ہے۔ میں نے حتی الامکان متن کی صحت کا پورا ہست تمام مد نظر رکھا ہے۔

مولانا منہاج الدین سراج الدین جو زبانی کے حالات سرسری طور پر طبقات کے مختلف حصوں سے اخذ کر کے پیش کر دیے ہیں ان کے مفصل سوانح حالات ان شار اللہ پھر الگ پیش کیے جائیں گے۔

لاہور۔ یکم دسمبر ۱۳۵۲ھ۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ محمد عبداللہ حقانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الأول الذي لا ابتداء لوجوده والاخر الذي لا انتهاء
لجودته - الملك الذي ليس لملكه زوال - الدائم الذي لا يكون
لسلطانه انتقائاً + والصلوة على من ختمت برسالته مصارع
باب النبوة - وفقت بجلالته مشارع كتاب الفتوة - والسلام
على اله الناصرين لدين الاسلام - واصحابه الكاسرين
للاضمار وسلم تسليماً كثيراً +

اما بعد حين كويد بنده وعاكوفي سلمان الناصر لاهل السنة والجماعة
الداعي الى الله تعالى ابو عمر عثمان بن محمد المنهارج سراج المجزجاني عصمه الله تعالى
عن الزل والزلزلة في كبريائه فيفضل آفريدگار تعالى وتقدس تاج وتخت سلطنت
ممالك هندوستان وبالش مسند قديم اسلام را بفرتار ك مبارك وبين يامي كرو
سامي خدا كنان عالم سلطان سلاطين ترك وعجم - مالك رقاب ملك امم فرمان فرماي
انباي آوم ناصر الدنيا والدين - غياث الاسلام والمسلمين ، صاحب الخاتم
في ملك العالم ، ذوالالان لاهل الايمان ، وارث ملك سليمان ، ابو المظفر مشهور
بن السلطان التمش يمين خليفة الله قيم امير المؤمنين اعلى الله سلطانه ونخلد

برمانہ و غظم شانہ، وادام لحرز الاسلام امانہ، آ رہستہ و مزین گردانید، خطبہ و
 سکۂ بحلیہ اسم و لقب ہمایون آن بادشاہ زیب و زینت یافت۔ وایوان شاہی و
 میدان پادشاہی بشعار طلعت خورشید نقاش نور و بہا گرفت، و پرتو آفتاب
 سلطنتش از مطالع بختیاری بر اطراف گیتی مستطہ گشت۔ و نسیم مہتابی عہد مبارکش
 ریاحین امن و امن و رحمن بساتین جہاں بشکفانید، و سران سردران جہاں گوش جہاں را
 بقرط طواعیت در گاہ گردول پناہش مقرر گردانیدند۔ و گردن کشان گہماں رقبہ
 عبودیت را در رقبہ امتثال او امر و نواہی حکمش کشیدند، و زبان زماں و بیای جہاں
 بلبل آسا بر شاخچہ شنائی این نواہی سرانیدان گرفت۔

الدین فی غبطۃ والملک فی جزل
 والتابہ والتخت فی حلّی و فی حلل
 و کما اقیم بعد العصر من صغر
 و کما اسد بصرف الدهر من خلل

شعر

و دعائی و ولت او گوئی زانکہ بے کوشش
 جہاں بدولت او آں چہاں شد آباداں
 کہ بیخ سوسن سیمیں ہمے کشد خنجر
 کہ شایخ گلبن زریں ہمے زندہ بیکان
 ملک تعالیٰ آں ظل سلطنت را تا نہایت حد امکان بقا بر بیض بر بلع سکون
 مہرود و الادہ

در اثنامی صفائی این دولت، و ادوار قرار این مملکت که جاوید باد چون مستقضای
 ممالک هندوستان بدین مخلص داعی دعا و ناشر ثنا مقوض گشت، و تفتی از اوقات
 در دیوان نظام و مقام فصل خصومات و قطع دعاوی، کتابی در نظر آمد که افاضل
 سلف برلست تذکره امثال خلف از تواریخ انبیاء و خلفاء علیهم السلام و انساب
 ایشان، و اخبار ملوک گذشته نورالهدی را قدیم جمع کرده بودند و آن را در حراصل
 جدول ثبت گردانیده در عهد سلاطین آل ناصرالدین بسبکتگین بر و الله مضاعف
 بر سبیل احیاء از پنج خضار از هر بتانی گلی و از هر بحری قطره جمع آورده، و بعد
 از ذکر انبیاء و انساب طاهر ایشان و خلفای بنی امیه و بنی العباس و ملوک
 عجم و اکاسره بر ذکر خاندان سلطان سعید محمود بسبکتگین غازی رحمه الله بنده نمود
 و از ذکر دیگر ملوک و اکابر و دودمانهای سلاطین ما تقدم و ما تاخر اعراض کرده این
 ضحیف خواست تا آن تاریخ مجدد تذکره کل ملوک و سلاطین اسلام عرب و عجم
 از او اهل و اواخر مشحون گردد. و از هر دودمان ششمی در آن جمع افروخته شود و سرسری
 را از بیان حال و آثار ایشان کلاهی و نوشته گردد، چنانچه ذکر تبعه مین و ملوک حمیر
 و بعد از ذکر خلفاء ذکر آل بویه و طاهریان و صفاریان و سامانیان و سلجوقیان و رودکیان
 و شمسبیان که سلاطین غور و غزنین و هند بودند و توارزم شاهیان و ملوک کرکه سلاطین
 شام اند و ملوک و سلاطین مغزیه که بر تخت غزنین و هند بادشاه شدند تا عهد مبارک
 این دودمان سلطنت و خاندان مملکت الیقتمشی که وارث آن تاج و تخت سلطان
 معظم ناصرالدین والدین سلطان السلاطین فی العالمین ابوالمظفر محمود بن السلطان حسین
 خلیفه التقدیم امیر المومنین خلد الله سلطانه است نوشته شده و این تاریخ در قلم
 عتیقه

آمد و بالقاب همایون واسم میمون او مشح گشت، و نام این "طبقات ناصری" نهاده شد، ربائی و اثنیست یکرم عظیم آفریدگار تعالی و تقدس که چون این نسخه به نظر مبارک این بادشاه جهان پناه اهل ایمان اعلی الله جلاله مشرف گردد و سادت قبول یابد و پرتو عواطف خسرانه از اوج فلک انعام و اعلی چرخ اکرام برین ضعیف تابد و بعد از نقل ازین منزل مستعار از خوانندگان دعائی خیر باقی ماند و اگر بر سهوی غلطی طالع یا بنده بذیل عفو مستور فرمایند که پنجه از توارتخ در کتب متغیر یافته شد و دست مسلمند و این چند بیت لائق وقت بود ثبت افتاد و برجائی عفو از جامه این درین مصحافت

هر چه کردم سماع، بتو شتم	صل نقل و سماع گوش بود
در گذارد خطا چو دید کریم	ز آنکه با عز و عقل و هوش بود
هر که او ذوق مهتری دریافت	نزد صبرش صبر چو پوش بود
دامن عفو پرورش مدام	در ره حلم عیب پوش بود

بدعا یاد و آروش منهاج

گرچه اندر نفس نموش بود

ملک تعالی این سلطنت را باقی داراد و منامان و ناظران این توارتخ را در کف عصمت خود محروس و محفوظ بختی محمد و آلهم اجمعین و سلم تسبیحا کثیرا کثیرا

این باب طبعه مقلدیه لایقه تعلیق به هندوستان ندارد و مصنف از کتب پیشینیان نقل کرده بود ترک نموده شد.

طبعه اول در وکره نمیا و علیه السلام طبعه دوم در وکره خلفائی راشدین رضی الله عنهم

الطبقة الحادی عشر السکنتیة الممیزة المحمودیه

نور المصنجمها

الحمد لله المحمود بكل لسان ، المقصود بكل جنان ،
المعبود بكل مكان - المسجود في كل اوان - والصلوة على محمد ^{المصطفى} _{المصطفى}
المبعوث في اخر الزمان - صلى الله عليه وعلى آله واصحابه خيرا ^{ال}
واخوان - اما بعد خیرین می گوید داعی مسلمانان منهاج سراج جوزجانی صلح الله
حاله وحق آله که این اوراق مقصودست بر ذکر ملوک و سلاطین آل ناصر الدین
سبکتگین و سلطان مبین الدوله نظام الدین ابوالقاسم محمود قاضی انار الله به نعمها
و کیفیت احوال ایشان و بیان نسب و آثار معدست و اخبار سلطنت و انقلاب دولت
و اعلامی کمند ملوک آن دو دمان از اول حال امیر غازی سبکتگین تا آخر عهد خسرو
ملک که ختم ملوک آن خاندان بود بر پیل ایوانه و اختصار تا این طبقات ملوک و اماران
انساب و القاب ایشان منور گرد و صفحات این تاریخ با سماره و نوالی آن ملوک به
اسلام انار الله بر ارجینتم شرف و مکرم باشد - امام ابو الفیصل الحسن بیقی رحمه الله و

رقیه صفحہ ۴) طبقه سوم در ذکر خلفای نبویه - طبقه چهارم در ذکر خلفای بنی عباس طایفه پنجم
در ذکر ملوک غم تا ملوک اسلام - طبقه ششم در ذکر ملوک امین - طبقه هفتم در ذکر طاهریان طایفه
هشتم در ذکر صفاریان طایفه نهم در ذکر سانیان طایفه دهم در ذکر دیلمیان طایفه یازدهم در ذکر

تمامه شیخ ناصری از سلطان سعید محمود طیب الله شرعاً و چنین روایت می کند که او از پدر خود
 امیر بکتگین شنید که پدر بکتگین را قرا بکلم گفتندی و نامش جوق بود و غوغا را به ترک
 بکلم خوانند و معنی قرا بکلم سیا غوغا باشد - هر جا که ترکاں در ترکستان نام او بشنیدندی
 از پیش او بهر میت شنیدی از جلادت و شجاعت او، و امام محمد علی ابوالقاسم حمادی در
 تمامه شیخ مجدول چنین می آرد که امیر بکتگین از فرزندان یزدجرد شهریار بود و در آن وقت
 یزدجرد در بلاد مرو در آسیای کشته شد - در عهد خلافت امیر المومنین عثمان رضی الله
 عنه و اتباع و اشیاع یزدجرد بترکستان افتادند و بالیشان قرا بتی کردند، و
 چون بطنه دوسه بگذشت ترک شدند و قصر لاهی المیشان در آن دیار منتهز برقرار است
 و ذکر نسبت ایشان برین منوال بود که در سلم آمد تا در نظر بادشاه عالم خلد الله
 ملکه و سلطان و ناظران آید ان شاء الله العزیز - بکتگین بن جوق قرا بکلم خوان
 ارسلان بن قرا ملت بن قرا نعمان بن فیروز بن یزدجرد شهریار الفارسی و الله اعلم
 بالصواب +

الاول امیر الغازی ناصر الدین بکتگین علیه الرحمة و الغفران

امام ابو الفضل بهمنی می آرد که نصر حاجی مروی بازه گان بود در عهد امارت عبد
 الملک نوح سامانی، بکتگین را بخرد و به بخارا برد - چون آثار کیاست و جلادت
 در ناصیه او ظاهر بود او را ایلتگین امیر حاجب بخرد و در خدمت ایلتگین بطخارستان
 رفت، و قتی که یالت طخارستان حواله او شد امیر بکتگین در خدمت او بود - چون

له اسمائی اولاد امیر بکتگین - یحیی - نصر - محمود - حسین - حسن - فیروز +

الپتگین بعد از حوادث ایام بغزنین آمد و ممالک زاوستان فتح کرد و غزنین از دست
 امیر انوک بیرون کرد و امیر الپتگین بعد از هشت سال بر حمت حتی پیوست ،
 پسر او اسحاق بجای پدر نشست و با انوک مصاف کرد و هر هیت افتاد و به بخارا
 رفت بخد مت امیر منصور نوح تا ایشان را مدد فرمود تا باز آمد و غزنین را گرفت و بعد
 از یک سال اسحاق درگذشت ملکا تگین را که همتر ترکان بود بامارت بنشاندند و
 او مردی عادل و متقی بود و از مبارزان جهان دو سال دنا مارت بود و درگذشت
 و امیر بکتگین بخد مت او بود و بعد از ملکا تگین امیر پرسی (؟) بامارت نشست
 و او مردی مغضد غظیم بود - جماعتی از غزنین به نزد یک ابوعلی انوک چیزه بنوشتمند و او را
 استعدا کردند - ابوعلی انوک پسر شاه قابل را بمدد آورد - چون در حد چرخ رسیدند
 امیر بکتگین با پافصد ترک بر ایشان زد و ایشان را شکست و خلق بسیار را بکشت
 و امیر کرد و ده پیل گرفت و بغزنین آورد ، چون چنین فتحی بردست او برآمد بگمان
 از فساد پرسی (؟) سیر آمده بودند با اتفاق امیر بکتگین را بامارت غزنین بنشاندند
 در بست و هفتم ماه شعبان سنه ست و ستین و ثلاثمائة روز جمعه از بالای قلعه با
 چتر لعل و علمها بجمعه آمد و آن امارت و پادشاهی بر روی قرار گرفت و از غزنین
 لشکر با طراف برد - پس زمین داور و زمین قصدار و بامیان و جله طهارستان
 و غمدر و صنبط آورد و از جانب هند به پالی را با فیلان بسیار و حشم و انبوه شکست
 و بغراخان کاشغرا از خاندان سمانیان دفع کرد - و به بلخ آمد و امیر سبج را را تخت
 باز فرستاد و در عهد او کارهای بزرگ برآمد و ماده فساد باطنیه از خراسان
 قلع کرد - و در شوال سنه اربع و ثمانین و ثلاثمائة امیر محمود را سپهسالاری

خراسان دادند و سیدین الدوله لقب شد و امیر سبکتگین را ناصرالدین لقب شد و
 ابو الحسن یحیی را فتح کرد و خراسان هفت گشت، از خصلان ایشان امیر سبکتگین
 مردی عاقل و عادل و شجاع و دیندار و نیکو عهد و صادق القول و بی طمع از مال مردان
 و مشتق بر رعیت و منصف بود و هر چه ولایه و امر و ملوک را از او صاف حمیده باید حق
 تنالی آن جمله او را کرامت کرده بود. و مدت مایک او بیست سال بود و عمر او پنجاه
 و شش سال. و وفات او بعد از بلخ بدیه بریل مدردی بود و سنه سبع و ثمان
 و ثمانه و الله اعلم بالصواب *

الثانی السلطان المعظم امین الدوله نظام الدین ابوالقاسم محمود بن سبکتگین الفارسی انا الله ربهم

سلطان فزاری محمود یا شاه بزرگ بود. اول کسی را که در اسلام از با و شاهان
 با لقب سلطانی خطاب کردند از دارالخلافه محمود بود. ولادت او در شب عاشورا شب
 پنجشنبه سنه احدى سبعین و ثمانه بود. در هفتم سال از زمان امیر ملکاتگین و پیش
 از ولادت او بیک ساعت امیر سبکتگین خواب دیده بود که در میان خانه او از
 آتش دان درختی برآمدی و چنان بلبل شدی که همه جهان در سایه او پوشیده گشتی از قهر
 آن خواب چون بیدار شد در آن اندیشه بود که تعبیر چه باشد که بشری در آمد و بشارت
 له من سبجور -

له اسمای اولاد سلطان محمود محمد نصر مسعود محمود - اسمعیل - ابوالحسن عبد الرشید *

داد که حق تعالی ترا پسری داد، سبکتگین شامان گشت و گفت پسر محمود نام کردم
و هم در آن شب که ولادت او بود بیت خائن بهند که در حد و پرشاور بود بر لب آب
سندھ شکست و او را مناقب بسیارست و مشهور و طالع او با طالع صاحب ملت
اسلام موافق بود. و در سنه سبع و ثمانین و ثلثمائتہ مبلغ رفت بر تخت بادشاهی
نشست و تشریف دار الخلافه پوشید و درین عهد خدایات بامیر المومنین القواد
بائتد مزین بود. چون به بادشاهی نشست از او در اسلام بر جهانیاں ظاهر گشت که
چندین هزار بیت خانه را مسجد گردانید و شهرهای هندوستان یکشاد و رایان هند
را مقهور گردانید و جے پال را که بزرگ ترین رایان هند بود گرفت و درین نیرید بخراسان
بداشت و بفرمود تا بهشتاد و دم او را بخریدند و لشکر بجانب نهر واله و گجرات برد
و منات را از سومنات بیاورد و چهار قسمت کرد یک قسم بر در مسجد جامع غزنین نهاد و یک
قسم بر در کو شک سلطنت و یک قسم بر مکه و یک قسم بدیند فرستاد. و درین فتح غنفری
قصیده مطول گفته است این دو بیت آورده شد.

شعر

تاشا خسرواں سفد سومنات کرد
آ تار غزو را علم معجزات کرد
شطر پنج ملک باخت ملک با هزار شاه
هر شاه را بلعب و گر شاه مات کرد

و درین سفر آنچه از کرامت او ظاهر شد میگوید آن بود که چون از سومنات باز
گشت بزمین سندھ و منصوره خواست تا بیاورد بایان لشکر اسلام را از ان دیار بیرون آورد

فرمود تا راهبران را جاهل کردند، هندوی پیش آمد و دلالت راه قبول کرد، شاه
 بالشکر اسلام رو برآه آورد چون یک شب را راه قطع کردند و وقت منزل کردن لشکر
 آمد چند انگه آب طلب کردند هیچ طرف نیافتند سلطان فرمود تا دلیل را پیش آورند
 و تفحص کردند، آن هندو که دلیل بود گفت من خود را قدامی بخت سومات کردم و
 ترا و لشکر ترا درین بیابان آوردم که هیچ طرف آب نیست تا هلاک گردند سلطان
 فرما داد تا آن هندو را بدو نخل فرستادند و لشکر را منزل فرمود و صبر کرد تا شب
 و صبح از لشکر بیک طرف رفت و روی بر زمین نهاد و از حضرت ذوالجلال و الاکرم
 بتفرغ خلاص طلبید، چون شب پاسبی بگذشت بر طرف شمال از لشکر روشنائی ظاهر شد
 سلطان فرمود تا لشکر و عقب او بدان طرف روان شدند چون روز شد حق تعالی لشکر
 اسلام را بمنزلی رسانید که آب بود و همه مسلمانان بسلامت ازان بلا خلاص یافتند
 رحمه الله حق تعالی آن بادشاه را کلمات و علامات بسیار داده بود و از آلت
 و عدت و تجمل آنچه او را بود بعد از وی هیچ بادشاهی را جمع نداشت و دو هزار و پانصد
 پیل بود بر درگاه او و چهار هزار غلام ترک و شاق که در روز بار بر میمند و میسر و تخت
 بالیتا دندی و دو هزار ازان غلامان با کلاه چهار پر با گرزهای زرین بر استای او
 بودند - و دو هزار غلام با کلاه دو پر با گرزهای سیمین بر چپای او ایستادندی
 آن بادشاه بر روی و شجاعت و عقل و تدبیر و راههای صواب ممالک اسلام را که بر
 طرف مشارق بود گرفت و تمامت عجم از خراسان و خوارزم و طبرستان و عراق
 و بلاد نیم روزه پارس و جبال و غور و طخارستان همه در ضبط بندگان او آمد و
 ملوک ترکستان او را متقاعد گشتند و پیل بر جیون بست و لشکر را بر زمین توران

برد و قدرخان با او دیدار کرد و خانان ترک با او دیدار کردند و او را خدمت کردند
 و در محبت او آمدند و بالتماس ایشان پسر سلجوق را که همه خانان ترک بجلادت او
 در مانده بودند با اتباع ایشان از حیوان لطافت خراسان بگذاشتند و قتلای آن عصر این
 معنی را از روی خطا دیدند که ملک فرزندان او در سر ایشان شد و بزمن عراق رفت
 و آن بلاد را فتح کرد و عزیمت خدمت دار الخلافه کرد و هم بفرمان امیر المومنین
 بازگشت و بغزنین آمد و در گدشت و مدت عمر او شصت و یک سال بود و عهد ملک
 اوسى و شش سال بود. و وفات او در سن احدى و عشرين واربعمائة بود رضی الله عنه
 تقی سلطان معظم ناصر الدین ابوالنظر محمود بن التمش السلطان را بر تخت سلطنت
 باقی و پائنده داراد آیین رب العالمین *

الثالث محمد بن محمود جلّال الدوله

جلال الدوله محمود بنی فاضل و نیکو سیرت بود و از وی اشعار غریب بسیار یافت
 کنند و چون سلطان محمود رحمه الله پدرش از دار فنا بدر بقا رحلت کرد و سلطان مسعود
 رحمه الله برادرش بعراق بود و اکابر دولست محمودی با اتفاق سلطان محمد را تخت
 غزنین نشاندند در سنه احدى و عشرين واربعمائة اما او مردی نرم مزاج بود و
 قوت دل و ضبط ممالک نداشت جماعتی که دوستداران مسعود بودند بر نزدیکی
 او مکتوب فرستادند بعراق و سلطان مسعود از عراق بر عزیمت غزنین لشکر عراق و
 راه اسمائی اولاد سلطان محمد بنوید الدوله احمد بن عبد الرحمن بن عبد الرحیم (این نام فقط در دو
 نسخه است) *

خناسان جمع کرد و روی بغزین نهاد چون خبر وصول و عزیمت او بغزین رسید
 محمدشکر را مستعد گردانید و پیش برادر باز شد و علی قریب حاجب بزرگ بود و
 بر شکر چون بکیلیا باور رسیدند خبر آمدن مسعود بشکر گاه سلطان محمد رسید، محمد را بگریختند و
 میل کشیدند و محبوس کردند و علی قریب شکر را بطرف هرات با استقبال سلطان مسعود
 بُرد چون بیک منزل بر رسید بخدایت سلطان رفت مسعود فرمان داد تا او را بگریختند و جمله
 لشکر او را قاتل کردند و درین کثرت مدت ملک او هفت ماه بود و چون سلطان مسعود در
 مار بیکه صاحب واقعه شد سلطان محمد را کثرت و گداز کرد چه مکفوف البصر بود و بیرون آوردند
 و بر تخت نشاندند و لشکر را از ان جا بطرف غزین آورد، سلطان مودود بن مسعود از
 غزین بر عزیمت انتقام پدر پیش عزم باز آمد و مصاف کرد و او را شکست داد و او را
 و فرزندان او را شهید کرد و در کثرت دوم چهار ماه بادشاه بود و در گذشت رحمة الله علیه
 و مدت عمر او چهل و پنج سال بود. و شهادت او در سنه اثنین و تالیثین هجری بمائة بود
 و الله اعلم بالصواب *

الرابع الناصر الدین الله مسعود الشہید

سلطان مسعود الشہید را ناصر الدین لقب بود و کنیت او ابو مسعود (ابو مسعود)
 و ولادت او و برادر او سلطان محمد امار الله بر ما نهاد در یک روز بود و سلطان مسعود
 شهید نور الله مضجعه در سنه اثنین و عشرین هجری بمائة و شت و او در
 سلطه اسماعیلی اولاد سلطان مسعود: محمد موجود، مودود، ابی اہیم، یزید و یار، قرخ، زادی، شجاع

مراد شاه - علی - (این نام فقط در یک نسخه است) ۳۵ ن - عشرین

سخاوت تاحدی بود که اورا ثانی امیر المومنین علی رضی الله عنه گفتندی. و در شجاعت
ثانی رستم، گزراور، هیچ مردی به یک دست از زمین بر نتوانستی گرفت و
تیرا و هیچ بیل آهنی ایستاد نه کردی، پیوسته پدرش سلطان را از وی رشک
آمدی و اورا سر کوفته می داشتی و محمد را عزیز می داشتی تاحدی که از دار الخلافه
التماس نمود که اسم محمد را و لقب اورا بر لقب و اسم مسعود در مخاطبه از مسعود مقدم
داشتند. خواجه ابونصر مشکان روایت می کند که چون آتشال در بارگاه محمودی بخواندند
بر دل ما و جمله ملوک و اکابر حل آمد. چون آتش سلطنت و شهادت بر ناصیه مسعود
زیادت بود چون سلطان مسعود از پیش پدر بیرون آمد من که ابونصر مشکانم
در عقب مسعود رفتم و گفتم اسی بادشاهزاده بجهت این تاخیر لقب مبارک در
شمال خلافت بر دل ما بندگان عظیم حل آمد. سلطان مسعود فرمود که هیچ غمناک مباش
شنوده که السیف اصدق انباء من الکتاب مرا فرمود که باز گرد چون باز گشتم
در حال وساعت نه بیان از متابعت من مرسلطان را خبر کرده بودند، مرا طلب فرمود
بخدمت محمود رفتم فرمود که در عقب مسعود چرامی رفتی و چه می گفتی. تمام
ماجرائی حال بی نقصان باز گفتم که از مخفی داشتن خوف جان بودی. سلطان
فرمود که من می دانم که در همه ابواب مسعود بر محمد تریح دارد و بعد از نوبت من ملک
مسعود خواهد رسید، این تکلف برای آن می کنم تا این محمدی چاره در عهد من نکند
مایه حرمی و متی بیند که بعد از من سلطنت نخواهد شد. رحمة الله علیه خواجه ابونصر مشکان
می گوید که درین حدیث از دو چیز عجب داشتم یکی از جواب مسعود که مرا بوجہ فضل و علم
گفت دوم از شهادت و ضبط محمود که بدان قدر شایعست بر وی مخفی نماند

سلطان محمود چون عراق بگرفت تخت آن ممالک بمسعود داد و پیش از آن شهر هرات و خراسان با اسم او بود و چون او به تخت پشپایان نشست ولایت ریح و قزوین و سمدان و ولایت طارم جمله بگرفت و دیلمان را مقهور کرد و چند گزرت تشریف دار الخلافت پوشید و بعد از فوت محمود بغزنین آمد و ممالک پدر را در ضبط آورد و چند گزرت به هندوستان لشکر آورد و غزوهای بسنت کرد، و گزرت دوم بلخستان و مازندران رفت و در آخر عهد سلجوقیان خروج کرد و سه گزرت مصاف ایشان بشکست و در حدود مرو و سرخس و بلخیت چون تقدیر آن بود که ملک خراسان بآل سلجوق رسد در طالقان با ایشان مصاف کرد و سه روز متواتر قتال و جدال کرد و روز سوم که جمعه بود سلطان منزم شد و از راه غر جستان بغزنین آمد از غایت خوف که بروی مستولی شده بود خنان بگرفت و بلخ و هندوستان آمد و در مارگیله بندگان ترک و هند بر و خروج کردند و او را بگرفتند و محمد را بر تخت نشاندند و او را بحصار کیری فرستاد. و در شهر سنه اثنین و ثلثین و اربعه شهادت یافت. و مدت عمر او چهل و پنج سال بود. و مدت ملک او سه بود و چیز بی، رحمه الله علیه والسلام علی من اتبع الهدی +

الخامس مودود بن مسعود بن محمود

شهاب الدوله ابوسعید مودود بن ناصر لدین الله مسعود چون خبر شهادت پدر شنید بر تخت پدر ببادشاهی نشست و سلطان مسعود وقتی که بلخ و هندوستان می رفت او را در ممالک غزنین و مصافات آن به نیابت خود نصب کرده بود و

له اسمائی اولاد سلطان مودود به منصور - محمد - سلیمان - محمود +

او در سنه آنین و ثلاثین و اربعمائه به تخت نشست و بجهت انتقام
 پدرش که جمع کرد و رویی بطرف هندوستان نهاد و با سلطان محمد بن محمود که عم او بود
 و او را خشمهای مخالف از حبس بیرون آورده بودند و بر تخت نشانده و پیش او کمر بسته
 و امرای هندوستان او را منقاد گشته و ترکان محمودی و مسعودی که با سلطان
 مسعود قدر و خلاف کرده بودند جمله او جمع شده بودند و مدت چهار ماه او را فرمان داد
 گردانیده و میان مودود و محمد عم او مصاف شد حق تعالی مودود را نصرت بخشید و در
 حدود تنگ مارود و محمد گرفتار شد با جمله فرزندان و اتباع و سلطان مودود کین پدر را
 از او بخواست و کشندگان پدر را از ترک و تازی که لقب را رسانید و او را صیتی و
 نامی ازان حاصل شد و هر که بخون پدر او متهم بود جمله را بکشت و بغزین باز آمد
 و اطراف مالک پدر را ضبط کرد و مدت نه سال ملک را اند و در سنه احدی و
 اربعین و اربعمائه بر حجت حق پیوست و مدت عمر اوسى و نه سال بود و الله اعلم
 بالصواب +

السادس علی بن مسعود محمد بن مودود

با شرکت هر دو شاهزاده عم و برادر زاده را ترکان و اکابر مملکت به تخت
 بنشانند و هر کس کار می بردست گرفت و چون ایشان را راضی و تدبیر و ضابطی
 نه بود خلل بجای لشکر و رعایا راه یافت و بعد از دو ماه سلطان عبدالرشید را
 به تخت نشاندند و ایشان را بقلعہ باز فرستادند و الله اعلم بالصواب

السابع عبد الرشید بن محمود

سلطان بهارالدوله عبد الرشید بن محمود بر تخت نشست در سنه احدی
 وربعین واربعمائه و او مردی فاضل و عاقل بود و اخبار سماع داشت و روایت
 کردی اما قوت دل و شجاعت چندان نداشت چهل به تبدیل و تحویل سلطنت متغای
 شد و سلجوقیان را از خراسان طمع تخت غزنین افتاد و تخت خراسان بدادند
 رسید و الپ ارسلان پسرش لشکر کش و بدره شده غزنی غزنین کردند و
 الپ ارسلان از طرف طخارستان بالشکرا بنوه در آمد و پدرش داؤد از راه
 سیستان به بست آمد سلطان عبد الرشید لشکر مستعد گردانید و طغرل را که یکی از
 بندگان محمود بود و در غایت جلالت برایشان سالار کرد و بطرف الپ ارسلان
 فرستاد در پیش دره نهار الپ ارسلان را بشکست و از آن جا بجانب بست
 آمد بر سبیل تعجیل چون با داؤد مقابل شد داؤد از پیش او برفت و او در عقب او
 به سیستان رفت و بنوعیم داؤد را بشکست و چون چنین دوسه فتح او را برآمدن
 باز آمد و سلطان عبد الرشید را برگرفت و بکشت و خود بر تخت نشست و مدت ملک
 او دو و نیم سال بود و عمر او سی سال بود و الله اعلم

الثامن طغرل الملعون

طغرل بنده محمود بود و در غایت جلالت و شجاعت و در عهد سلطان محمود
 له در دوشمبه بجائی دو و نیم سال دو سال زیسته

از غزنین بخراسان رفته بود و بخدمت سلجوقیان پیوسته، مدتی آنجا بود و مزاج
 جنگ بائی ایشان دریافته و در وقت عبدالرشید لغزین باز آمد و عبدالرشید را گفت
 و با یازده بادشاه زاده و دیگر کشت و بر تخت غزنین نشست و چهل روز ملک
 ماند و بی سبی و ظلم بسیار کرد، او را گفتندی که ترا طبع ملک از کجا افتاد گفت و قتیکه
 عبدالرشید مرا به جنگ الپ اسلا و داؤدی فرستاد و با من عهد می کرد و دست
 دوست من داده بود و خوف جاه برده چنان غالب شده بود که آواز زنده از
 استخوانهای او بیامی می رسید و انستم که ازین مرد بدول هرگز کاری و بادشاهی نیاید
 مرا طبع ملک افتاد - چهل چهل روز از ملک او بگذشت ترکی بود و شنگین نام طبع و او
 بود پس پشت طفل ایستاده بود و او با یار دیگر سعیت کرد و طفل را در تخت کشت
 و سر او را بیرون آوردند و بر چوبی کردند و گرد شهر بگردانیدند تا خلق ایمن شدند
 و الله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب -

التاسع فرخ زاد بن مسعود

چون خدا می تعالی بکر داری مائی طفل بوی رسانید و خلق را از وی و از ظلم
 بی نهایت او خلاص بخشید و از شاهزادگان مسودی دو کس در قلعہ بزغند باقی بودند
 یکی ابراهیم و دوم فرخ زاد و طفل ملعون بجهت کشتن ایشان جماعته را به قلعہ
 بزغند فرستاده بود تا ایشان را هلاک کنند و کوهی که در آن قلعہ بود یک روز
 در آن باب تا تکی کرده بود و آن جماعت را بر د قلعہ بداشته برقرار آنکه دیگر روز
 قلعہ آتش دهن فرمایند و در آن مضر را حمله ناگه سر عا و رسیدند و خبر کشتن

ظفر ملعون بیاوردند و چون آن ملعون و غزنین بر دست نوشگین کشته شد آنجا
اکابر مملکت و ملک و حجاب طلب بادشاهی کردند، معلوم شد که دو تن در قلعه بزرگند
باقی اند جمله رؤی قلعه بزرگند نهادند و خواستند که ابراهیم را بر تخت نشانند اما
ضعفی بر تن مبارک او دست یار یافته بود و توقف را مجال نه بود - فرخ نادر را بیرون
آوردند و مبارک باد مملکت گفتند - روز شنبه نهم ماه ذی القعدة سنه ثلث
واریعین و اربعه، سلطان فرخ زاور و حلیم و عادل و چون به تخت نشست ولایت
زاورستان که بسبب حواصن و موتان خراب شده بود و خارج آن بخرشید تا آباد
شد و اطراف مالک و مضبوط آورد و با خلق نکوئی کرد - و هفت سال ملک راند
ناگاه به زحمت قویج میر حمت حق پیوست در سنه احدی و خمین و اربعه -
و مدت عمر اوسى و چهار سال بود رحمة الله علیه - حق تعالی سلطان سلاطین رؤی زمین -
ناصر الدینا والدین - ظل الله فی العالمین - شهاب سمار الخلافة - ناصر العدل والرافة -
محرمز مالک الدینیا - نظر کلمة الله العلیا - ذی الامن والايمان لابل الایمان - وارث
ملک سلیمان - ابو المظفر محمود بن ایتمش السلطان را سالهاى بسیار بر سریر ملک
دارى با توفیق عدل گستردى و احسان باقى دارد و الحمد لله العلی الکبیر .

الناصر سلطان ابراهیم سید السلاطین رحمه الله علیه

سلطان حمیر الدولة و نصیر الملة رضی الدین ابراهیم بن مسعود علیه الرحمة بادشاه بزرگ

سنه ۷۰۰ - دوشنبه

سلطان اولاد سلطان ابراهیم - محمود - اسحاق - یوسف - نصر - علی - شهنواز - خسروار (باقی بر صفحه ۱۹)

و عالم و عادل و فاضل و خدا ترس و مهربان و عالم دوست و دین پرور و دین دار بود
چون قرخ زاد بر تخت نشست بود ابراهیم را از قلعه بنرغند قلعه نامی آمده بودند
چون امیر قرخ زاد فوت شد همه باطنها بر سلطنت ابراهیم قرار گرفت. سر تنگ حسن
نجد دست آورد با اتفاق اهل مملکت لهذا از قلعه نامی بیرون آمدند و روز دوشنبه
بر طایع میمون در صفه یمنی بر تخت سلطنت نشست و اندک مدتی شرط ما تم امیر حمید
قرخ زاد بجای آورد و تربت او و آباء و اجداد خود زیارت کرد و همه اعیان و امثال
در خدمت او پیاده بر قند هیچ کس التفات نکرد و بدین سبب میبستی از سلطنت او
در دل خلق متمکن شد و چون خیر جلدس او بداد و سلجوقی رسید و خراسان معارف فرستاد
و با او صلح کرد و بعد از او داد و پسرش الپ اسلان برای عهد ثابث بود و مالک اجداد
عمر و منصب آورد و خلای که در مملکت افتاده بود بسبب حوادث ایام و وقایع عجیب جمله
در عهد او بقرار باز آمد و کار مملکت محمودی از سر تازه شد و خرابی های ولایت عمارت
پذیرفت و چند باره و قصبه بنا فرمود چون خیر آید و این آباد و دیگر اطراف و در عهد او عجايب
و قوا و بسیار ظاهر شد و داد و سلجوقی که بقی چند را داشت و تاخت و باخت و جدال
و قتال و ملک گیری در عهد او بر جماعت حق پیوست. و ولادت ابراهیم و رسالت فتح

(بقیه ماست صفحه ۱۸) چمر ملک - خوب چمر - آزاد چمر - ملک چمر - آزاد مهر - شاه فیروز -

توران ملک - ملک زاد شمس الملک - شهر ملک - مسعود - ایران ملک - کیهان شاه -

جهان شاه - فیروز شاه - میران شاه - تغان شاه - ارسلان شاه - طغرل شاه - قلیق شاه

مویده شاه - سلطان شاه - ملک شاه - خسرو شاه - قرخ شاه - بهرام شاه - عدت شاه

طغان شاه - ملک ولد - (این نام ها باندگ اختلاف در نسخه است)

گرگان سنه اربع و عشرين و اربعمائه بود بولایت هراته و ذی بادشاه را چهل دختر
بود و سی شش پسر جمله دختران را بسا دانت کرام و علمای با نام داد. و یکی از آن
ملکات در جالده بدو منتهاج سراج بوده است و سبب نقل اجداد کتاب از
جوزجان بدین سبب بود که امام عبدالحق جوزجانی که بالائی طاهر آباد غزنین خفته است
در جوزجان خواب دید که باقعی آورد گفت که بر خیز غزنین رو و زن خواه. چو بیدار
شد فلش افتاد که ملکه این خواب شیطان است تا سر و ز سر کت متواتر این خواب بید
بر حکم این خواب غزنین آمد و یکی از آن دختران در حکم آمد و او را از آن ملکه پسر می آمد
ابراهیم نام کرد و این ابراهیم پدر مولانا منتهاج الدین عثمان بن ابراهیم بود رحمه الله
علیهم جمیع و مولانا منتهاج الدین پدر مولانا سراج الدین العجوبة الزمان پدر منتهاج
السراج بود و سلطان ابراهیم رحمه الله علیه بادشاه مبارک عهد بود. و مدت ملک
چهل و دو سال بود و مدت عمر او شصت سال. و وفات او سنه اثنین و تسعین
و اربعمائه بود و السلام.

الحادی عشر علماء الدین مسعود الکریم بن ابراهیم

سلطان مسعود کریم بادشاه نیکو اخلاق و مبارک عهد و گزیده اوصاف و با داد
و عدل و انصاف و در عهد خلافت استظهر بالله امیر المؤمنین احمد بن المقدر
له اسماء و اولاد سلطان محمد بن محمود - نور شید - توران - خورسند ملک - بزرگ - الحسین
ارسلان ملک - بختران - بهارالدین - سرخا - ملک سلطان علی - یار ملک - مراد قزخا
بهرام شاه - ملک چهر - ملک تلاد - (این نام فقط در یک نسخه است)

بپادشاهی نشست و جای و کرم با فراط داشت و رسوم ظلم را که پیش از وضع شده بود
 بجمعه برانداخت و عمارتی قلمی که زبانه بود در تمامت سرهند محمود و زاولستان همه محو
 کرد و باج و باز کل لواحق مالک بخشید. و کل ملوک و امار و اکابر مالک را بر
 قراری که در عهد سلطان ابراهیم بوده بگذاشت و رسوم پادشاهی هر چه نیکوتر پیش گرفت
 و امیر عقیقه الدوله را نامت هندوستان مسلم داشت و در ایام دولت او حاجب بزرگ
 فوت شد و حاجب لغا گیس از آب گنگ عیرو کرد و بجهت عز و هندوستان
 و بجای رسید که بزرگ سلطان محمود بیچ لشکر آنجا فرستاده بود و همه امور ملک در عهد
 او منظم بود و بیچ دل شغولی از بیچ طرف نشد. و ولادت او بغزنین بود در
 سنه ثلث و خمین واریعانه. و مدت ملک او هفده سال بود و در سنه
 تسع و خمسائه بر حمت حق تعالی پیوست و خواهر سلطان سنجر سلجوقی که او را امیر عراق
 گفتندی در جلاله او بود +

الثانی عشر ملک ارسلان بن سلطان مسعود

ملک ارسلان ابوالمولود در سنه تسع و خمسائه بمالک نشست و گرم سیر
 و مالک غزنین در تصرف خود آورد و بهرام شاه که غم او بود از پیش او در خراسان
 رفت بنزدیک سلطان سنجر رحمة الله و در عهد ملک ارسلان حوادث شگرت زاد،
 یکی آن بود که از آسمان آتش و صاعقه آمد چنانچه بدان آتش بانارهای غزنین نشت
 و دیگر حوادث و اتفاقات بد در عهد او ظاهر شد چنانچه خلق از دولت او قدرت گرفتند

(لح ق) براد - (لح ن) گرمیر - (لح ن) ابوالمولود

و اولیامیت شهابت و جلالت و شجاعت و مبارزت موصوف بود چون بپادشاهی
نشست بامام سیبی که همد عراق بود استغاث کرد بدین سبب بنجر خیم او شد و
بهرام شاه را مدد کرد و بغیرین آمد و ملک ارسلان با او مصاف کرد و شکست شد
و بطرف هند وستان رفت و منکوب گشت. و در سنه اصدی عشر و خمسائیه
فوت شده و مدت ملک او دو سال بود. و مدت عمر اوستی و پنج سال بود و الله اعلم

الثالث عشر بهرام شاه

بهرام شاه خوب رو و مرواته و باذل و عادل و رعیت پرور بود و در اول حال
که ملک ارسلان بعد از فوت پدر خود سلطان مسعود کریم بر تخت نشست بهرام شاه
بنجر اسان رفت و تحت خراسان بعز و بهاء سلطان سعید بنجر انا را الله بر لانه
نزدین بود. بهرام شاه مدتی بر مدگاه او بود سلطان بنجر لشکر را بجانب غزنین کشید
و ملک ارسلان ببدان مصاف منهنرم شده بهرام شاه بر تخت نشست و بنجر او را
اغرا کرد و سعید حسن علیه الرحمة این قصیده بر خواند در بارگاه کجور سلطان بنجر علیهما الرحمة
یک بیت آورده شد - شعر

منادی بر آواز هفت آسمان

که بهرام شاه است شاه جهان

له معزالدوله بهرام شاه را که بسر بود بدین اسامی - خسرو شاه - منصور شاه - فرخ شاه

ناروشاه - دوست شاه - شهنشاه - مسعود شاه - محمد شاه - علی شاه - (این نام ها)

در سه نسخه یافت نمیست.)

سفر بخراسان باز رفت و بهرام شاه ملکت در ضبط آورد و بطرف هندوستان فرستاد
 کرد و محمد باهیم را در دست و مقام ما و دهقان سندی اثنتی عشر و خمسایه گرفت و بید
 کرد و بجا قتلش گذاشت و ولایت هندوستان تمام او را داد و او با پدر دیگرهای
 شد و قلعه ناگور در ولایت سواک بحد بشیر و بنا کرد و او را فرزندان و اتباع بسیار
 بودند بهرام شاه بر فرستاد قلعه او به هندوستان آمد و محمد باهیم بحد و بملتان پیش
 رفت و با بهرام شاه مصاف کرد و حق سبحانه و تعالی کفر این نعمت بوی رسانید محمد
 باهیم با دو پسر و اسب و سلاح دور و نزدیک در زمین بشیر یعنی فدی بی فرود رفت
 چنانچه پیش از وی نشان نماند بهرام شاه بغزنین باز آمد و او را با ملوک غور قتال
 و مصاف افتاد پسرش دولت شاه کشته شد و در آن یک سفر سه کت از پیش
 سلطان علاء الدین محمدی منظم گشت و غزنین بدست غوریان افتاد و حمله را
 بسوق قلعه و خواب کردند و بهرام شاه به هندوستان رفت و بی شک غوریان باز
 گشت بغزنین باز آمد و فوت شد و مدت ملک او چهل و یک سال بود .

الرابع عشر خسرو شاه بن بهرام شاه

سلطان امین الدوله والدین و بروائی تاج الدوله والدین خسرو شاه در سنه

(۸۵۸) سمر - (۸۵۸) نابرخی نوزنی - در زمین نوری - در فرشته "بزرگین

جیمه افتاده چنان فرود رفت که از کب و کوب پیداشد" نوشته است

۸۵۸ اسمی اولاد خسرو شاه - خسرو ملک محمد شاه - که خسرو داین نام داشت در

دو نسخه است - (۸۵۸) باهیم

اتنمین و عثمین و غمسات به تخت نشست و چهل ملک و سلاطین خود را تا را به دست بیاورد
 قواحد ملک آل محمود را در تنزل انداخته بودند و غزنین را و بست و زمین داد
 و تکلیف آبا و اجداد دست ایشان بیرون کرد و خطاب گردانید و همین بطلب دولت
 راه یافته بود و در وقت ملک برفته خسرو شاه چون به تخت نشست ضعیف بود و
 ملک را ضبط نتوانست کرد. و جماعت غزائ بر خوارسان استیلا آورده بودند
 محمد سلطان سعید سنجر گذشته بود فوجی بطرف غزنین آمد و خسرو شاه با ایشان مقامت
 نتوانست کرد و بطرف هندوستان آمد و غزنین از دست او بیرون شده بدست
 غزائ افتاد و ملک و دوازده سال ایشان داشتند تا سلطان سعید غیاث الدین
 محمد سام آنها را الله بر ما نال شکرا ز غور بطرف غزنین آورد و تلافی غز را بکشت
 و غزنین گرفت و سلطان سعید معز الدین محمد سام را به تخت غزنین بنشاند و خسرو
 شاه بلوچ هندوستان آمده بود. و مدت ملک او هفت سال بود بر حمت حق
 پیوست. و الله اعلم بالصواب. حق تعالی با و شاه مسلمانان ناصر الدین و الدین
 را باقی و پائنده دارا و آمین رب العالمین.

الخامس عشر ختم الملوك محمد بن خسر و ملک بن خسر و

شاه بن بهرام شاه تاج الدوله سلطان جهان شاه حلیم

خسر و ملک نور الله مرقد به تخت نشست و او بادشاه و غایت علم

له اسرار و دلا و خسر و ملک جهان شاه محمود شاه. بهرام شاه خسرو شاه. محمد شاه. ملک شاه.

و کرم و حیا بود و عشرت دوست و صفات حمیده بسیار داشت اما چون بر ساقه دولت خاندان خود افتاده بود از وی ذکر بی جمیل نماند و دولت آس دو دوال بدو منتهی شد و فقور در کار سلطنت او با خرمی پذیرفت و جمله امار و کار داران ملک او از اترک و احرار از وی متر اندگشته و خادمان و حران امارت و ولایت و فرماندهی ملک بر دست گرفتند و او دائماً در عشرت با فرط مشغول بود سلطان سعید معز الدین محمد طاب مرقدہ ہر سال از غزنین می آمد و ولایت ہند و سند ضبط می کرد تا دوشہ ہند سبعین و خمسائے بدرلو ہور آمد و پیل و پسرا از خسر و ملک بستد و باز گشت تا در شہور سنہ ثلث و شانین لشکر بدرلو ہور آورد و لوہور فتح کرد و خسر و ملک را بعمد بیرون آورد و بطرف غزنین فرستاد و از آنجا بحضرت فیروز کوہ کہ دارالملک سلطان بزرگ غیاث الدین محمد سام بود روان کرد و غیاث الدین فرماں داد تا خسر و ملک را بقلعہ بدروان از غرستان محبوس کردند و چون حادثہ سلطان شاہ در خراسان ظاہر شد و سلاطین غور نور اللہ حضرت یحیٰی بادل مہم آوردند سلطان خسر و ملک را شہید کردند در شہور سنہ ثمان و تسعین و خمسائے و پسرا و بہرام شاہ را کہ در قلعہ سیفروغور محبوس بود ہم شہید کردند و خاندان آل ناصر الدین

(۱۵۸) مستترید - مسرید -

(۱۵۹) میفرود () از اینجا پنج طبقہ مفصلہ ذیل را کہ تعلق بہ ہندوستان ندارد و مصنف از کتب پیشینیان نقل کرده بود ترک نموده شد - طبقہ دوازدهم در ذکر سلجوقیان طبقہ ہفتم در ذکر سنجریان - طبقہ چہارہم در ذکر ملوک نیمروز و جستان - طبقہ پانزدہم در ذکر ملوک کابل - طبقہ شانزدہم در ذکر ملوک خوارزم شاہیہ -

سبکتگین مندرس گشت و باو شاه‌ی ایران و تخت هندوستان و ممالک خراسان
 بملوک و سلاطین شهنشانیان رسید و نارا لکدیر اهنیم - ملک تعالی سلطان اسلام
 ناصرالدین و الدین را تا انقراض عالم باقی و پاینده و اراد .

الطبقة التاسعة عشر في ذكر

السلاطين الغزنوية من لشنسيانية

الحمد لله الذي نصر الدين - وقهر المشركين - وجعل
 حضرة غزنة دار السلطين - وايدهم بالظفر والنصرة
 على المشركين - وعلى كسرا صنام الهند وقهر الصفات و
 المتمردين - والصلوة على محمد خاتمة النبيين - و
 السلام على آلِهِ واصحابِهِ اجمعين - اما بعد خمسين گوید دمی
 ضعیف محتاج متعاج سراج عصمه الله عن الاعوجاج که این طبقة مقصودست بر ذکر
 سلاطین شنسیانی که تحت حضرت غزنین لشکو و ایشان زریب وزینت گرفت و
 مالک هند و خراسان متغافل بدولت ایشان شد و اول ایشان از دودمان شنسیانی
 سیف الدین بودی بود و بعد از آن سلطان علاء الدین حسین غزنین گرفت اما ملک دمی
 نکرد و بعد از آن سلطان مغز الدین محمد سام گرفت چهل شهادت یافت آن تحت
 بر بنده خود سلطان تاج الدین یلدر سپرد و بروی ختم شد - رحمة الله عليهم
 اجمعين -

الاول سلطان سيف الدين سوري

سلطان سيف الدين سوري باو شاه بنگ بود و از شجاعت و جلال دولت و مروت و عدل و احسان و منظر بهی و فرشی فیض تمام داشت و اول کسی که ازین دو دمان اسم سلطانی برد و اطلاق کرد و ندا بود چون خبر حادثه برادر بزرگ تر او ملک الجبال بیع او رسانیدند رویتی با انتقام سلطان بهرام شاه آورد و از مالک غور شک بسیار مستعد گردانید و رویتی بغزنین نهاد و بهرام شاه را شکست و غزنین گرفت و بهرام شاه از پیش او منهنم بطرف هندوستان رفت و سلطان سوری به تخت غزنین نشست و مالک غور را به برادر خود سلطان بهرام الدین سام که پدر غیاث الدین و معز الدین بود سپرد و چون غزنین در ضبط آورد و جمله مراجه حشم و معارف غزنین و اطراف او را انقیاد نمودند و او در حق آن طوائف انعام وافر فرمود چنانچه حشم و رعایای بهرام شاه مستغرق ایادی او گشتند چون فصل زمستان در آمد چشمهای غور را اجازت فرمود تا بطرف دیار خود مراجعت کردند و حاشیه حشم و کار داران بهرام شاهی را با خود نگه داشت و برایشان اعتماد کلی نمود و سلطان و وزیر او سید محمد الدین موسوی و تنی چند معدود از خدم قدیم عهد با او بماندند و باقی بر درگاه و در ولایت جمله خدم غزنین بود چون شدت برفت و سرما کثرت پذیرفت و راه مای غور از بس یاری برفت مسدود گشت و اهل غزنین را و قوفی افتاد که از جانب غور وصول حشم و مدد بطرف غزنین ممکن نگردد و در خیمه بخدمت بهرام شاه اهل غزنین مکتوبات ارسال کردند که در همه شهر و اطراف از لشکر غور با سلطان سوری تنی چند معدود

بیش نمانده اند باقی جمله خدم آل محمودی اند فرصت از دست نباید داد و عزیمت
 غزنین مبهم باید کرد، سلطان بهرام شاه بر حکم آن مکتوبات و استدعا مفصلاً از طرف
 هندوستان بغزنین آمد و بر سلطان سوری زد و سوری با خواص خود که از غور بودند با
 وزیر سید محمدالدین موسوی بیرون شد و راوغور گرفت، سواران بهرام شاه او را تعقیب
 نمودند تا در حدود سنگ سوراخ او را دریافتند سلطان سوری با تنی چند معدود که
 بود با سواران بهرام شاه بی جنگ پیوست تا ممکن بود سوار قتل میکرد و چو پیاو
 شد پناه بکوه برد و او و وزیر و خواص او تا در ترکش تیر بود، هیچکس را مجال آن نبود
 که پیر این اگشتی - چو در ترکش او تیر نماند او را بعهده دست راست بگرفتند و
 بدست آوردند چو بدین شهر غزنین رسید و داشتند میاوروند بر یکی سلطان سوری
 بر پیشانی زد و بر یکی وزیر سید محمدالدین موسوی را و گرد شهر غزنین تشهیر کردند و از بالا
 خانه ها خاکستر و خاک و نجاست در بر مبارک ایشان میریختند تا بر سر پل یک طاق
 غزنین چو آنجا رسیدند سلطان سوری و وزیر او سید محمدالدین موسوی هر دو را صلب
 کردند و از پل بیاویختند، چنین ظلمی و فظیحتی بران پادشاه خوب روی ستوده سیرت
 عادل و شجاع بگردند - حق تعالی سلطان علاءالدین جهانشود را که برادر سلطان
 سوری بود نصرت بخشید تا آن حرکت و فظیحت را انتقام کرد چنانچه پیش ازین

تحریر یافته است - رحمة الله علیه اجمعین

له بنشاندند

الثانی السلطان الغازی معزالدین والدین ابو

المظفر محمد بن سام قسیم امیر المومنین انار الله برهانه

ثقات رواة چنین روایت کرده اند که چون سلطان علاء الدین جهانشور
از دار فناء نقل کرد و سلطان سیف الدین پسرش تخت غور بنشست هر دو
سلطانان غیاث الدین و معز الدین را که در قلعه و حیرستان محبوس بودند خلاص فرمود و چنانچه
در ذکر سلطان غیاث الدین تقریر یافته است سلطان غیاث الدین در حضرت
فیروز کوه آرام گرفت بخدمت سلطان سیف الدین و سلطان معز الدین بطرف
بامیان رفت بخدمت عم خود ملک فخر الدین مسعود بامیان چون سلطان غیاث
الدین بملک غور بنشست بعد از حادثه سیف الدین و آن خبر بامیان رسید
ملک فخر الدین روی بجانب معز الدین کرد که برادرت کاری کرد و تو چو خواهی کرد
بر خود خواهی جنبید معز الدین روی پیش عم بر زمین نهاد از بارگاه بیرون آمد و بطرف
حضرت فیروز کوه هم ازان جا که بود رول شد چو بخدمت غیاث الدین بر رسید
سر جاندار شد و پس بخدمت بالستاد چنانچه پیش ازین تحریر یافته است یکسال
خدمت بلا در کرد مگر بچیزی خاطر مبارکش منقسم شد و بطرف حبتان رفت بنزدیک
ملک شمس الدین حبتانی و یک رستاق آنجا بود سلطان غیاث الدین معارف
فرستاد و او را باز آورد و ولایت قصر محمدان و استقیم بدو مقوض کرد و چون بلاد
گرم سیر تمام و ضبط آورد و شهر تکینا باد که از اعظم بلاد گرم سیر بود حواله او فرمود و

این تکیना باد وضعی است که سبب بر افتادن آل محمود بسکتگین بنزازعت و ضبط
آل شهر بوده است بدست سلاطین غور در حرم الله سلطان عازی علام الدین باغی
گفته بود به نزد یک خسرو شاه بن بهرام شاه فرستاد -

اول قدرت نهاد کین را بنیاد تا خلق جهان جمله به بیداد افتاد
هال تا ندی ز بهر یک تگنا باد سر تا سر ملک آل محمود بباد
رحم الله السلاطین من الطرفين - چون سلطان معز الدین ملک تکینا باد شد لشکر
غور و امرای آل جماعت از پیش لشکر خطا بهر میت شده بطرف غزنین آمده بود
و ملک غزنین مدت دوازده سال از دست خسرو شاه و خسرو ملک بیرون کرد
و در ضبط آورده سلطان معز الدین از تکینا باد بطرف غزنین مدام می تاخت و بر غز
میزد و آل بلا و از رحمت می داد تا در شهر سنه تسع و ستین و خسمائت غزنین را
سلطان غیاث الدین فتح کرد و سلطان معز الدین را به تخت غزنین بنشاند و غور
باز گشت چنانچه پیش ازین تحریر یافته است چو سلطان معز الدین اطراف
غزنین در ضبط آورد - دوم سال این در شهر سنه سبعین و خسمائت گردید فتح
کرد - و سوم سال بر سمت ملتان لشکر کشید و از دست قرامطه ملتان را مستخلص
کرد و بهمدین سال سنه احدی و سبعین و خسمائت اهل سنقران عصیان آوردند
و فساد بسیار کردند تا در شهر سنه شتی و سبعین لشکر بطرف سنقران برد و بیشتر را از
ایشان قتل رسانید و چنان قتل بر کرده اند که اکثر طائفه سنقرانیان ظاهریت قتل

(سنه) مقام کرد

(سنه) سنقران

یوده اند که شهادت یافتند اما چون فتنه و عصیان انگیزخته بودند بعز و رت به سیاست
 ملکی گشته شدند و بعد از آن سیخ سال دیگر سلطان معز الدین از راه اُچیه و طمان بطرف
 هنر و لشکر کشید و راهی هنر و اله بهیستم دیو بسال خور و بود اما حشم و پیل بسیار داشت
 چون مصاف شد لشکر اسلام منهنز گشت و سلطان غازی بی مراد مراجعت کرد و این
 حادثه در شهر سنه اربع و سبعین و خمسائه بود و در شهر سنه خمس و سبعین و خمسائه
 بجانب فرستاد لشکر کشید و فتح کرد و بعد از آن دو سال دیگر بطرف لومهور لشکر بُرد
 چون کار دولت محمودیان با فرسیده بود و قواعد دولت آن دو دمان واهی شده
 خسرو ملک بر طریق صلح پسر را و یک زنجیر فیل بخدمت سلطان غازی فرستاد
 و آن حال در شهر سنه سبع و سبعین و خمسائه بود و دیگر سال که سنه ثمان بود
 سلطان غازی لشکر بطرف دیول بُرد و تمام آن بلاد کناره بحر احضبط کرد و اموال
 بسند و مراجعت فرمود و در شهر سنه ثمانین و خمسائه لشکر بطرف لومهور آورد
 و جمله ولایت آن ملک را نهب کرد و بوقت مراجعت حصار سیالکوٹ را حارث
 فرمود و حسین خرمیل را آن جا نصب کرد و باز گشت چون سلطان غازی مراجعت
 کرد و خسرو ملک لشکر یابی هندوستان و حشر قبائل کوکهران جمع کرد و بدریا لکوٹ
 آمد و مدتها نشست و بی مراد مراجعت کرد و بعد از آن سلطان غازی در شهر سنه
 اثنی و ثمانین و خمسائه بدر شهر لومهور آمد چون دولت محمودی با فراخجامیده بود و
 آفتاب دولت و سلطنت سبکگلین بغروب رسیده و دبیر قضا پر وانه عزل خسرو
 ملک در قلم تقدیر آورده خسرو ملک طاقت مقاومت نداشت بوجه صلح پیش آمد

(لحن) بهیدو (بیسودیو)

تا با سلطان ملاقات کند بیرون آمد مأخوذ و محبوبس گشت و لوهور سلطان غازی را مسلم شد و مالک هندوستان در ضبط آمد سپهسالار علی کرماخ را که والی ملتان بود بلوهور نصب فرمود و پدر این کاتب مولانا عجوبه الزمان فصیح البصم سراج الدین منهاج علیه الرحمة قاضی لشکر هندوستان گشت و تشریف سلطان معزالدین پوشید در بارگاه لشکر مجلس علم عقد کرد و دوازده شتر بجهت نقل کردن کرسی او نامزد شد رحمة الله علیه و علی السلاطین الماضین المقتدین و الملوک المسلمین الباقین بعد از ان سلطان غازی مراجعت فرمود بطرف غزنین و خسر و ملک را با خود برد و از حضرت غزنین بخدمت درگاه سلطان اعظم غیاث الدینا والدین طاب شاه بحضرت فیروزکوه فرستاده و او را از اینجا بفرستاد قلعه بلروان حبس کردند و پسرش بهرام شاه را قلعه سیف و دوزخ باز داشت چهل در شهر سنه سبع و ثمانین و خسمائه عصیان وقتنه سلطان شاه خوارزمی ظاهر شد - خسر و ملک و پسرش را شهید کردند رحمة الله علیه جمیعین، بعد از ان سلطان غازی لشکر اسلام را مستعد گردانید و بطرف قلعه تبریز آمد و آن قلعه را فتح کرد و به ملک ضیاءالدین قاضی تولک محمد عبدالسلام نسای توکی داد و آن قاضی ضیاءالدین کاتب این ذکر را پس عمر عبد مادی بود قاضی مجدالدین توکی رحمة الله علیه از لشکر هندوستان و غزنین باقیان او یک هزار و دویست مرد توکی اختیار کرد و جمله را در خیل او فرمود و در آن قلعه نصب کرد بران شرط که مدت هشت ماه قلعه نگه دارد و تا سلطان غازی از غزنین باز آید اما راخی کوله چهورا نزد یک آمده بود سلطان پیش او بر این باز آمد و جمله

را آنگان هندوستان بارائی کوله بودند چون مصاف راست شد سلطان غازی
 نیزه بستد و بر پیله حمله کرد که رای دلی گویند رای بران پیل بود و در روی مصاف
 همان پیل حرکت می کرد سلطان غازی که حیدر زمانی و رستم ثانی بود به نیزه بران حمله
 کرد و گویند رای را که بر پشت آن پیل بود بر دامن نیزه زد و چنانچه دودندان آن
 ملعون در دامن او افتاد و او بر سلطان سیله زد و بر بازو زخم حکم آمد سلطان سهر
 اسب باز گردانید و عطف فرمود و از شدت آن زخم بیش طاقت بودن بر پشت
 اسب نماند هر میت بر لشکر اسلام افتاد چنانچه پیش به یکس بهم نرسید و نزدیک
 بود که سلطان از پشت اسب در افتد غلجی بجه عیاری مبارزی سلطان را پشت
 روین سلطان شد و او را در پشت اسب در کنار گرفت و بانگ بر اسب زد
 و از میان مصاف بیرون آورد و اهل اسلام چون سلطان را ندیدند نفیر از خلسی
 برخاست تا بمنزلی که لشکر شکسته آن جا از تعاقب کفار امین شدند ناگاه سلطان
 بر مید جاغت امر او غوری بچکان و معارف سلطان را با آن غلجی شیر مرد دیده بودند
 و بشناخته جمع شده و نیزه را شکسته و محفه و مرقه ساخته و بر سر و دیده نهاده بدن
 منزل برانیدند خلق آرام گرفت و دیگر بار دین محمدی بحیات او قوت گرفت
 و لشکر متفرق بقوت حیات آن بادشاه غازی جمع شد و باز گشت و روی بدیار
 اسلام نهاد و قاضی تولک را در طعه تبرهنده گذاشت و رای تهورا بپای طعه آمد و
 جنگ پیوست و مدت نیزه ماه و چیزی جنگ بداد سلطان غازی دیگر سال

(لن) کندهای - سه سرهنده

(لن) جرات -

لشکر اسلام جمع کرد و بانتقام سال گذشته روی بهندوستان نهاد این داعی اند
 ثقه شنید که ز معارف جبال بلاد تو لک بود لعقب او معین الدین اومی گفت که
 من درای لشکر با سلطان خازمی بودم عدد سوار لشکر اسلام در آن وقت صد
 و بیست هزار برگستوان بود و همهم الله چون سلطان خازمی طایب شاه با چنین
 استعدادی و لشکری بنزدیک راجی کوله رسید و او قلعه نهر بنده بعلی بکشاده
 بود و در حدود ترائن لشکر گاه کرد سلطان تبسمه لشکر بساخت و قلب و بنه
 و ریات و علامات و چتر و سیلان در عقب بقدر چند کرده بگذاشت صف
 راست کرده آهسته می آمد و سوار بر بنه و جریده را چهار فوج فرموده بود و از طرف
 کفار نافر و کرد و فرمان داد می باند که از چهار طرف میمنه و میسر و خلعت و علم
 لشکر بهر طرف ده هزار سوار تیر انداز دست بر لشکر کفار می دادند و چون سیلان
 و سوار و پیاده ملاعین حمله می کنند شما پشت می دهید و به تگ اسب از پیش ایشان
 دور می شوید لشکر اسلامیان هم بران منوال کفار را عاجز کردند حق تعالی اسلام را نصرت
 بخشید و لشکر کفار منهنز گشت و پتھورا بر پشت پیل بود و فرود آمد و بر پشت
 و بهزیمت برفت تا حدود سرشی گرفتار آمد و او را بدو زخ فرستادند و گویند راجی
 دلی در مصاف کشته شد و سر او را سلطان شناخت بدان دو دندان شکسته
 و دار الملک اجمیر و تمام سوا لک چون بالنسی و سرشی و دیگر دیار فتح شد و این حال
 و نصرت در شهر سنه ثمان و ثمانین و خمس مائه بود ملک قطب الدین ایک را
 بقلعه کهرام نصب فرمود و مراجعت کرد و قطب الدین از کهرام بطرف میرٹ

آمد و فتح کرد و حضرت دلی را بشاد و مہدیں سال قلعه کول را در شہور تسخیر
و ثمانین و خمسہ فتح کرد و سلطان در شہور سنہ تسعین از غزنین بطرف بنارس
و قنوج آمد و در حد و چند وال را می جہیندر را منہزم گردانید و درین فتح سی صد
واندازنجیر چل بدست آمد و در ظل حمایت آن سلطان غازی عادل طاب ثراہ
بنده او ملک قطب الدین ایبک را نصرت بخشید تا ولایت اطراف مالک ہند را
فتح می کرد چنانچہ بلاد نہروالد و ہنیکر و قلعه کالیور و بلاؤن جملہ فتح کرد و قمار تہنج
ہر یک بعد ازین در قنوج قطبی تخریب یابد ان شاء اللہ تعالی - چون سلطان سعید
غیاث الدین محمد سام در شہر ہرات بر حجت حق پیوست سلطان غازی معز الدین
طاب ثراہ بحد و دلوں و سرخس و خراسان بود بر غزنیست عزائی برادر بطرف
بادغیس ہرات آمد و چون بشرط عزابجائی آورد اقطاع مالک غور را تا نزد
ملوک فرمودہ شہر نیست و ولایت قرہ و اسفراہ بہ برادر زادہ خود سلطان غیاث
الدین محمود سپہر سلطان غیاث الدین محمد سام داد و ملک فدیار الدین در غور (۱)
را کہ پیر غم ہر دو سلطانان بود و داد سلطان غیاث الدین محمد سام بود ملک غور
و گرم سیر چنانچہ تخت فیروز کوہ و شہر رود و زمین داور داد و اورا دوزنجیر پیل فرود
و ملک ناصر الدین الپ غازی بن قرہ ارسلان سلجوقی را کہ خواہر زادہ ہر دو سلطانان
بود شہر ہرات داد و بعد از ان سلطان معز الدین بطرف غزنین مراجعت فرمود و
بعضی از ملوک و اداری غور را در خدمت خود بگزینید و استعداد سفر خوارزم آغاز

(۱) سنہ ۸۰۰ ہجری - ہنیکر - نہنکر - عہد فرہ سہن اسفراہ

(۲) سنہ ۸۰۰ ہجری - کالیور - کالیور

نهاد و در شهر سمنه احمدی و ستمانه بر سمت بلاد خوارزم لشکر کشید و محمد خوارزم
 از پیش لشکر غزنین منهنزم خوارزم رفت و چون سلطان غازی بدو خوارزم آمد و چید
 روز جنگ فرمود آبی که از جیحون بر طرف شرقی خوارزم خلیجی کرده اند و نام آن قراست
 اهل خوارزم بر آن لب آب جنگ آغاز نهادند و از امرای غور چند تن در مخالفت
 شمشیر و اسیر گشتند و چون فتح خوارزم بواسطه قلعیت استعداد لشکر غزنین و امتداد
 مدت لشکرهای و کم علفی دست نه داد از خوارزم و شرط جیحون بر طرف بلخ مراجعت
 فرمود و لشکر خطا و ملوک ترکستان بکنار جیحون آمده بودند و راه لشکر اسلام
 گرفته چون سلطان غازی پیانده خود رسید نیک لشکر کفار ترکستان روز سمنه شنبه
 نماز دیگر بایش گره گاه سلطان رسیدند و جنگ پیوستند و مقدمه لشکر اسلام سالار حسین
 خرمیل بود کفار را منهنزم گردانید و او ملک گوزوان بود در حال خدمت سلطان
 غازی عرض داشت که حال نصرت اسلام فرمان دهنده تا همین ساعت لشکر اسلام بنشینند
 و کفار منهنزم را تعاقب نماید و منافصه برایشان زند تا فتحی بزرگ بر آید سلطان غازی
 فرمود که ما لها شد ما من چنین غزوی طلب می کردم از من عذر نیاید بایداد تبو فیتق
 آفریدگار تعالی مصاف رو با رو کنم تا خلائی تعالی نصرت کند ان شاء من باری توان
 جهاد بسنت یافته باشم چون ملک عزالدین حسین خرمیل مزاج سلطان مغز الدین
 غازی برین منوال مشا هده کرد و دانست که سلطان این سخن از غایت قوت اسلام
 و حمیت دین داری می گوید و الا لشکر کفار بی عدد آمده اند و جمله آسوده و لشکر اسلام
 گرفته سفر خوارزم و اسب لا غرضه طاقت مقاومت ایشان را نباشد از خدمت
 سمنه باند خود - سمنه کور و ان سمنه با مدد کفر

سلطان بیرون آمد با تمامت حشمت خود بقدر پنج هزار سوار در شب بطرف گزروان
رفت و اکثر حشم که اسب لاغر داشتند همه رفتند باده او با سلطان اندک سوار قلب و
بندگان خاص مانده بودند مصاف بکشیدند و جنگ پیوستند و لشکر کفار گرد گرد
لشکر اسلام حلقه کرده درآمدند و سلطان را هر چند بندگان می گفتند که حشم اسلام نمی چند
معدود مانده اند نباید رفت سلطان جایگاه نگاه می داشت تا با سلطان از سوار
و بندگان او بقدر صد سوار ماند و چند زنجیر پیل معدود و بندگان ترک و سرخیلانی غوری
که خواص سلطان بودند در پیش سر اسب او جان سپاری می کردند و کافر می انداختند
و شهادت می یافتند - ثقات چنین روایت کرده اند که سلطان غازی چندان
ایستادگی کرد که حتر مبارکش از تیر کفار نخل چنان شده بود که خارشپت و به بیسج
سبیل روی نمی گردانید تا بنده ترکی از بندگانش که نام او ابیه جوکی بود بیاید و
غنان مبارکش بگیرد و بجانب حصار اند خود بکشید و بیرون و قلعه اند خود در آورد
دیگر روز ملک عثمان سمرقندی که یوسف ثانی بود و ملوک ترکستان از آسیای را که
مسلمانان بودند در میان آوردند و صلح کردند لشکر کفار باز گشت و سلطان بطرف
غزنین باز آمد فرمان داد تا سه سال استعداد لشکر ترکستان کنند و بطرف خطا عت
معظم فرمود و در آن وقت جماعت متمرذل از کوه کران و قبائل کوه بخود عصیان
آورده بودند و سلطان در آن زمستان بهندوستان آمد و آن طایفه متمرذل را

(۱۰۰) اتیه - (۱۰۱) ریه جوکی

(۱۰۲) کوه کران - گوکران -

(۱۰۳) جون -

بدوزخ فرستاد و غر و بسنت فرمود و جوئی خون ازان جماعت براند چون مراجعت
بغزنین کرد بدست فداى ملا حده در منزل دمیک در شهر سنه اثنین و ستیانه
شهادت یافت رحمة الله علیه رحمة واسعة - و یکی از فضلای آن وقت درین نظم
کرده است تحریریه قاتاد و نظر بادشاه مسلمانان آید -

شهادت ملک بجو بر معز الدین
کز ابتدائی جهان شه چا و نیاید یک
سوم ز غره شعبان بسال ششصد و دو
قاتاد در ره غزنین بمنزل دمیک

حق تعالی سلطان زمان و شهر یار گه یان ناصر الدینا والدین ظل الله فی العالمین
محرز ممالک الدینیا منظر کلمة الله العلیا و ارش ملک سلیمان ابوالمنظر محمود بن السلطان
را بر سریر جهان داری و حکامی شهر یاری باقی و پائنده و اولاد حق محمد و آلهم جمیعین -
ذکر آنچه از عدل آن بادشاه بود در دنیا در حوصله تحریریه نگذرد و آنچه نگذشت
سنت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و محافظت ترتیب غزوات بر جاده مسلمانان
بران بادشاه ختم شد و آنچه از مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم روایت کرده اند که از
قیامتش پرسیدند فرمود که بعد از من شش صد و اند سال باشد و شهادت آن بادشاه
در تاریخ شش صد و دو بود هم درین سال اول علامت قیامت ظاهر شد و آن
خروج جنگیز خان منغل بود و خروج ترک پس معلوم شد که آن بادشاه در دنیا درین
محکم اسلام بود چون او شهادت یافت در قیامت باز شد و آنچه از اموال غر و ده
خزانة غزنین جمع شد در خزانه هیچ پادشاهی نشان ندادند تا بحدی که خواجہ اسماعیل

خزانہ دار علیہ الرحمۃ در حضرت فیروز کوہ گنت بوقت آوردن تشریف نزدیک ملکہ جلالی دختر غیاث الدین محمد سام کہ از جواہر در خزینہ غرینین انیک جنس الماس کہ نفیس ترین جواہر است یک ہزار پانصد من موجود است دیگر جواہر و نقود را بریں قیاس می یابند کہ حق تعالی مدد ہزاران ثنا و رحمت و بشری و کرامت بمقد و مضجع آن بادشاہ غازی واصل گرداناد۔ و سلطان ناصر الدنیا والدین را بر تخت پادشاهی تاقیم قیامت باقی و پائندہ دارا و بمجد و آلہ الامجاد صلی اللہ علی محمد الی یوم التنا و آمین رب العالمین۔

السلطان المعظم معز الدنیا والدین ابوالمظفر محمد بن سام ناصر المومنین انار اللہ برمانہ

قضاة

قاضی مالک صدر شہید نظام الدین ابوبکر۔ قاضی لشکر و وکیل مالک شمس الدین بلخی۔ بعدہ پسر او +

سلاطین و ملوک واقربائی او رحمہم اللہ

ملک ضیاء الدین درغور۔ سلطان بہار الدین سام و ربامیان۔ سلطان غیاث الدین محمود بغیر وزہ کوہ۔ ملک بدر الدین کیدانی۔ ملک قطب الدین تمران۔ ملک تاج الدین حرب سجستان۔ ملک تاج الدین مکران۔ ملک علاء الدین۔ ملک شاہ خوش۔ ملک ناصر الدین غازی۔ ملک تاج الدین زنگی بامیان۔ ملک ناصر الدین مادین۔ ملک مسعود۔ مویہ الدین مسعود۔

ملک یوسف الدین مسعود - ملک ناصر الدین تهرانی - ملک حسام الدین علی کرمان - ملک
 موید الملک کرمان - ملک شهاب الدین مالدینی - سلطان شمس الدین ایتتمش - سلطان
 علی الدین محمود - سلطان ناصر الدین قباچه در قتلان و آچیه - سلطان تاج الدین یلدرز
 بغزنین - سلطان غیاث الدین غزنوی - سلطان قطب الدین ایبک
 لاهور - ملک رکن الدین سوکیدان - امیر حاجب حسین محمد علی غازی - امیر حاجب
 حسین محمد حبشی - امیر سلیمان شیش - امیر داد - امیر حاجب حسین مسرجی - امیر حاجب
 خان - ملک حسن الدین علی کرمان - ملک ظهیر الدین کرمان - ملک ظهیر الدین سنخ کرمان
 ملک حسین الدین - ملک عز الدین خرمیل - ملک مبارز الدین بن محمد علی افسر
 ملک نصیر الدین حسین امیر شکار - ملک شمس الدین مورکیدان - ملک اختیار الدین
 سیدولی - ملک اسد الدین شیر - ملک احمدی -

بندگان او که بسطنت رسیدند

سلطان تاج الدین یلدرز - سلطان ناصر الدین قباچه - سلطان شمس الدین
 ایتتمش - سلطان قطب الدین ایبک -

وزراء

ضیاء الملک دلفی - موید الملک محمد عبداللہ سنجر - شمس الملک عبدالجبار
 کیدانی -

دارالملک او

تابلستان حضرت غزنوی و خلایان - نهستان حضرت لاهور و هند -
 (سلطان امیرزاده در سلطنت علی شیر در سلطنت حدود -)

اعلام او

سیاه مبینہ بالملوک و امرائی غور + لعل میسر بالملوک و امرائی ترک +

توقیع او

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ -

مدت ملک او

سی و دو سال بود -

فتوح و غزوات

فتح لوہور - فتح گردیز - فتح سوار - فتح ملتان و غزنین و قراطہ - فتح تیرہند -
 فتح برشور - فتح اچہ - فتح سافر - فتح سرہند - فتح اجمیر - فتح سیالکوٹ - فتح
 ہالنسی - فتح سرستی - فتح کھرام - فتح میرٹھ - فتح دہلی - فتح کول - فتح بنارس - فتح
 یکنک - فتح وغزو نہروالہ - فتح بداون - فتح کوه جود - غر خطا باند خود - فتح پنج دہ -
 فتح غارزم - فتح مروالدود - فتح بہیرہ - فتح سارٹسامر - فتح سروان - فتح باورد -
 فتح نسا - فتح بنواری کفران - فتح جناباد - فتح طوس - فتح مرو - فتح نساپور - فتح
 جیچند بنارس - فتح بہترائی - فتح ترائن - فتح مالوہ - فتح کالیور - فتح کالنجر -
 غزواتوران - فتح کوکھران - فتح لکھنوتی - فتح اوند بہار - فتح ولایت اودہ - فتح
 قنوج - فتح واکنور - فتح مروان - فتح مدانون سنقر غارزم - فتح شروان +

(لہن) سفر فار - شرفار (لہن) بھیلکد (لہن) قمارسانہ - سادسیانہ (لہن) میناباد +

ۛ در بعضی نام ہا بسبب نیافتن تحقیق آن ہمچنان کہ در نسخہ بود نوشتہ شد +
 عہہ کالیوان

الثالث السلطان علاء الدین محمد بن سام البامیانی

چون سلطان غازی معز الدین محمد سام بدینک شهادت یافت و سلطان بهار الدین محمد سام بن محمود طاب مرقد بمار راه بر حمت حق پیوست چنانچه پیش ازین تحریر یافته است نعمان ملک غور و غزنین و بامیان و هند از تخمه شغسبانیان دو فرقی مانند یک فرقی سلاطین غور و دوم فرقی سلاطین بامیان چون مرقد سلطان معز الدین از منزل و یک بجانب غزنین روان کردند ملک و امرائی ترک که موالی سلطان غازی بودند مرقد سلطان را با خزانه فاخر از دست امر او ملک غور بفرستیدند و در قبض آوردند چون بطرف کرمان رسیدند بیدالملک وزیر محمد عبداللہ سجری رحمة اللہ علیہ با چند تن از معارف امرائی اترک بطرف غزنین با مرقد سلطان نامزد شدند با اتفاق دیگر ملک ترک و ملک تاج الدین یلدر که مهتر ملک ترک و بزرگترین بندگان سلطان فی بود بکرمان مقام کردند و چون مرقد غزنین رسید بعد از دو روز سلطانان بامیان علاء الدین محمد و جلال الدین علی پسران سلطان بهار الدین سام بامیانی با استدعائی امرائی غوری چنانچه سپهسالار سلیمان شیش و سپهسالار حروش و دیگر معارف دارالملک غزنین از طرف بامیان بر رسیدند و در شهر غزنین آمدند سلطان علاء الدین محمد سام بامیانی که پسر مهتر بود به تخت نشست و امرائی خاص از غور و ترک همه در حیت او آمدند و خزانه غزنین که از کثرت اموال و نفائس گنج قارون را ده یک محصول خود شمردی جمله بطریق مناصفہ و قسمت آورد - ثقات چنین روایت کرده اند که قسمت سلطان جلال الدین علی بامیانی که برادر کهنتر بود و دوست و پنجاه حمل شتر از زر عین و مرغیبه و ظرافیر زر

و سیم برسید و بطرف بامیان برو و چون بدقی بگذشت نزد الملک وزیر و امرای ترک
که در حضرت غزنین بودند خدمت ملک تاج الدین یلدرز مکتوبات و قلم آوردند
و بجانب کرمان فرستادند و امتداد نمودند و او از طرف کرمان غریمیت غزنین
معهم کرد و چون بجوالی شهر رسید سلطان علاء الدین استعداد مصاف کرد و پیش باز
رفت و جلال الدین هم از شهر بیرون آمد و بطرف بامیان روان شد چنان مصاف
علاء الدین با تاج الدین یلدرز راست شد امرای ترک از طرفین با هم واقفت نمودند
و علاء الدین منهرم گشت و او و جمعه ملوک شنبهانی که در مصافقت او بودند گرفتار آمدند
و ملک تاج الدین یلدرز چون غزنین آمد جمعه ملوک شنبهانی را اجازت داد تا بطرف
بامیان باز روند و بار دیگر سلطان جلال الدین بحسب مدد برادر خود علاء الدین چشمهای
ملک غر بامیان و افواج لشکر حایه خش و بدیشان جمع کرد و بمبارد و کربت دوم
بغزنین آمد و ملک غزنین مضطرب گرد و علاء الدین را بتخت بنشاند و جلال الدین بطرف
بامیان باز رفت ملک تاج الدین یلدرز کربت دوم بالشکر خود از طرف کرمان عزیمت
غزنین کرد و علاء الدین ملوک و امرای غوری را از غزنین نامزد و بیع ایشان گردانید
و از جانب ملک تاج الدین یلدرز ایستگین متناز نامزد استقبال ایشان شد بر باطنقرا
بدیشان رسید جمعه راست و لایعقل فرو گرفت و امرای غوری و ملوک بزرگ آن جا
شهرند و از آنجا ملک تاج الدین یلدرز پیاپی غزنین آمد و علاء الدین در قلعه محصور شد
و مدت چهار ماه در بنساک ماند تا جلال الدین از بلاد بامیان بمدر سلطان علاء الدین

۱) حتمهای ملک بامیان و افواج حتمهای غور و خش الخ

(۵۲ ن) ایکه - ایکه .

و دفع لشکر ترک بیاید چون بحوالی غزنین رسید امرائی ترک پیش او بدفع و قتال یابد
رفتند جلال الدین منہزم شد و گرفتار آمد و او را برپائی قلعه غزنین آوردند و قلعه فتح کردند
چون هر دو برادر بدست آمدند بعد از مدتی ملک تاج الدین یلدرم هر دو را عهد داد
و بطرف بامیان فرستاد بعد از چند روز میان برادران تفاوت حالی ظاهر شد و جلال
الدین بادشاه شیردل و زاهد و ضابط بود باو علاء الدین موافقت نکرد و از آنجا بجمیت
سلطان محمد خوارزم شاه رفت باستمداد آن معنی متمشی نشد و دو لقیش یارگیر نیامد بخت
مساعدت نمود بعد از آنکه سلطان محمد خوارزم شاه ملک بامیان ضبط کرد علاء الدین جمیت
ایزدی پیوست و او دختر علاء الدین التبر حسین داشت و از آن ملکه ورا پسری بود و
کاتب این جہوف منہاج سراج را در شہور سنہ احدی و عشرین و ستمائے بوجہ دست
اتفاق مغر قستان افتاد از مالک غور این ملکہ و پسرا و را در حدود طیس بولایت خوشاب
نشان دادند کہ در حادثہ ملائعین چنین بدان طرف افتادہ بودند رحم اللہ الماضین منہم
بادشاہ مسلمانان را در تخت مملکت باقی داراد و

الرابع السلطان تاج الدین یلدرم مغربی

سلطان غازی مغر الدین محمد سام طاب ثراہ بادشاہی بود بس عادل و غازی
و شیردل و در ولاوری دوم علی ابی طالب بود رضی اللہ عنہ و او را فرزندیکتر بود یک
دختر بیش نداشت از دختر عم خود ملک ناصر الدین محمد ماوینی علیہ الرحمۃ و بر خریدن
بنہ گان ترک ایلاع تمام داشت و بنہ گان ترک بسیار خرید و ہر یک از بنہ گان

(ملہن) خوشب - خوشاب

او بجلادت و مبارزت و جان سپاری در تمام ممالک مشارق مشرق یافتند و اسم
 بندگان او در جهان منتشر گشت و در عهد حیات سلطان هر یک نامدار گشته بودند -
 ثقات رعاة چنین روایت کرده اند که یکی از مقربان حضرت سلطنت او جز آنی نبود
 و عرصه داشت کرد که چون تو با دشاهی را که در بیط ممالک اسلام بعلو شان میسج
 با دشاهی نیست پسیران بایستندی دولت ترانه هر یک از ایشان وارث ملکیتی بودند
 از ممالک گیتی و بعد از انقضای عهد این سلطنت ملک درین خاندان باقی ماندی بلفظ
 مبارک آن بادشاه طاب ثراه رفت که دیگر سلاطین را یک فرزند یا دو فرزند باشد
 مرا چندین هزار فرزند است یعنی بندگان ترک من که ملک من میراث ایشان خواهد بود
 و بعد از من خطبه ممالک با اسم من نگاه خواهند داشت و همچنان شد که بلفظ مبارک آن
 بادشاه غازی رفت که بعد از او کل ممالک هندوستان را تابعیت تحریر این سطور که
 سنه ثمان و خمسین دست مائه است محافظت نمودند و فی ثمانه جافعل حق تعالی
 و اثنی است که تابعیت انقضای دور نبی آدم این ممالک برین قرار در ضبط ایشان خواهد
 بود ان شاء الله تعالی - آمدیم بر سر حرف خود که ذکر سلطان تاج الدین یلدرز است
 او بادشاه نیکو اعتقاد بود و حلیم و کریم و خوب خصال و فاخر جمال سلطان غازی
 معز الدین او را خمد سال بود که بخزید و هم از اول حال او را خدمت فرمود و پس تبه
 او را بزرگ گردانید و بر سر بندگان ترک سر در کرد چون بزرگ شد امارت و ولایت
 که مان و سنقران او را واد با قطاع و هر سال که سلطان را در سفر هندوستان اتفاق
 شدی و در مان منزل بودی جمله اراد و خواص و ملوک را ضیافت کردی و یک هزار کلاه

و قبا و تشریف بادی و در باب جمله حشم انعام فرمودی و بفرمان سلطان غاز فی خیر
 او در جباله سلطان قطب الدین ایک آمده بود و یک دختر دیگر در جباله ملک ناصر
 الدین قباچه بود ملک تاج الدین یلدرز داد و پسر بود یکی را از ایشان پیش معلم بر نشاند
 بود وقتی آن معلم برائے تادیب و تهنید کوزه بر سر آن پسر بزد و قضا را اجل
 در رسید آن کوزه بر مقل او آمد آن پسر فوت شد خبر سلطان تاج الدین یلدرز بر ند
 در حال معلم را زاد داده از غایت حلم و حسن اعتقاد فرمود که معلم را پیش از آنچه والده
 پسر را از حال پسر خود معلوم شود متواری بایزد و سفر اختیار باید کرد نباید که المی بدو
 رسانند از سوز فرزندان حکایت دلیل است بر حسن سیرت و صفای عقیدت آن
 بادشاه حلیم رحمة الله علیه در سال آخر عهد سلطان معز الدین چون سلطان بکرمان منزل
 کرد و تاج الدین یلدرز آن بکیز از قبا و کلاه معهود هر سال بخدمت سلطان آورد سلطان
 از آن جمله یک قبا و کلاه اختیار کرد و یکسوت خاص خود مشرف گردانید و او را نشانه
 سیاه داد و در خاطرش آن بود که ولی عهد غزنین بعد از سلطان او باشد چون سلطان غازی
 شهادت یافت ملوک و امرا یی ترک را خاطر و مزاج آن بود که سلطان غیاث الدین
 محمود سام از حد و گرم سیر بطرف غزنین آید و بتخت عم خود نشیند و همگنان بخت
 او کردند این معنی بحضرت فیروز کوه در قلم آوردند و عرض داشت کردند که سلاطین
 بامیان تعدی می کنند و ملک غزنین طلب می نمایند و ارث ملک توئی و ما بندگان
 تو سلطان غیاث الدین محمود جواب فرمود که مرا تخت پدر و حضرت فیروز کوه و ما که
 غورادلی تر آن ملک است من شما را فرمودم و سلطان تاج الدین را تشریف فرستاد
 و خط غنی داد و تخت غزنین بخواه او کرد و حکم آن فرمان ملک تاج الدین بن غزنین

آمد و ملوک بایان را بگرفت و به تخت غزنین بنشست و ممالک غزنین را در
ضبط آورد و کرت دوم او از غزنین جدا افتاد و دیگر بار در غزنین آمد و ضبط آورد
و کرت دیگر هم همین حکم داشت تا بعد از چند گاه با سلطان قطب الدین ایک را
بحد و پنجاب سند مصاف افتاد و منازم شد و سلطان قطب الدین بغزنین آمد و
مدت چهل روز در غزنین بود و درین مدت بعشرت مشغول شده بود و کرت دیگر
سلطان تاج الدین یلدرز کرمان بطرف غزنین آمد و سلطان قطب الدین از راه تنگ
سواخ بجانب هندوستان باز رفت و تاج الدین غزنین را بار دیگر ضبط کرد و
چند کرت بطرف غره و خراسان و سجستان لشکر فرستاد و ملوک نامز مکر و یک
کرت بعد و سلطان غیاث الدین لشکر فرستاد تا بدر بهرات بسبب مخالفت جبین
خمیل که ملک بهرات بود با سلطان محمد خوارزم شاه ساخته بود از جمله او پیش از پیش
لشکر غره و غزنین منازم شد و کرت دوم سلطان تاج الدین بطرف سجستان لشکر
فرستاد و مدتی در آن سفر ماند تا بعد شهر سیستان برداشت و با خراب ملک تاج الدین حرب
که ملک سیستان بود ملحق شد چون مراجعت کرد در اثنای راه ملک نصیر الدین حسین
امیر بلخ را با و خلافت کرد و میان ایشان محاربت افتاد و ملک نصیر الدین منازم گشت
و بطرف خوارزم رفت و بعد از مدتی باز آمد تا در سفر هندوستان ملوک و امرای غزنین
اتفاق کردند و خواجه بوینا الملک محمد عبداللہ سنجر را که وزیر بود و ملک نصیر الدین امیر
فکار را شهید کردند بعد از چهل روز سلطان محمد خوارزم شاه از طرف طخارستان
لشکر کشید و طرف غزنین آمد و لشکر او سرحد مای راه هندوستان بطرف گردید
و در راه که الله بمغافعه گرفت سلطان تاج الدین یلدرز از راه تنگ سواخ بجانب
هندوستان برگشت -

هندوستان منزه برفت و بطور آمد و او را با سلطان سعید شمس الدین لقیش طاب
ثراه در حدود ترائن مصاف شد و تاج الدین یلند گرفتار آمد و او را بشهر بیاون فرستاد
و آنجا شمشیر شد و در وضع او آن جاست و مزار خلق متبرک صاحب حاجت گشته
و مدت ملک او نه سال بود رحمة الله علیه و الله اعلم .

الخامس الملك الکریم قطب الدین ایبک المخری

سلطان کریم حایل قطب الدین ایبک که حاتم ثانی بود تخت غزنین
بگرفت و از دست تاج الدین یلند که خبر او بود بیرون کرد و مدت چهل روز بر
تخت نشست و درین مدت بعشرت و بخشش بود و کار ملک بواسطه عشرت
تمام مهمل و مختل می ماند و ترکان غزنین و ملوک معری به نزدیک سلطان تاج الدین
یلند و رخنیه مکتوبات در قلم آوردند و او را استدعا نمودند تاج الدین از کرمان
غزیت غزنین میسر کرد و چون قرب مسافت بود مخافه بغزنین آمد سلطان
قطب الدین را چون آگاهی شد از جانب غزنین بطرف هندوستان براه ننگ
سوارخ باز آمد و چنان برود و یک دیگر خسرو داما و بمنزلت پدر و پسر بودند
المی به یک دیگر نرمانیدند و بعد ازین ملک غزنین در تصرف سلطان محمد
خوارزمشاه آمد و در تصرف ملوک خوارزم چنانچه پیش ازین به تحریر
پیوسته است این طبقه ختم شد از شنبانیا و بنندگان ایشان بعد ازین
طبقه سلاطین هندوستان در قلم آریم و اولی ایشان ذکر سلطان قطب
الدین ایبک و آثار او در هندوستان بمقدار آنچه این نسخه احتمال کند

در قلم آید بقیه و کرمه اللهم ارحم کلمه آیین *

الطبقة العشرون في ذكر سلاطين الهند من المغرنية

الحمد لله الذي جعل المال يك منوكة + وجوه السلطنة
في قوالب العباد مسبوكة + والصلوة على من ختم طريق النبوة
مسبوكة + والسلام على آله واصحابه الذين بسيفهم دمر
الاعداء مسفوكا + اما بعد ختم كويد بنده ضعیف ربانی منهاج سراج
جوز جانی عصمة الله عن الركوب الى الفاني - اين طبقة مخصوص ست بذكر سلاطين كه
بندكان حضرت وچاكران سلطان غازي معز الدين محمد سام طاب ثراه بودند و
مالك هندوستان به تخت سلطنت نشسته و سريره مملكت آن بادشاه بدیشان
رسید همچنانكه بر لفظ مبارك اورفته بود و پیش ازین تحریریه یافته است میراث دار
بادشاهی او گشتند و تارک مبارک ایشان تاج ملک داری آن بادشاه متوج
گشت و آثار او را در دین محمدی بواسطه دولت ایشان بر مصالح اطراف و کثافت
ملکت هندوستان باقی ماند و تا باد چنین باد اللهم ارحم السلاطين الماضین و ابیدنا
بنصرة الباقین +

الاول منهم السلطان قطب الدین المبرغری

سلطان کریم قطب الدین ایک حاتم ثانی طاب مرقده بادشاہ مردانہ
و بخشندہ بود حق تعالیٰ اور اشتیاعت و کرمی بخشیده بود کہ در شرق و غرب عالم
و عصر او بادشاہی را نہ بود و چون حق تعالیٰ خواہد کہ تا بندہ را در ول خلق عظمتی و
و قری ظاہر گرداند بصفت شجاعت و کرم موصوف کنند تا دوست و دشمن را
بنوازش سخا و گدازش و غا مخصوص گردانند چنانچہ این بادشاہ کریم غازی بود تا از
بخشش و کوشش او دیار ہندوستان از دوست و دشمن پر و تنی گشت بخشش
او ہمہ لک لک و کشتن او ہمہ لک لک چنانچہ امام ملک الکلام بہار الدین اوشی
در مدح این بادشاہ کریم می فرماید :-

اے بخشش تو لک بہمان آوردہ
کان را کف تو کار بجان آوردہ
از رشک کف تو خون گرفتہ دل کان
بس لعل بہانہ در میان آوردہ

سلطان قطب الدین را در اول حال کہ از ترکستان میاوردند بشہر نسا پاد
افتاد تا ماضی القضاۃ فخر الدین عبدالعزیز کو فی کہانا و لاد امام اعظم ابو حنیفہ کو فی
بود در منی اللہ عنہ و حاکم مالک نسا پور و مضافات آنرا و اسخرید و در خدمت
و مراقت فرزندان او کلام اللہ بخواند و سطرپی و تیر اندازی تعلیم گرفت چنانچہ
(ملہ ن) ای بخشش لک جو (الم) .

در مدت نزدیک بعضیات رجولیت موصوف و مذکور شد و چون باوان محراب
رسید او را تاجار بحضرت غزنین آوردند سلطان غازی معز الدین محمد سام او را از آن
بخزید اگر چه همه اوصاف حمیده و آثار گزیده موصوف بود اما بطاهر جللی نشست
و انگشت خنصر او از دست تنگسنگی داشت بدان سبب او را یک شل گفتندی.
و سلطان معز الدین در آن وقت گاه گاه بطرب و عیش مشغول بودی شبی بزم نشاء
فرمود و در آن جشن هر یک را از بندگان حضرت انعامی فرمود از نقود زر و سیم ساخته
و ناساخته آنچه از آن انعام لقلب الدین رسیداد مجلس عشرت بیرون آمد و تمامت
آن مال بترکان و پروه داران فزاش و دیگر کار داران بخشید چنانچه از هلیل و کثیر
با او سیج باقی نماند و دیگر رفداین معنی تسبیح اعلی رسانیدند و او را بنظر عنایت و قربت
خود مخصوص گردانید و بر اشغال خطیر پیش تخت و بارگاه او را نصب فرمود و
سرخیل و کار دار بزرگ شد و هر روز مرتبه او بر تنزید می گشت و در ظل حمایت
سلطانی تقاضای پذیرفت تا امیر آخر شد و در آن شغل چون سلطانان غورو
غزنین و بامیلان بطرف خلاسان بر قند جلادت بسیار نمود بدفع قاتل سلطان
شاه و او بر سر اصحاب پانگاه علفی بود بطلب علف برفت ناگاه سوار سلطان شاه
بر ایشان زد میان ایشان قاتل قاتم شد قطب الدین جلادت بسیار نمود اما چون
سوار اندک بود گرفتار شد و او را نیز دیک سلطان شاه بردند بفرمان او مقید گشت
چون میان سلاطین غورو غزنین مصاف شد و سلطان شاه منزم گشت قطب الدین
را بندگان سلطان با تخته بند آهنی بر شتر نشاند و بخدمت سلطان غازی آوردند
سلطان او را بنواخت و چون بدار الملک غزنین باز آمد قاطع کهرام بدو مقوم

فرمود و از آن جا بطرف میرٹ آمد در شهر سنه سبع و ثمانین و خمسائمه میرٹ را
ضبط کرد و از میرٹ همدرین سال لشکر بکشید و دہلی برگرفت - و در شهر سنه
تسعین در موافقت رکاب اعلی سلطان غازی با سالار عزالدین حسین خرمیل که بر
مقدمه لشکر بودند در حد و چندوالی را می بنارس جیچند را بزد و منہزم گردانید و بعد
از آن در شهر سنه احدی و تسعین و خمسائمه تھنکر فتح شد و در شهر سنه ثلث
و تسعین و خمسائمه بطرف نروالہ رفت و را می بھمدیو را بزد و انتقام سلطان از آن
طائفہ بکشید و دیگر بلاد ہندوستان را ہم فتح کرد تا با قصابی مالک چین از
طرف شرق و ملک عزالدین محمد بخت یار خلجی بلاد بہار و نو دیہ آن مالک را چنانچہ
بعد ازین تخریب باید در عہد او بدولت او فتح کرد و چون سلطان غازی محمد سام
طالب شدہ شہادت یافت سلطان غیاث الدین محمود محمد سام کہ برادر زادہ
سلطان معز الدین بود قطب الدین را چتر فرمود و لقب سلطانی داد و او در شهر
سنہ اثنین و ستمائہ از دہلی عزیمت نمود کہ دو در روزہ شنبہ ہز دہم ماہ
ذی القعدہ سنہ اثنین و ستمائہ بر تخت سلطنت نمود و جلوس فرمود و بعد از
چند گاہ بیان او و سلطان تاج الدین یلدرم مناقشتی افتاد بہمت نمود چنانچہ
آن مناقشت بمصاف کشید و در آن نعرت سلطان قطب الدین را بود و
تاج الدین منہزم از پیش او برفت و سلطان قطب الدین بر سمت دارالملک غزنین
برفت و آن را ضبط کرد و بعد از چہل روز کہ بر تخت غزنین بود طرف ہندوستان
باز آمد چنانچہ پیش ازین ذکر آن رفتہ است چون قصابی اجل او در رسید و در شهر سنہ سبع
(سلط) ہم در شهر سنہ ثمان و ثمانین و خمسائمه دہلی برفت و در شهر الخ

و ستیمنه در میدان گوی زدن از اسب خطا کرد و اسب بریزپراو آمد چنانچه پیش کوه بریز
بر سینه مبارک او آمد به رحمت حق تعالی پیوست و مدت ملک او از اول فتح دہلی
تا بدین وقت بیست سال بود - و عهد سلطنت او با چتر و خطبه و سکه مدت چار سال
و کسری بود علیہ الرحمۃ والغفران *

الثانی منہم آرام شاہ بن سلطان قطب الدین علیہ الرحمۃ

چون سلطان قطب الدین به رحمت حق تعالی پیوست امرار و ملوک ہندوستان
صواب چنان دیدند کہ از برای تسکین فتنہ و آرامش رہایا و اطمینان قلب لشکریان
آرام شاہ را بہ تخت نشانند و سلطان قطب الدین را علیہ الرحمۃ سہ دختر بود از این
دو دختر متعاقب در جلالہ ملک ناصر الدین قباچہ بود و یک دختر در جلالہ سلطان شمس الدین
آمد درین وقت چون قطب الدین درگذشت و آرام شاہ را بہ تخت نشانند و ملک
ناصر الدین قباچہ بطرف اُچر و ملتان رفت و قطب الدین را نظر ملک داری بہ سلطان
شمس الدین اقمش بود و اورا پسر خوانندہ بود و بدلون اورا اقطاع دادہ ملوک باتفاق
اورا از بدلون بیاوردند و بہ تخت دہلی بنشانند و دختر سلطان قطب الدین و جلالہ
او آمد آرام شاہ را قضاہی اجل در رسید ممالک ہندوستان چہار قسم شد - مملکت سند
ناصر الدین قباچہ در تصرف آورد و مملکت دہلی بہ سلطان سعید شمس الدین مضاف شد
و مملکت کھنوی قلی ملوک و سلاطین خلج در ضبط آوردند - و مملکت نوہر گاہی ملک
تاج الدین و گاہی ملک ناصر الدین قباچہ و گاہی سلطان شمس الدین بقاوت احوال ضبط
می کردند چنانچہ بعد ازین ذکر ہر یک تحریر یابدان شاہ اللہ تعالی *

الثالث منهم ملک ناصر الدین قباچه لمعزی

ملک ناصر الدین قباچه پادشاه بزرگ و بنده سلطان غازي معز الدین بود و
 غایت عقل و کیاست و کاروانی و تمیز و صداقت و دانائی سلطان غازي معز الدین محمد
 سام را در هر مرتبه از مراتب اشغال سالها خدمت کرده بود و بی غش و همین حضرت
 و لشکر داری و ملک پروری و قوت تمام یافته و چون مطلع آنچه و طمان که ملک ناصر
 الدین ایتم بود و در مصاف اندوخته که سلطان با حشم خطا و ملوک ترکستان بود پیش
 رکاب سلطان غازي مبارزت بسیار نمود و غزایا بسنت کرده و کافر بسیار بزد و
 فرستاد و مبارزان لشکر خطا و کثرت مقاتلت او عاجز آمدند به کیبار روی بدو
 آوردند و او شهادت یافت و سلطان غازي از آن حادثه بیسلامت به تخت غزنین
 آمد حضرت آنچه ملک ناصر الدین قباچه مغرض گشت و او بدو دختر داد و سلطان
 قطب الدین بود علیه الرحمة و از دختر مهتر او را پسری بود ملک علاء الدین بهرامشاه
 خوب منظر نیکو سیرت و بر عیشت مولع و از راه جوانی بر فساد حرص تمام داشت
 حاصل الامر چون ملک ناصر الدین قباچه بعد از حادثه سلطان قطب الدین بطون
 اُچر رفت شهر طمان را ضبط کرد و به هندوستان و دیول را تالیب دریا حمله و تصرف
 آورد و قلاع و قصبات و شهرهای ملکیت سند را فرو گرفت و چتر برگرفت و تا
 حدود تبریز رفته و کهرام و مرستی تصرف کرد و لوهور را چند گشت بگرفت و لشکر غزنین
 که از جهت سلطان تاج الدین یلدرمی آمد با ایشان مصاف داد و از پیش خواجه مرید
 الملک سنجری که در آن حضرت غزنین بود و منزه گشت و چون مالک سند بروی قرار گرفت

در حواشی کفار چین اکابر خراسان و غور و غزنین بسیار بخدمت او پیوستند و او در
 حق بگنای انعام و اکرام وافر فرمود و مدام میان او و سلطان سعید شمس الدین طاب
 مرقد منازعت می بود تا چون مصاف لب آب سند شد میان جلال الدین خوارزم شاه
 و چنگیز خاں جلال الدین خوارزم شاه بر زمین سند آمد و بر طرف دیول و کمران برفت
 لشکر کفار مثل بعد از فتح نندنه تری (تولی) انویس مغل بالشکر گران بیای شهر ملتان
 آمد و چهل روز آن حصن حصین او را بنده آید و او ملک ناصر الدین در آن مقاتله و حصا
 در خزانگی شد و با خلق احسان بسیار کرد و آثار شہامت و فرزانیگی و جلالت و
 مردانگی چندان نمود که ذکر آن بر صحائف ایام تار و قیامت باقی ماند و این حادثه
 حصار در شهر سنه احدى و عشرين و ستانه بود و بعد از یک سال و نیم ملوک غور
 از جبار کفار بخدمت ناصر الدین پیوستند و در آخر شهر سنه ثلث و عشرين و
 ستانه لشکر خلج از جمله لشکر خوارزمیاں بر اراضی منصوره که بلاد سوستان است
 استیلا آوردند و سرایشال ملک خال خلج بود ملک ناصر الدین رومی بدفع ایشان
 آورد و میان ایشان مصاف شد لشکر خلج منہزم گشت و خال خلج کشته شد و
 ملک ناصر الدین بملتان و اچہ باز آمد سہدیں سال کاتب این حروف منہاج سراج
 از طرف خراسان از راه غزنین و متھان در کشتی روز شنبہ سبت و ششم ماه جمادی
 الاولی سنه اربع و عشرين و ستانه با چہ رسید و در ماه ذی الحجہ سنه اربع و فیروزی
 اچہ حوالہ این داعی شد باقتضای لشکر علاء الدین بہرام شاہ در ماه ربیع الاول سنہ

(سلطان) نندنه بہدتی ترمقی نوین مغل الخ ترمقی نوین الخ

(سلطان) غزنین بہتان روز شنبہ سبت و ششم الخ سلطان، ملتان

اربع و عشرين و ستماء سلطان سعيد شمس الدين طاب ثراه بظاہر اُچ لشکر گاہ فرمود
 و ملک ناصر الدین منہزم و کشتیہا اطراف بکرفت و لشکر سلطان در موافقت وزیر
 مملکت نظام الملک اورا تعاقب نمودند و در قلعه ٹھنکر محصر کردند و سلطان بر درجہ
 اُچہ دو ماہ و بست و ہفت روز مقام فرمود و در روز شنبہ بست و ہفتم ماہ جمادی
 الاولی قلعه اُچہ فتح شد و چوں خبر فتح اُچہ بہ ملک ناصر الدین رسید پسر خود علاء
 الدین بہرام شاہ را بخدمت سلطان فرستاد چوں بہ لشکر گاہ رسید بست و دوم
 جمادی الاخری خبر فتح بکبر رسید ملک ناصر الدین خود را در آب سند غرق کرد و مدت
 حیات او منقرض گشت - و مدت ملک او در زمین سند و اُچہ و ملتان بست و دو
 سال بود +

الرابع منہم الملک بہار الدین طغرل المعزى

ملک بہار الدین طغرل نیکو سیرت بود بغایت منصف و غریب نواز و بتواضع
 آراستہ و اواز بلند گان قدیم عند سلطان غازی معز الدین بود اورا بر بیت بزرگ
 گردانیدہ بود و حصار ٹھنکر کہ ولایت بھیمانہ بود بدلای را می مضاف بودہ است
 چوں فتح کرد و بدو تغویض فرمود و او آل بلاد را معمور گردانید و از اطراف ہندوستان
 و خراسان تجار و معارف روی بدو نہادند جملہ را خانہ و اسباب می بخشید و ملک ایشان
 می گردانید تا بدین سبب بنزدیک اوساکن می شدند چوں سکونت قلعه ٹھنکر اورا

(۵۸) در روز شنبہ ۵۸ بھکر

(۵۹) اغلب کہ ٹھنکر صحیح است - ۵۸ بمقامہ - بیانہ + ۵۹ جویہ

و حشم او را موافق نیامد و در ولایت بهیانه شهر سلطان کوٹ بنا کرد و اندر آنجا سکونت ساخت و بطرف کالیور مدام سوار می فرستاد و بعد آنچه سلطان غازی از پائی حصار کالیور بازگشت او را فرمود که این قلعه را ترا مسلم می باید کرد بدین اشرت بهاء الدین طغرل فوجی از حشم خود پائی قلعه کالیور ساکن کرد و به نزد یک قلعه بر دو فرسنگی حصاری بنا کرد تا سوار مسلمانان شب آنجا باشند و هر روز پائی قلعه می تازند مدت یک سال بدین قرار بودند چون کار بر اهل کالیور تنگ شد بنزد یک سلطان قطب الدین رسل فرستادند و قلعه به سلطان قطب الدین دادند و میان ملک بهاء الدین طغرل و سلطان قطب الدین اندک مایه غباری بود و ملک بهاء الدین طغرل بس نیکو اعتقاد بود و از وی در دیار بهیانه آثا بخیر بسیار ماند و در گذشت و بر جهت حق پیوست رحمه الله علیهم - بعد ازین ذکر ملوک خلج که از جمله دولت سلطان کریم قطب الدین رحمه الله بودند در اعداد بندگان سلطان معز الدین محمد سام طاب مقدم درین طبقه آورده می شود تا خوانندگان را بر ذکر تمام ملوک و امرای هندوستان اطلاع افتد و نویسنده را بدعای خیر یاد دارند و دوام دولت سلطان زمان و شهنشاه اهل ایمان ناصر الدین و الدین محمود السلطان قیم امیر المومنین از حضرت واجب الوجود در خواهند ملک تعالی این دولت را تا قیام قیامت باقی داراد +

الخامس منهم الملك الغازی محمد بختيار الخلیجی بدیار لکهنوتی

ثقات لغهمم الله بر حتمین روایت کرده اند که این محمد بختيار از خلج و غور و

بدر قلعہ بہار رفت و مغانصہ جنگ پیش برد و دوبرا و بوند و دانشمند ان فرغانی مکی
 نظام الدین و دوم مصمام الدین رحما اللہ در خدمت محمد بختیار مصمام الدین را
 کاتب این حروف دریافت و رکھنوتی در شہور سنہ احدی و اربعین و ستائہ و
 این نقل از وی است چوں بدر حصار وصول افتاد جنگ پیش بردند و این دوبرا و
 دانشمند در میان آل فوج غازیان جان باز بوند کہ چوں محمد بختیار خود را بقوت و
 دلیری در تنورہ و دروازہ آل حصار انداخت و قلعہ را فتح کرد و غنائم بسیار بدست
 آورد بیشتر ساکنان آل موضع بر بہنال بوند سر ہا تراشیدہ داشتند ہمہ کشتہ شدند و
 در انجا کتب بسیار بود چوں آل کتب بسیار و نظر اہل اسلام آمد جماعتی را طلب کردند کہ تا
 از معانی آل کتب اعلامی باز و ہند جملہ کشتہ شدہ بوند چوں معلوم شد نہایت آل حصار
 و شہر مدرسہ بود و بہار بلخت ہندوی اسم مدرسہ باشد چوں آل فتح بر آمد با غنائم بیا
 باز گشت و بخدمت سلطان قطب الدین باز آمد و اعزاز و اکرام و دریافت جماعت
 امرای حضرت را از انتشار ذکر او و اعزاز و انعامی کہ از سلطان قطب الدین طاب
 ثراہ و رحق او مشاہدہ کردند غیرت آمد و در مجلس عشرت با محمد بختیار بر سبیل طعن و خوار
 داشت سخنان تمسخر مزہج و مہموز گفتندی تا کار بجائی رسید کہ در قصر سپید او را
 با پیل جنگ فرمود بیک گرز کہ بر خرطوم پیل زد پیل از پیش او بہزیرت شد محمد بختیار
 تعاقب پیل کرد چوں آل جلوه گری بیافت سلطان قطب الدین از خاص انعام فرمود
 و امرا را فرمان داد تا او را چندان انعام دادند کہ در تحریر نیاید محمد بختیار ہمہ را
 مجلس تمام آل نعمت را بہر پاشید و بخلق داد و بالتشریف خاص سلطان باز گشت و بطرف
 بہار رفت و عسب او و دول کفار اطراف ہلا و کھنوتی مہار و ہلا و بنگ و کامرود

اثر تمام کرده ثقات رواة رحمہ اللہ چنین روایت کرده اند که چون ذکر شجاعت و مبارزت و فتوح ملک محمد بن مختیار رحمہ اللہ بر اُمّی لکهنیہ رسید که دارالملک او شهر نودیہ بود و او را اُمّی پس بزرگ بود و مدت هشتاد و سال در تخت بود و بدین موضع حکامتی از حالات آل را اُمّی استماع افتاده است و قلم آمد و آن آنست که چون پدر آل را اُمّی از دنیا نقل کرد این را اُمّی لکهنیہ در شکم مادر بود و تاج بر شکم مادر او نهادند و بگنجل پیش مادر او کر بستند و خاندان ایشان را ربابان هند بزرگ داشتند سی و بہتر لیت خلیفہ ہند شمر دندی چون ولادت لکهنیہ نزدیک رسید و مادرش را آثار وضع حمل ظاهر شد منجمان و برہمنان راجع کرد تا طالع وقت را نگاہ دارند با اتفاق گفتند کہ اگر این فرزند را درین ساعت ولادت باشد نحوست ہرچہ تمامتر باشد و پادشاہی نرسد و اگر بعد ازین بدو ساعت ولادت باشد مدت ہشتاد و سال با دشاہی کند چون مادر او این حکم از منجمان بشنید بغرمودتا او را ہر دو پائی بر ہم بستند و نگونہار و آد سینختند و منجمان را بنشانند تا طالع می نگریستند و چون وقت شد اتفاق کرد کہ وقت ولادت آمد بغرمودتا او را فرو گرفتند در حال لکهنیہ را و ولادت بود چون بزمین آمد مادرش از شدت تحمل آل حالت در گذشت لکهنیہ را بر تخت نهادند و ہشتاد و سال پادشاہی کرد و از ثقات رواة چنین ست کہ ہرگز بردست او از قلیل و کثیر هیچ ظلمی نرفت و ہر کہ از وی سوال کرد یک لک بخشید همچنانکہ سلطان کریم قطب الدین حاتم الزمان طاب ثراہ چنان تقریر کرد کہ در آل بلا و کودہ بعوض چیل روان است عطائی کہ کمتر کردی یک لک کودہ بدادی خفف اللعنة العذاب بسر ذکر محمد بن مختیار

(سلطان) ہادی و ازین نوشتہ وقت (وقت) منصرف بالان خفف اللہ الخ و لا یت

باز آیم رحمه الله چوں محمد بختیار از خدمت سلطان قطب الدین باز گشت و بهار فتح
 کرد و ذکر او بیعی لکھمنیه و اطراف مالک او بر سید جماعتی بمنجان و بر بهمنان و
 حکمای مملکت و بنزدیک رایی آمدند و عرض داشت کردند که در کتب ما اندک ما
 بر بهمنان چنان آورده اند که مملکت بدست ترکان خواهد افتاد و آل و عو و نزدیک
 آمد و ترکان بهار گرفتند و دیگر سال هر آینه بدین مملکت خواهند صواب آنست
 که رایی موافقت نماید تا با جمله خلق ازین مملکت نقل کرده شود تا از فتنه ترکان ^{بلا}
 مانیم رایی چنین جواب داد که این مرد را که بر بلاد ما مستولی گردد هیچ علامتی هست در
 کتب شایر بهمنان گفتند علامت او آنست که چوں راست بایستد برو و قدم دو دستها
 فرو گذارد و هر دو دست او از سر زانوی او در گذرد چنانچه انگشتان دست او بساق
 پایی او برسد رایی گفت صواب آن باشد که معتمدان فرستیم تا شخص آن علامت
 بواجبی بجای آرند بفرمان رایی معتمدان فرستادند و شخص کردند و آن علامت در
 خلقت و قامت محمد بختیار رحمه الله باز یافتند و چوں آن علامت ایشان را محقق
 شد اکثر بهمنان و سایر آن موضع بدیارسنکنت و بلاد بنگ و کامرود رفتند
 و رایی لکھمنیه را ترک مملکت گرفتن موافق نیفتاد و دوم سال آن محمد بختیار لشکر مستعد
 گردانید و از بهار یکشید و ناگاه بدر شهر نودییه باز درآمد چنانکه شهره سوار باومی
 بیش نبود و دیگر لشکر متعاقب او می آمد چوں محمد بختیار بدر شهر رسید هیچ کس را
 زحمتی نه داد بر سبیل سکونت و وقار چنانچه هیچکس را گمان نیفتاد که محمد بختیار است
 و اغلب آن خلق را گمان می افتاد که مگر باز رگانهند و اسب بهای آورده اند تا بدر رایی

راسی لکهنیه رسید تیغ برکشید و غزا آغاز نهاد و درین حال راسی بر سر مانده خود بود نشسته
 و طبقهای زرین و سیسین پر طعام برقرار نمود و پیش نهاده که فریاد از دوسرایی راسی و
 میان شهر برآمد چون او را تحقیق شد که حال چیست محمد بختیار در میان سراسی و حرم
 راسی رانده بود و خلقی را بر زیر تیغ آورده راسی به پای برهنه از پس پشت سراسی
 خود بگریخت و جمله خزانه و حرم و خدم و خواص و زنان او بدست آمدند و پسیلان
 بسیار بگریفتند و چندان غنائم حاصل شدند مراہل اسلام را که در تحریر نگنجد چون لشکر او
 تمام بر رسید و شهر تمام در ضبط آورد و هاجما مقام ساخت و راسی لکهنیه بطرف سکنات
 و بنگ افتاد و مدت مراد و دل نزدیکی القراض پذیرفت و فرزندانی اوقات بدین وقت
 در ملک بنگ فرمانده اند چون محمد بختیار آن مملکت را ضبط کرد و شهر نو دیه
 را خراب بگذاشت و بر موضعی که لکهنوی است دارالملک ساخت و اطراف آن
 مالک را در تصرف آورد و خطبه و سکه در هر خطه قائم کرد و مساجد و مدارس
 خانقاهات و دل اطراف بسی جمیل او دایم راسی او بنا شد و از آن غنائم و اموال بسیار بختیار
 سلطان قطب الدین فرستاد چون مدت چند سال برآمد و احوال اطراف مالک
 ترکستان و تبت از طرف مشرق لکهنوی معلوم کرد و سودائی ضبط و ولایت تبت
 و ترکستان در دوازع اوز رحمت دادن گرفت و لشکر مستعد کرد و بقدر ده هزار اسوار
 مرتب کرد و در اطراف آن کوهها که میان تبت و بلاد لکهنوی است سه جنس خلق
 اندیکی را کوچ گویند و دوم را میچ و سوم را اتار و همه ترک چهره اند و ایشان
 را زبانی دیگر است میان لغت هند و تبت و یکی از روسای قبائل کوچ میچ که او را
 علی میچ گفتندی بر دست محمد بختیار اسلام آورده بود و دلالت و راهبری آن کوه

قبول کرد و محمد بختیار را بموضع آورد که آنجا شهری ست نام آن مردمن کوٹ گویند
 چنان تقریری می کنند که در قدیم الهمدگر شاسپ شاه از زمین چین بازگشت و بطرف
 کامرود بیاید و آن شهر را بنا کرد و در پیش آن شهر آبی می رود در غایت عظمت نام آن
 آب بنگشی گویند چون بدیای هندوستان و سایه و لغت هندوی سمند
 گویند و بزرگی و وسعت و عتق سه چند آب گنگ باشد محمد بختیار برب آن آب آمد
 و علی بیچ در پیش لشکر اسلام شد و مدت ده روز لشکر را بطرف بالای آب روان
 کرده در میان کوهها بر دتا بموضع آورد که از قدیم الهمد باز آنجا پلی بسته بودند
 از سنگ تراشیده با بسیت و اندلاق چون لشکر او بر آن پل بگذشت دو امیر خود را
 یکی بنده ترک و دوم خلیجی بر سر آن پل نصب کرد و با حشم بسیار تا محافظت کنند
 آن پل را تا هنگامی که مراجعت او باشد محمد بختیار با تمامی حشم بر آن پل بگذشت
 چون مائی کامرود را از گذشتن لشکر اسلام آگاهی شد معتمدان فرستاد و گفت که
 صواب نیست غزیت بلاد تبست کردن درین وقت باز باید گشت و استعداد کم
 باید کرد من که مائی کامرودم قبول می کنم که سال آینده لشکر خود ساخته کنم و پیش لشکر
 اسلام شوم و آن بلاد را مسلم کنم محمد بختیار بیچ و جیه آن نصیحت قبول نکرد و روی
 بجبال تبست نهاد و از معتمدان و له قبل رکابی محمد بختیار که در بلاد کهنوقی سکونت رخته
 بود بموضع میان دیو کوٹ و بنگادون در سال سنه احدی و اربعین و ستمائیه شبی

(طه ن) برومن - درومن

(سنة ن) بکندی

(سنة ن) اشخی

برسبیل همان در خانه او نزول شد از وی سماع افتاد که چون اذان پل گذشته شد
پانزده روز میان شهاب بهال شامخات بلاد شیب قطع منازل و مراحل کرد
شانزدهم روز بصحرای زمین تبت وصول نموده ام آن زمین و قبایل معمور بود و دیها
آبادان اول موضعی رسیدند که آنجا قلعه بود چون لشکر اسلام دست به نهب برد
اهل آن قلعه و حوالی برای دفع پیش باز آمدند و جنگ پیوستند و از باد تانمانه و دیگر
مقاتله معذب رفت و جمیع سواران لشکر اسلام کشته و خسته گشتند و تمامت سلاح
آن جماعت از پارهای فی نیزه بود چنانچه جوشتن و برگشتن و سپردن و خوردن قطعه قطعه
بریشم خام برهم بسته و دوخته و جملہ تنی انداز و کمانهای بلند بودند چون شب
لشکرگاه شد جمعی را که میرکرد و بودند پیش آوردند و تفحص نمودند چنان تقریر کردند
که بر پنج فرسنگی آن موضع شهری است آن را که مبن خوانند و آنجا بقعه سی صدر
و پنجاه هزار ترک شجاع تیرانداز باشند همان لخطه که سوار مسلمانان بر سید قاصدین لطیف
رفته اند تا خبر کنند بآباد آن سوار بران برسند داعی و قتیکه بطرف لکهنوتی بود و ذکر
آن شهر لغتیش کرده بود شهری است بس بزرگ تمام باره اواز سنگ تراشیده و
جماعت برهمنان و فونیان اند و آن شهر در فرمان هترایشان است و دین ترسانی
دارند و هر روز بآباد و تقاص آن شهر و قدر یک هزار و پانصد اسب فروخته شود
و تمامت اسب تنگ بسته که بدیار لکهنوتی می رسد ازان موضع می آرند راه ایشان
برده می باشد و این طریق دران بلاد معروف است چنانچه از بلاد کامرو و تالاب و تبت

(سلاح) کریمین - رومین -

(سلاح) تونیان

سی و پنج دره کوه است که از آن راه اسپان بزمین لکنونی آرند حاصل الامر چون محمد بن ختیا
 رحمه الله علیه بامراج آن زمین معلوم شد و حشم اسلامانده راه و کوفته بودند و در
 اول روز مبالغی شنید و خسته شدند بامراجی خود شورت کرده اتفاق کردند که مراجعت
 باید کرد تا دیگر سیال با استعداد تمام بدین دیار آمده شود چون باز گشتند و تمام
 یک برگ کاه و یک شاخ هیزم مانده بود بماء آتش زده بودند و سوخته و جمله
 ساکنان آن شهاب دور از راه بر خاسته بودند و در مدت پانزده روز یک سیر
 علوفه و یک شاخ کاه غلفت ستور و اسپ حاصل نشد همه اسپ می گشتند و می خوردند
 تا چون آنکه کوهائی زمین کامر و دبیر آن پل رسیدند طاق پل را خراب دیدند بسبب
 آنچه آن دو امیر را با هم خصومت شده بود هر دو به خصومت یک دیگر ترک محافظت پل داه
 گرفتار بودند و بعد از آن بلاد کامر و دابله پل را خراب کردند چون محمد بن ختیا را بالشکر بدان موضع
 رسید راه گذشتن نیافت و کشتی موجود نبود متحیر ماند و سرگردان گشت اتفاق
 کردند که بموضعی مقام باید کرد و تدبیر مزایه و کشتی باید کرد تا از آب عبور کرده
 شود و در جوار آن موضع بت خانه نشان دادند و رعایت ارتفاع و حصانت و
 عمارت بغایت خوب و در آنجا بتان زرین و سیمین بسیار موضوع و یک بت بزرگ
 چنانچه وزن او تخمین زیادت از دوسه هزار مثقال زر صامت بود و محمد بن ختیا و باقی
 حشم بدان بت خانه پناه جستند و تدبیر چوب و رسن بجهت عمارت مزایه گذشتن آب
 آغاز کردند چنانچه راهی کامر و دابله و یکبت و عجز لشکر اسلام آگاهی افتاد تمامست

(طه ن) باز -

(طه ن) من -

هندوی ولایت ساغرمان داد تا فوج فوج می آمدند و در دوربت خانه فی نیزه بزمین
 فرو می بودند و در هم می یافتند چنانچه شکل دیوارهای شد چون لشکر اسلام آن حال شاهد
 کردند با محمد بن قتیبا گفتند که اگر چنین بمانیم حمله در و ام و قید این کفار افتاده باشیم بطریق
 خلاص باید جست با اتفاق حمله کردند و از آن بخت خانه به یکبار بیرون آمدند و بر یک
 مدافع زده و خنجر را که در دهان نگینای بهر رسیدند و هندوان در عقب ایشان چون
 بلب آب رسیدند منزل کردند و هر کس بقدر امکان برای گذشتن حیل ساخت ناگاه
 یکی از لشکریان اسب را در آب زد و بقدر یک تیر پرتاب پایاب بود و فریاد در میان
 لشکر افتاد که پایاب یافتند حمله خود را در آب زدند و هندوان در عقب لب آب
 بگرفتند چون میان آب رسیدند غرقاب بودند همه هلاک شدند محمد بن قتیبا با سوار معدود
 بقدر صد سوار یا کم و همیشه از آن آب عبور کرده بحیل بسیار و دیگران همه غرق شدند
 چون محمد بن قتیبا را از آب بیرون آمد جماعت کوچان و میچان را خبر شد علی میچ را همسر
 قربان خود را بر گرفته داشت پیش آمدند و استقبال کردند و خدمتی بسیار آوردند
 چون بدو کوکب رسید از غایت اندوه بیماری بروی مستولی شد و پیش از شرم غوث
 و فرزندان خلج که هلاک شده بودند سوار شد و هرگاه که سوار می شد حمله خلق بر بام و کوچه
 از عورت و اطفال فریاد می کردند و دهائی بدو و دشنام می گفتند و در آن حادثه بسیار
 بر زبان آوردت که مگر سلطان غازی معز الدین والدین محمد سام را حادثه افتاد که بخت
 ما برگشت و همچنان بود که سلطان غازی طاب ثراه در آن وقت شهادت یافته
 بود محمد بن قتیبا در آن غمده بر بخور شد و صاحب فراش گشت و بر حمت حق پیوست
 و بعضی روایت کرده اند که امیری بود از آن او علی مردان خلجی در غایت دلیری و بی باکی

اقطار عیار ناکوئی بدو مقوض بود چون ازین حادثه خبر یافت بدیو کوٹ آمد و محمد مختیار صاحب فراش بود مدت سه روز شده بود که کسی را محال دیدن او نه بود علی مردان بطریق بنزدیک او درآمد و چاودا زروئی او در کشید و او را بکار و شهر کرد و طاب شاه این احوال و حوادث در شهر سمنه شنید و ستائنه بود حق تعالی اغفر له و اناد بمحمد و آلہ الامجاد +

السادس منہم الملک عزالدین محمد شیران الحلجی بلکھنوتی

چنین روایت کرده اند کہ محمد شیران و جمہدایران دو بہادر بودند از امرای خلج در خدمت محمد مختیار و چون محمد مختیار بطرف جبال کامرود و تبت لشک کشید محمد شیران را با بہادر و فوجی از لشکر بطرف لکھنوتی و جاہنگر فرستاده بود و چون خبر آن حوادث بدیشان رسید از آن مراجعت کردند و بطرف دیو کوٹ باز آمدند و بشرط عزرا بجاء آمدند و از آن جا بطرف ناکوئی رفت کہ اقطار علی مردان بود و علی مردان را بگرفت و با انتقام آن حرکت کہ کردہ بود قید کرد و بکوٹوال آن موضع سپرد کہ نام او بابا کوٹوال صفائی بود و بطرف دیو کوٹ باز آمد و امرای جمع کرد و این محمد شیران مردی بغایت جلد و نیکو اخلاق بود و قتیکہ محمد مختیار شہر قوہ را نصب کرد و راہی لکھن را منہزم گردانید و حشم و خدم و پیلان او متفرق شدند و حشم اسلام و عقب غنیمت برفتند این محمد شیران مدت سه روز از لشکر غائب بود چنانچہ ہمہ امر بجهت او دل نگدان شدند بعد از سه روز خبر آوردند کہ محمد شیران در فلان جنگل شہزادہ پیل یا زیادہ با پیلبانان گرفتہ است

و بداشتند و تنهاست سواران را زد کردند تا مست آن پیلان نزد محمد بختیار آورد فی الجمله
 محمد شیران مروی جلد بود و بسیاران و چون علی مردان را بینه کردند و بازگشت و چون او
 مهتر امرا می خلیج بود همگنان او را خدمت می کردند و هر امیر بر سر اقطاع خود می بود
 تا علی مردان طریقی کرد و باکو توالت دست راست گرفت و از قید بیرون آمد و کفایت
 و طلی رفت و از سلطان قطب الدین التماس نمود تا قایماز رومی را تا آمده فرمان شود
 که به کهنوتی رود و حکم فرمان امرا می خلیج را ساکن گردانید حسام الدین عوض خلیجی از محمد
 بختیار مقطع لنگتوری بود قایماز رومی را استقبال کرد و با او بطرف دیو کوٹ رفت
 و با اشارت قایماز رومی مقطع دیو کوٹ شد و قایماز رومی بازگشت محمد شیران و دیگر
 امرا می خلیج جمع شدند و قصد دیو کوٹ کردند قایماز رومی از اثنای راه بازگشت و با
 خلیج او را مصاف شد و محمد شیران و امرا می خلیج منزه گشتند و بعد از آن بطرف مکیده و
 منطوس ایشان را با هم مخالفتی افتاد و محمد شیران شهادت یافت و تربت او به انجامت
 رحمهم الله اجمعین *

السابع الملك علاء الدین علی مردان الخلیجی

علی مردان الخلیجی بغایت جلد و دلیر و بی باک بود چون از قید نار کوٹی خلاص
 یافت بخدمت سلطان قطب الدین آمد و با سلطان قطب الدین بطرف غزنین
 رفت و بدست ترکان غزنین گرفتار شد از لغات رواة چنین روایت کرده اند
 که روزی در کارگاه با سلطان تاج الدین یلدر باکی از امرا می خلیج که او را سالار طغر
 (س) قایماز (س) لنگوری (س) سکندره - مکسیدعه (ن) منطوس -

گفتندی گفت چه می گوئی اگر بیک تیر این تاج الدین یلدر را هلاک کنم درین
شکارگاه و تمام بادشاه گردانم ظفر خلیج مردی عاقل بود او را از آن منبر چون لڑان جا
بازگشت او را دو مر اسب داد و روان کرد چون هندیستان باز آمد بخدمت سلطان
قطب الدین پیوست و تشریف و نواخت یافت و ممالک کهنوتی بدو مقوض شد
و بطرف کهنوتی رفت چون از آب کوس بگذشت حسام الدین عوض خلجی از
دیو کوٹ استقبال نمود و بدیو کوٹ آمد و بامارت بنیشت و جمله ممالک کهنوتی
ضبط کرد چون سلطان قطب الدین بر حمت حق پیوست علی مردان چتر بر گرفت
و خطبه با سم خود کرد و او را سلطان غلام الدین لقب شد و او مرد خونریز و قتال بود
و با اطراف لشکر فرستاد و بیشتر از آنی خلیج را شهید کرد و در بیان اطراف از وی
اندیشه مند شدند و اموال و خراج بوی فرستادند و مثال اطراف ممالک هندوستان
دادن گرفت و تصلف بی طامیل بر زبان او رفتن گرفت بر سر جمع و بارگاه حدیث
ملک خراسان و غزنین و غور میگفتی و حرکات بے فائده بر زبان او جاری شدی
تا بحدی که از وی شمال غزنین و خراسان و عراق التماس نمودندی فرمان دادی
چنین روایت کردند که بازگانی دران ولایت تنگدست شد و مال از وی تعلق
گشت از علی مردان احسانی التماس نمود فرمود که آن مرد از کجاست گفت از صفایان
فرمان داد تا مثال صفایان با قطار او نویسد و بیکس را از غایت سیاست
بی باکی او مجال نه بودی که گفتی صفایان در تصرف مانیت و هر چه ازین باب مثال
دادی اگر گفتندی در تصرف مانیت جواب دادی که خواهم گرفت آن بازگان را
شمال صفایان فرمود آن سکیمن محتاج خرقة و قمه بود اکابر و غلامان آن جا بودند بحیث

منفعت آن غریب عرض داشتند که منقطع معافان بخرج راه واستعداد چشم محتاج است
تا آن شهر را ضبط کند آن شخص را بجهت مایحتاج مال خلیفه فرمود حال تکبر و سیاست
و همت کاویه علی مردان تا بدین اندازه بود که باین همه قتال و ظالم بود و ضعیف و
رها یا و چشم بدست تعدی و ظلم و قتل او در ماندند و هیچ وجهی نیافتند خلاص را جز
خروج کردن بروی جماعت املای خلیج همه اتفاق کردند و علی مردان را بکشتند و
حسام الدین عوض خلیجی را به تخت بنشانند و مدت ملک او دو سال یا کم و بیش بود
والله اعلم *

الثامن الملك حسام الدین عوض حسین الخلیجی

حسام الدین عوض مردی نیکو سیرت بود و از جمله خلیج گرم سیر غور بود و چنین روایت
که ده اند که در حدود کوه پایه غور وقتی بد را زگوشی بار میوه می برد از هر دو زاولستان
بر بالائی که آن را پشته افروز گویند بر می رفت دو درویش خمره پوش بوی رسیدند
او را گفتند هیچ طعامی برد از زگوش داری عوض خلیجی گفت دارم و قرصی بانان غور
سفر بانه با خود داشت با ده از درازگوش فرود آورد و رخت بکشد و آن سفره پیش
درویشان نهاد چون طعام بخوردند کباب موجود داشت در رخت بردست گرفت
و بخدمت ایشان بایستاد چون آن درویشان طعام و شراب با حضرت بکار بردند با هم
گفتند این شیر مرد ما را خدمتی کرده باشد نباید گذاشت روی عوض خلیجی کرد که سال
بطرف هندوستان روتا آنجا که مسلمانان مست تمام دادیم با شارب آن درویشان از آنجا
بازگشت و عورت خود را بران درازگوش نشانند و بطرف هندوستان آمد و با محمد بختیار

پیوست و کار او تا آنجا رسید که خطبه و سکه بلاد لکهنوتی بنام او شد و خطایش سلطان
 غیاث الدین کردند و شهر لکهنوتی را دارالملک ساخت و حصار بسکونت بنا
 کرد و خلایق از اطراف روی بدو آوردند و او مردی بغایت میگو ظاهر و باطن بود
 و گزیده اخلاق و صفاتی سیرت و جوانمرد و عاقل و بخشنده در عهد او خشم و رعایای
 آن بلاد در رفاهیت و آسایش بودند و از بذل و عطای او بهگنانی نصیب تمام
 یافتند و نعمت بسیار گرفتند و از وی در آن دیار آثار خیر بسیار ماند و مجامع و مساجد
 بنا کرد و اهل خیر از علماء و مشائخ و سادات و دراران داد و دیگر نعمت خلق را از بذل
 و اموال و املاک بسیار بدست آمد چنانچه امام زاده بود از حضرت فرموده که او را جلال العین
 پسر هال الدین غزنوی گفتندی از وطن خود با اتباع زمین هندوستان آمد و در شهر
 سنه ثمان و ستمائت بعد از چند سال بحضرت فیروز کوه باز آمد و مال و نعمت وافر
 آورد و بسبب حصول آن نعمت از وی پرسیده شد تقریر کرد که چون هندوستان
 آمده شد و از دلی عزیمت لکهنوتی مصمم گشت چون بدان حضرت رسیده شد حق
 تعالی میسر گردانید که در بارگاه غیاث الدین تذکیری گفته آمد آن بادشاه میگوید سیرت
 از خزانة خود یک طشت بزرگ پز تنگ زر و نقره انعام فرمود و بقدر ده هزار تنگه
 نقره ملوک و امراء و اعیان خود را فرمان داد تا هر یک در حق او انعام فرمودند و
 بقدر سه هزار تنگه نقره دیگر حاصل شد و در وقت مراجعت بقدر پنج هزار دیگر
 انعامات حاصل شد چنانچه هزاره و تنگه از حسن اعتقاد بادشاه لکهنوتی غیاث
 الدین خلجی بدان امام زاده واصل شد رحمه الله و تقبل منه و چون کاتب در سنه شهور

(سله ن) نکرت - بسکونت

احدی واربعین و ستمائے بدیار لکهنوتی رسید در اطراف بلاد لکهنوتی خیرات آن بادشا
 مشاهده کرد بلاد لکهنوتی دو بخارج دارد و هر دو طرف آب گنگ طرف غربی
 را از آل گونند و شهر لکهنوتی بدان جانب است و طرف شرقی را بر بنده گویند
 و شهر دیو کوٹ بدان جانب است از لکهنوتی تا بدر لکهنور و از طرف دیگر تا بشهر
 دیو کوٹ پل بسته است بقدر ده روزه راه بسبب آنکه وقت بزرگال تمام
 آن زمین آب گیر و این پلها اگر نه باشد مگر در کشتی بمقاصد و اطراف عمارت توں
 رسید در عهد اول سبب این پلها راه بر جمیع خلایق گشاده شده چنین سماع افتاد
 که سلطان سعید شمس الدین چون بدیار لکهنوتی رسید بعد از فوت ملک ناصر الدین محمود
 طاب ثراه و دفع فتنه ملک اختیار الدین بلیکما خیرات غیاث الدین خلجی در نظر
 مبارک او آمد بهر وقت که ذکر غیاث الدین افتادی خطاب او سلطان غیاث
 الدین خلجی فرمودی و بر لفظ مبارک او رفتی که مردی باین چنین خیرات را سلطان
 غیاث الدین خطاب کردی در یغ نباشد رحمة الله علیه فی الجملة غیاث الدین
 خلجی مردی با خیر و عدل و مکیو سیرت بادشاهی بود اطراف مالک لکهنوتی چنانچه
 با جنگ و بلاد بنگ و کامرود و تریهت جمله او را اموال فرستادند و بلاد لکهنور
 او را صاف شد و پیلان و اموال و خزائن بسیار بدست آمد و امرای خود آسجا
 نشانند و سلطان سعید شمس الدین از حضرت دہلی بطرف لکهنوتی چند کت لشکر
 فرستاد و بلاد بهار بدست آمد و امرای خود آسجا نشانند و در شهر سنه اش
 و عشرین و ستمائے غزیمت لکهنوتی کرد و غیاث الدین کشتیها بالا کشید و در میان

ایشان بصلح قرار افتاد و سی و شست زنجیر پیل و ششاد لک مال بستند خطبه بنام سلطان
 کرد و چون سلطان بازگشت بهار ملک علاء الدین جانی را داد و غیاث الدین عومض
 از کهنوتی بهار آمد و بهار را ضبط کرد و قلعہ می نمود تا در شہر سنہ اربع و عشرين
 و ستمائے ملک شہید ناصر الدین محمود بن سلطان سعید شمس الدین طاب ثراہ از او و با
 عز الملک جانی لشکر مہندستان جمع کرد و بطرف کهنوتی رفت و درین سال
 غیاث الدین عومض خلجی از کهنوتی بطرف بنگ و کامرود لشکر برده بود و شہر
 کهنوتی خالی گذاشته ملک ناصر الدین محمود طاب ثراہ کهنوتی ضبط کرد و غیاث الدین
 خلجی از آن لشکر بسبب آن حادثہ بازگشت و با ملک ناصر الدین قتال کرد و غیاث
 الدین و جماعہ مراستی او اسیر گشتند و غیاث الدین شہید شد - و مدت ملک او
 دوازده سال بود - حق تعالی! با و شاہ زمان ناصر الدین و الدین را بر تخت بادشاہی
 باقی و پائندہ و اراد امین رب العالمین -

الطبقة الحادى والعشرون فى ذكر السلاطين الشمسية بالهند

الحمد لله ذى الفضل والاحسان - والكرم والامتنان
على ما انعم الله الايمان - بالامن والامان - فى ظل دولة
الشمسية وجناب ال التتمش السلطان - والصلوة على
محمد صاحب السيف والبرهان - والسلام على اله واصحابه
سادة القبائل وقادة البلدان -

اما بعد خنين گوید ضعیف ترین بندگان درگاه سبحانی منهاج سرلج جوزجا
بلغه الله الى اعلى الالامانى که چون ارادت قییم باری تعالی و تقدس درناصیه بنده آثار
دولت و انوار مملکت تعبیه کرده باشند چون مادر زمانه بحمل جنین جنینی بارور گردد و پرتو
آن محمول برجهت او ظاهر باشد و چون هنگام وضع آن حمل آید و آن صاحب دولت
در مقام مسقط راس ملفوف گردد و فرج نظاره سوئی آن ولادت بر بزم چهر پدید
آید و از هنگام ولادت تا بایام نقل از مسکن عادت بمنزل سعادت همه حرکات

و سخات او سبب راحت خلایق و عزت و وضع و فائق شود اگر رقبه او را در رقبه
 رقی کشد و انکس صاحب نعمت گردد و اگر قدش در طرف قطع منازل و مراجل هر
 باز و در رفعاش از اهل دولت گردد و چنانچه مهتر یوسف را علیه السلام چون در عقد
 شراعی مالک و عز آمد بدعائی او بیت در شاهوار ابناء در سلک اعلیٰ درج شد
 و اگر بخانه عز نیاقت و جفتش را با خرد کار ملک مصر گردد و اگر طفل در گاهواره بر
 طهارت ذیل او گواهی داد و شاهد شاهد قرن اهلها بعاقبت هم در قدرت
 او وزیر مملکت گشت سر غایت ازلیه و کفایت ابدیه چنین ظاهر گردد و الله اعلم -

الاول السلطان المعظم شمس الدنيا والدين ابوالمظفر لشمس السلطان

چون حق تعالی و تقدس در ازل ازال تقدیر رانده بود که مالک هندوستان
 در ظل حمایت سلطان معظم شهریار اعظم شمس الدنيا والدين ظل الله في العالمين ابوالمظفر
 لشمس السلطان بمین خلیفه الله ناصر امیر المؤمنین انا الله برمانه و ثقل باثار العدل
 و الاحسان میزانه و دولت شاهان فرزندان او رحم الله الماضین منهم و ادام دولته
 الناصریة المحمودیة از فتن آخر الزمان و عوادت و قاتل جهان در امان مانند سلطان
 عادل باذل مصنف کریم غازی مجاهد رابط عالم پروردگار گستره فریدیون فرقا و نهاد
 کاوس ناموس سکندر دولت بهرام شوکت را از قبائل البری ترکستان یوسف وار
 بدست تجارت داد تا مرتبه مرتبه به تخت سلطنت و مندر مملکت رسانید تا پشت وین
 الله اعلم -

محمدی بدولت اوقوی و روی ملت احمدی بصولت او بهی گشت و در شجاعت دوم
 علی کرار و در سخاوت ثانی حاتم طائی آمد که چه سلطان کریم قطب الدین علیه الرحمة بخشش
 ملک در زمان خود ظاهر می کرد اما سلطان سید کریم شمس الدین طاب ثراه بوض هر
 یک ملک صد ملک بخشید بجانگاه و حساب چنانچه هم در دنیا و هم در آخرت محبوب
 توانم بود و در حق اصناف خلق از دستار بند و کلاه دار و دلقین و تجار و غرابانی
 امصار انعام او عام بود و از اول عهد دولت و طلوع صبح ملکوت در استیجار علمای
 یانام و سادات کرام و ملوک و امرا و صدور و کبار زیادت از هزار ملک هر سال
 بنیل فرمود و خلائق اطراف گیتی را بحضرت دہلی که دارالملک ہندوستان ست و
 مرکز دائرۃ اسلام و مجبطا و امر و نواہی شریعت و عوۃ دین محمدی و بصیۃ ملت احمدی
 و قبۃ الاسلام مشارق گیتی صانہا اللہ عن الآفات و احضرها السادات جمع آورد
 و این شہر بکثرت انعامات و ثمول کرامات آن بادشاہ دیندار محط رحال آفاق گشت
 و ہر کہ از جبال حوادث بلاد عجم و کبکات کفار مغل بفضل ایزدی خلاص یافت ملاذ
 و بلجا و مہرب و مامن حضرت بہمان پناہ آن بادشاہ ساخت و الی یومنا ہذا آن
 قواعد امن و امان مہم و مستحکم ست و تا با و چنین باد - از ثقات رواۃ چنین استماع
 افتاد کہ چون سلطان شمس الدین نور اللہ مرقدہ در صغر سن کہ حکم ایزدی از بلا و زکشتان
 و قبائل البری نامزد سلطنت اسلام و ممالک ہندوستان شد چنانکہ پدر او را یلخان
 نام بود و او را اتباع و اقربا و خیل بسیار بود و این بادشاہ را در اول صورت از
 جمال و کیاست و حسن خلقت نصیب تمام بود چنانچہ برادران او را بہ بہانہ تماشائی
 مملکت ہسپان از پیش مادر و پدر بیرون آوردند یوسف صفت قالوا یا آبا نانا مالک
 سلطان مورت

لَا تَأْتِيَنَا عَلَى يَوْمَئِذٍ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ. أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا
يَرِثُنَا وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَنَخَافُونَ چون بسرگله سپان آوردند بدست
بازرگانی بفروختند. بمعنی گفته اند که آن طالعنه فروشنده پسران هم او بودند بازرگانان
اورا بطرف بخارا آوردند و بدست یکی از اقربائی صدر جهان بخارا فروختند و چندگاه
دران خانقاده بزرگی و مهارت بود و کرامت آن دودمان اورا در حجر اصطناع چون
اولاد در رضاع می پروردند. یکی از ثقات روایت کرد که از لفظ مبارک آن پادشاه
نورالله مضجعه شنیدم که وقتی از ان خاندان قرائنه بمن دادند که بازار رو و قدی
انگور بخرد و بیار چون بازار رفتم در انشائی راه آن قرائنه از من غائب شد بسبب
صغرس از خوف آن حال گریه بر من افتاد در میان آن تفرع و زری درویشی
بمن رسید و دست من گرفت و بجهت من انگور بخرد و بمن داد و بر من عهد داد
که چون بدولت و ملک رسی ز نهار فقرار و ابل خیر را به تعظیم نگری و حق ایشان
نگهداری من با او عهد کردم و هر دولت و سلطنت که یافتم از نظر آن درویش یافتم
رحمه الله غالب ظن آن ست که هرگز بادشاهی بحسن اعتقاد و آب دیده و تعظیم علماء
و مشائخ مثل او از مادر خلقت و قضاط سلطنت نیامده از ان خاندان امامت و
تصدرا و بازرگانی بخردید که اورا حاجی بخاری گفتندی پس از ان بازرگانی دیگر
بخردید که اورا جمال الدین چیت قبا گفتندی اورا بخردید و بحضرت غزنین آورد و
دران مدت ترک از وی بحال و اوصاف حمیده و اخلاق مرضیه و آثار رشد و فزونی
بدان حضرت نیاموده بودند فکر او بخیرست سلطان معزالدین محمد رام طاب ثراه عرض
داشتند فرمان شد تا اورا قیمت کردند و او با ترکی دیگر در یک سلک بود ایک نام

هر دورا هزار وینار زر کفی قیمت معین شد. جمال الدین چیت قباد در فروختن اوبدین
 مقدار بهامضالقت نمود سلطان فرمان داد که سیج آفریده او را در بیع نیار و دمو
 باشد جمال الدین چیت قباد آنکه یک سال بغزنین مقام نموده عزیمت بخارا
 کرد و سلطان را طاب ثراه به بخارا برد و گرت دیگر دورا بغزنین باز آورد بعد
 از آنکه سه سال به بخارا بود چون فرمان نمود که او را کسی بخرد یک سال در غزنین بماند
 تا سلطان قطب الدین از غزو سنه واله و فتح گجرات با ملک نصیر الدین حسین بغزنین
 رفت حدیث او شنید از حضرت سلطان معز الدین اجازت طلبید بخردن او سلطان
 فرمود که چون فرمان نفاذ یافته است که او را در غزنین بخرند او را بدلی باید برد و آنجا
 بخزند نظام الدین محمد را سلطان قطب الدین بجهت اتمام مصالح خود در غزنین
 بگذاشت و فرمان داد که جمال الدین چیت قباد را با خود بهندوستان بیاورد تا آن جا
 سلطان شمس الدین را خریده شود بر حکم آن فرمان نظام الدین ایشان را بدلی آورد
 سلطان قطب الدین هر دورا بیک لک چیتل بخرد آن ترک ایک نام را طمعاج
 نام کرد و امیر تبر سنده شد و در مصاف سلطان تاج الدین یلند که با قطب الدین
 بود شهادت یافت و سلطان التتمش طاب ثراه سر جاندار شد و سلطان قطب الدین
 ایک او را فرزند خواند و بنود نزدیک گردانید و هر روز جاه و شرف او زیادت
 می شد چون آثار رنند و حرکات و سکناات او ظاهر و باهر می دید مرتبه او را بدلا
 رسانید که امیر کار شد بعد از آن چون گالیور فتح شد امیر گالیور شد پس از آن اقطاع
 قصیه بران و مصافحت آن یافت بعد از آن بچندگاه چون آثار جلالت ورجولیت
 و مبارزت و شهادت او ظهور کلی پذیرفت و سلطان قطب الدین این معنی مشاهده کرد

ملک بدافش گردانید و چون سلطان معزالدین محمد سام از سفر خوارزم مراجعت کرد
 و در مصاف اند خود بنزیمیت بالشکر خطا افتاد قبائل کوکهران تهر و عصیان آغاز کرد
 بودند از غزنین عزیمت غزو آن جماعت کرد سلطان قطب الدین جشم بهند و سنان
 بحکم فرمان آنجا برد و سلطان شمس الدین با حشم بداون در خدمت او برفت و در وقت
 هجاء و هنگام غر سلطان شمس الدین طاب ثراه بآگستوان در میان آب جلیم گران عتبت
 مخاذیل بدان پناه ساخته بودند در راند و مبارزت بسیار نمود و بنزیم تیر کفار را
 منهدم گردانید و کار محاربت او اندران آب بجائی رسیده بود که کفار را از او برج
 موج بجنیف دندخ می فرستاد که اُغْرُقُوا وَاَدْخِلُوا نَارًا وراثتای آن
 جلالت و جهاد نظر سلطان معزالدین علیه الرحمة بران استار شهاست و مبارزت افتاد
 از حال او مقلطار فرمود چون راسی همایون او را روشن گشت که گیت او را طلب
 فرمود و به تشریف خاص مشرف گردانید و سلطان قطب الدین را فرمان داد که
 التمش را نیکو داری که از وی کاری خواهد آمد و بفرمود تا خط عتیق او در تحریر آید و دند
 و بنظر یا دشاکانه او را ملحوظ گردانید و بدولت احرازش رسانید و چون سلطان قطب
 الدین در لوهور بر حمت حق پیوست سپهسالار علی السملیل که امیر داد حضرت دلی بود
 با دیگر اماره صدر مکتوبات بطرف بداون بخدمت سلطان شمس الدین در قلم آوردند
 و او را امتدعا کردند چون بیاید و بشور سینه سلیع و سمانه بر تخت دلی نشست و ضبط
 کرد و چون ترکمان و اراجمی معزیمی از اطراف بدلی جمع شدند و بعضی از آنرا که اراجمی
 معزیمی بالیشان جمعیت نکردند و طریق مخالفت سپردند و از دلی بیرون رفتند و در

(سلطان قطب) -

حوالی جمع شدند و عصیان و خروج آغاز نهادند سلطان شمس الدین با سوار قلب و
خدم خاص خود از دہلی بیرون رفت و در پیش صحرائی چون ایشان را منہزم گردانید
و اغلب سران ایشان را بزی تیغ آورد بعد از آن سلطان تاج الدین یلدرز را ز لومہ
و غزنین با او عہد بست و او را چتر و دور باش فرستاد و میان او و ملک ناصر الدین
قباچہ یکبارت محاصرت میرفت بجهت لومہ و تبرہندہ و کمرام و در شہور سنہ اربع
عشر و ستائتہ ناصر الدین قباچہ را منہزم گردانید و چند کربت دیگر در اطراف مالک ہند
با امر و اتراک تمہافت افتادش اما چون غایت این دوی حامی و ناصر او بود نصرتش
می بخشید و ہر کہ با او خروج می کرد و عصیان می ورزید مقہور می گشت چون مدت
حفظ نصرت این دوی یار کا گرد اطراف مالک و مصنافات حضرت دہلی و بداون و
اودہ و بنارس و سولک تمام در ضبط آمد سلطان تاج الدین یلدرز منہزم از پیش لشکر
خوارزم بطرف لومہ آمد و میان او و سلطان شمس الدین بجهت سرحد مصفا یقین رفت
در ترائن میان ہر دو لشکر مصاف شد و در شہور سنہ اثنی عشر و ستائتہ فتح سلطان
شمس الدین را بود و تاج الدین یلدرز اسیر گشت و او را حکم فرماں بدہلی آوردند بطرف
بداون فرستاد و ہما بنجا مدفون شد و بعد از آن در شہور سنہ اربع عشر و ستائتہ با
ملک ناصر الدین قباچہ مصاف شد ناصر الدین قباچہ منہزم گشت و چون حوادث
خلاصان بسبب لومہ چنگیز خان محل در افتاد در شہور سنہ ثمان عشر و ستائتہ جلال
الدین خوارزم شاہ از پیش لشکر کفار منہزم بطرف ہندوستان آمد و بسبب حدمائی
لومہ رفتہ خوارزم شاہیان برسید سلطان شمس الدین طاب شراہ از دہلی لشکر بطرف

(سلطہ ن) جود - (سلطہ ن) تسع عشر -

لوهور بر دجلال الدین خوارزم شاه از پیش حشم هندوستان عطف کرد و بطرف
 سند و سیوستان رفت و سلطان شمس الدین خازمی علیه الرحمة بعد از آن در شهر سنه
 اثنی و عشرين و ستمائة بطرف بلاد لکنوتی لشکر کشید و غیاث الدین عوض غلجی
 رقبه خدمت در رقبه انقیاد آورد و سی زنجیر پیل و ششاد ملک مال بداد و خطبه
 و سکه بنام مبارک شمس کرد و در شهر سنه ثلث و عشرين و ستمائة عزیمت فسخ
 قلعه لان تن در محکم فرمود و آن قلعه در حصانت و متانت و استحکام و تمام مالکانه و بنا
 مذکور و مشهور است - و در تواریخ اهل هند چنین آورده اند که بغداد و اندیا و شاه بیانی
 آن قلعه آمده بودند و هیچ یکی فسخ آن حصار میسر نشده بعد از مدت چند ماه
 در شهر ثلث و عشرين و ستمائة بر دست بندگان او بفعل آفریدگار فتح شد و بعد از آن
 بیک سال در شهر سنه اربع و عشرين و ستمائة عزیمت قلعه مندو کرد و از حدود مالک
 حق تعالی آن فسخ او را میسر گردانید و باز گشت و غنائم بسیار بدست بندگان او
 آمد و بعد از آن بیک سال در شهر سنه خمس و عشرين و ستمائة از حضرت دلی
 لشکر به بلاد اچر و ملتان برد و کاتب این حمد و منہاج سراج در حجب سنه
 اربع و عشرين و ستمائة از طرف غور و خراسان به بلاد سند و اچر و ملتان رسید
 بود و در غره ربیع الاول سنه خمس و عشرين و ستمائة سلطان حمید شمس الدین طالب
 شاه بیانی قلعه اچر رسید و ملک ناصر الدین قباچه بدو حصار امر و لشکر گاه دست
 و تمام بحر کشتی با بامنه و اتباع لشکر در آن آب بر کشتی و پیش لشکر گاه بسته
 که روز آدین بعد از نماز از طرف ملتان مسرعان رسیدند و خبر دادند که ملک ناصر الدین

اینتر متقطع لوهور بیانی حصار ملتان آمد و سلطان شمس الدین از راه تبریز بنده روی
 بطرف آچه وارد ملک ناصر الدین قباچه منهنزم در کشتی با تمام لشکر خود بطرف
 بکسر رفت و وزیر خود عین الملک حسین اشعری را فرمان داد تا خزانه که در قلعه آچه
 است بطرف قلعه بکسر برد و سلطان شمس الدین مقدمه لشکر خود و ملک بزرگ را
 بر سر لشکر خود بیانی آچه فرستاد یکی ملک عزالدین محمد رالاری که امیر حاجب بود
 و دوم که لکنان بنجر سلطان فانی که ملک تبریز بنده بود و بعد از چهار روز سلطان طاب نژاد
 با باقی لشکر و پیلان و بنه بیانی قلعه آچه رسید و لشکر گاه نصب کرد و وزیر دولت
 خود نظام الملک محمد حیدری و دیگر ملوک را در عقب ملک ناصر الدین بطرف قلعه
 بکسر فرستاد و مدت یک ماه در پای حصار آچه جنگ فرمود و روز سه شنبه بیست
 و هشتم ماه جمادی الاولی اسننه خمس و عشرین دست مائت قلعه آچه فتح شد
 و در همین ماه ملک ناصر الدین قباچه از حصار بکسر خود را در آب سنده غرق کرد و
 پیش از آن بچند روز پسر خود ملک علاء الدین بهرام شاه را بخدمت سلطان
 شمس الدین طاب مرقده فرستاده بود بعد از چند روز خزان و بقایا حشم ملک
 ناصر الدین بخدمت درگاه میوستند و آن بلاد تالب دریائی محیط فتح شد و ملک
 سنان الدین حبش که والی دیول سنده بود بخدمت درگاه شمس پیوست چون دل
 مبارک آن بادشاه از فتح آن بلاد فارغ شد رومی بدار الملک جلال دلی نهاد
 و این کاتب حروف خدمت درگاه اعلی آن بادشاه اهل المیان در روز اول که
 به نصیر الدین ایتم سه ماه سه بیت و هفتم ماه جمادی الاخری سه شهاب
 الدین حبش -

بیائی قلعه آنچه حبسها الله تعالی الشکر گاه نصب فرمود دریافت بود و منظور نظر مبارک
 او شده چون از پائی آن قلعه انصراف فرمود و موافقت چشم منصف آن بادشاه غازی
 بحضرت دلی اجلها الله آمده شد و در ماه رمضان سنه خمس و عشرين و ستمائة بحضرت
 اعلی و معلول بود درین وقت رسل دار الخلافه با تشریفات وافره سجد و ناگور رسید
 بودند و در روز دوشنبه بیست و دوم ماه ربیع الاول سنه ست و عشرين و
 ستمائة بحضرت رسیدند و شهر را آئین بستند این بادشاه و ملوک و فرزندان او طاب
 مرقدیم و دیگر ملوک و خدام و بندگان همه خلعت دار الخلافه سبزه شرف گشتند و بعد از
 چنان بزم و شادی در ماه جمادی الاولی سنه ست و عشرين و ست مائه خبر فوت
 ملک سعید ناصر الدین محمود پسرید - بلكا ملک خلجی در مالک لکهنوتی عصیان آورد و
 سلطان شمس الدین طاب ثراه لشکرهای هندوستان بطرف لکهنوتی برد و در شهر
 سنه سبع و عشرين و ست مائه آن طاعنی را بدست آورد و تحت لکهنوتی بملک علار
 الدین جانی داد علیه الرحمة و در شهر سنه تسع و عشرين و ست مائه عزیمت فتح
 حصار گالیور مصمم فرمود و چون بیائی آن قلعه سرایچه سلطنت او نصب شد میگوید
 لعین پسر بسیل لعین جنگ آغاز نهاد و مدت یازده ماه در پائی آن قلعه مقام کرد
 و کاتب این حروف از دلی در ماه شعبان همین سال دی بخد مت در گاه سلطنت آورد
 و آن دولت دریافت و این داعی را بر در سرایچه اعلی نوبت تذکیر فرمود و در
 هر هفته سه نوبت تذکیر معین شد و چون ماه رمضان درآمد هر روز تذکیر گفته آمد و
 تمام عشر ذی الحجه و تمام عشر محرم گفته آمد و در دیگر ماه با بمان سه نوبت نگذاشته
 (له ن) دوشنبه دوم ماه (له ن) بلكا (له ن) میگوید (له ن) سه میل - بلیل -

در حبس بیست سال بحضرت جلال دلی باز آمد و در

شد چنانچه نمود و پنج مجلس بود سرسپرده اعلیٰ عقد شد و در هر دو روز عید فطر و اضحیٰ دور
 برابر قلعه کالیور که جانب شمال آن طرف است داعی دولت را که منهاج سرراج است
 خطبه عید و نماز فرمود و به تشریف گرانمایه مشرف گردانید و در بند آن بداشت تا روز
 سه شنبه بیت و ششم ماه صفر سنه ثلثین و ست ماهه حصار فتح شد و میلگرد یولمین در
 شب از قلعه بیرون آمد و بگریخت و بقدر هشت صد کس را بر سرسپرده سیاست
 فرمود و بعد از آن امرار و اکابر را چون مجد الملک ضیاء الدین محمد حبیبی را امیر داد و
 پیدسالار رشید الدین علی علیه الرحمة را کو توالی فرمود و منهاج سرراج را که داعی این
 دولت است قضا و خطابت و امامت و احتساب و کل امور شرعی فرموده تشریف
 فائحه و انعامات و افزه ارزانی داشت حق تعالی دستگیری روح مطهر و قالب معطر
 آن پادشاه کریم غازی عالم پرور گرداناد و دوم ماه ربیع الآخر میس سال از پای قلعه
 مراجعت فرمود و بقدر یک فرسنگ از پای قلعه بطرف حضرت لشکرگاه کرد و
 نوبت سلطنت در آن تمام پنج شد و چون بجنرت باز آمد و در شهر سنه ثلثین
 و ست ماهه لشکرهای اسلام را بطرف بلاد مالوه برد و حصن و شهر بخیلسار را گرفت و
 بتحاکم که سی صد سال بود تا آن را عمارت می کردند و رفعت او بقدر صد و پنج گز بود
 خواب کرد و از آنجا بطرف اجین نگری رفت و بیت خانه هما کال دیو را خراب کرد
 و تمثال بیکراجیت که پادشاه اجین نگری بوده است و از عهد او تا بدین وقت یک
 هزار و سی صد و شانزده سال است و تواریخ هندوی از عهد وی می نویسند و چند
 (۸۵۰) شنبه (۸۵۰) ربیع الاول (۸۵۰) احدی (۸۵۰) بخیلسان بیلتان
 (۸۵۰) دولیت +

بسمه محض و شکر اسلام نماز عید فطر و اضحیٰ

تمثال دیگر از برج ریخته بودند با سنگ مهاکال بحضرت دہلی آورد و در شهر سده
ثلث و ثلثین وست مائے لشکر مائی ہندوستان بطرف بنیان برد و در آن منہرضعف
بر ذات مبارک او مستولی گشت و چون بسبب رحمت نفسانی از انجام رحمت کرد
روز چہار شنبہ چاشت گاہ غرہ ماہ شعبان با اختیار منجمان بحضرت دہلی کہ دارالملک جلالی بود
در عاری نشسته در آمد بعد از نوزده روز چون مرض او قوی شد در روز دوشنبہ بستم ماہ
شعبان ستمہ ثلث و ثلثین وست مائہ از دار فانی بسرای بقا نقل کرد و مدت ملک
او بیست و شش سال بود انار اللہ بر ما نہ - ملک تعالی سلطان اسلام ناصر الدنیا و
الدین محمود را کہ داشت آن سلطنت ست تا نہایت حد امکان و تحت سلطنت باقی
داراد آمین رب العالمین *

السلطان المعظم شمس الدنیا والدین ابوالمظفر الفتح ناصر امیر المؤمنین انار اللہ بر ما نہ قضاة

قاضی سعد الدین کروڑی - قاضی نصیر الدین کاسہ لیس - قاضی جلال الدین -
قاضی کبیر الدین قاضی لشکر *

ملوک و اقربائی او رحمہم اللہ
ملک فیروز شاہ الفتح شاہزادہ خوارزم - ملک جانی شاہزادہ ترکستان
سلطان بدیعیان بیانیہ (در تاریخ قرشتہ و بلاؤفی و طبقات کبری ملتان نوشتہ است) عمہ گردیزی

ملک قطب الدین ملک غور - ملک عزالدین محمد سالار حربی مهدی - ملک عزالدین حمزه عبدالجلیل - ملک عزالدین کبیر خان ایاز - ملک تاج الدین سنجر - ملک کنز الخان دولت شاه خلجی - ملک مکھنوتی ملک اختیارالدین محمد برادرزاده - ملک الامراء افتخار الدین امیرکوه - ملک عزالدین علی سیالکوٹی - ملک طغان - ملک شروان - ملک نصیرالدین میران شاه پسر محمد چاوس خلجی - ملک عزالدین بختیار - ملک نصیرالدین محمد بیدار - محمد کولان ترک نامری - ملک عزالدین طغرل بهائی - ملک الامراء سنقر ناطری - ملک ناصرالدین ایتمر - ملک ناصرالدین مادیی ملک غور - ملک ناصرالدین محمود علیہ الرحمۃ - سلطان رکن الدین فیروز شاه - سلطان غیاث الدین محمد شاه - سلطان ناصرالدین والدین محمود - سلطان ناصرالدین والدین - سلطان معزالدین والدین - سلطان قطب الدین محمد سلطان جلال الدین محمود - ملک بہار الدین محمد

این نامها فقط در یک نسخه بود بعینه نقل افتاد و در دیگر یک نسخه بعضی این نامها دیگرست آن هم بحیثیت نقل می شود -

ناصرالدین محمد روان شاه - محمد عارث - ملک نصیرالدین طغان مقطع بدژون - ملک عزالدین طغرل قطبی - ملک عزالدین بختیار غوری - ملک الامراء سنقر نامری - ملک نصیرالدین تیر بهائی ملک نصیرالدین تیر علی ملک اسم الدین غلبک - ملک عزالدین علی ناگوری - ملک فیروز شمس سالاری شانه زاده غورزم - ملک علاءالدین جانی شانه زاده ترکستان - ملک قطب الدین ملک غور و جبال ملک عزالدین - ملک عزالدین - ملک اختیارالدین حسین - ملک تاج الدین سنجر کنز الخان - ملک اختیارالدین ایلان شاه بلخ خلجی - ملک الامراء افتخارالدین امیرکوه - ملک رکن الدین حمزه عبدالجلیل - ملک بہار الدین نامری (دانی بر صغیر ۹۹)

وزراء

نظام الملک کمال الدین جنیدی

دار الملک او

حضرت دہلی

اعلام او

رایات میسر و عمل

رایات میمنہ سیاه

توقیع مبارک او

الکبیر یا اللہ

مدت ملک او

بیت و شش سال

فتوح

فتح بداون و بزمیت رائی مان - فتح جالیور و سندھ - فتح تاج الدین
و گرفتار شدن فتح دن سن بود - فتح حصار مندور - فتح لکھنؤئی کرت دیگر - فتح بہار -
فتح ملتان و اچہ - فتح درہنگہ - فتح حصار ٹھنگہ - فتح اجین نگری - فتح جاجنگہ -
فتح لاہور و امرائی مخالف - فتح تبرہندہ - فتح سرستی - فتح کھرام - فتح معاف
(بقیہ صفحہ) اسامی اولاد و - السلطان ناصر الدین - سلطان رضی الدین - سلطان معز

الدین بہرام شاہ - سلطان قطب الدین محمد - ملک بہلال الدین مسعود - ملک شہارہ
الدین محمد - سلطان علا الدین مسعود شاہ - سلطان ناصر الدین محمود سلطان غیاث الدین محمد شاہ سلطان
رکن الدین فیروز شاہ - سلطان ناصر الدین محمود شاہ *

ناصرالدین قباچه و نیریمیت اود - فتح لکهنوتی - فتح تربت - فتح بهیلسا - فتح بنار
 فتح خراج و صل - فتح سیوشان - فتح دیول - فتح قنوج - فتح گالیور - فتح الیسر -
 فتح نمند - فتح کوجاه و سیالکوٹ - فتح جمجر - فتح مالو .

الثانی الملک السعید ناصرالدین والین محمود بن السلطان نورالدین مرقدہ

ملک ناصرالدین محمود پسر بزرگ تر سلطان شمس الدین بود علیهما الرحمة و اوابادشا
 فرزانه و عالم و عاقل بود و در غایت جلالت و مبارزت و بذل و احسان و اول
 اقطاعی که سلطان اودا فرمود خطه لاهی بود و بعد از مدت در شهر رسته ثلث و عشرين
 ست مائے خطه اوده بدو مقوض شد و آن بادشاهزاده ددان دیار آرا پسندیده
 بسیار نمود و غزوات بسفت کرد و چنانچه دکن و برجولیت و شها مت در عرصه
 هند وستان منتشر گشت و بر توه (۲) تعیین را که صد و سبت و اندیز مسلمانان
 بردست و تیغ او شهادت یافته بودند بر انداخت و بدوزخ فرستاد و کفار
 متمردان که در اطراف زمین اوده بودند بر انداخت و جماعتی را متها و گردانید و
 از اوده عزیمت لکهنوتی کرد و لشکرهای هندوستان بفرمان اعلی نامزد او شدند
 و ملوک نامدار چنانچه بولان و ملک علل الدین جانی همه در خدمت او بطرف لکهنوتی رفتند
 و سلطان غیاث الدین عوض خلجی بر عزیمت دیار بنگ از لکهنوتی لشکر را برد
 بود و مرکز خالی گذاشته چون ملک سعید ناصرالدین بالشکر ببلان طرف رسید حصار
 لکهنوتی

تسکوت و شتر کمنوقی آوردیم شد چون خبر سلطان غیاث الدین عوض ظبی رسید از
موضع که بود روی به کمنوقی نهاد ملک ناصر الدین بالشکری پیش باز رفت و او را
منهزم گردانید و غیاث الدین را با جمله قریا و امرائی خلج و خزائن و پیلان بدست
آورد و غیاث الدین را بقتل رسانید و خزائن او و ضبط آورد و از آنجا تمامت
علماء و سادات و اهل خیر و اهل ملک دہلی و سایر قصبات را بوجہ تحف
و انعامات فرستاد و چون تشریفات دار الخلافہ بحضرت سلطان شمس الدین طاب
نہراہ رسید از آنجمله یک تشریف گران مایہ با چتر لعل بطرف کمنوقی فرستاد
ملک ناصر الدین علیہ الرحمۃ بدان چتر و تشریف و اکرام مشرف گشت و ہمگان را
از ملوک و اکابر ممالک ہند نظر بدو بود کہ وارث مملکت شمس او باشد فاما تقدیر آسمانی
بحکم الجبریدیدہ و اللہ بقدرہ بانڈیشہ خلق راست نیاید بعد از یک سال و نیم حجت
و صنعت نبات عزیز او راہ یافت و بر حجت حق تعالی پیوست رحمۃ اللہ علیہ چون
خبر وفات او بحضرت دہلی رسید جملہ خلایق بر قوت او مضطرب نمودند بقی تعالی
سلطان اسلام ناصر الدین محمود را چنانچہ وارث اسم و لقب او ستارث و
جملہ ملوک و سلاطین و دولت گرداناد بقی حقہ .

الثالث السلطان رکن الدین فیروز شاہ

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بادشاہ کریم و خوب منظر بود و حلم و مروت
یکمال داشت و در بذل و عطا حاتم ثانی بود و والدہ او خداوند جهان شاہ ترکان
کنیز ترک بود و ہمزہ جملہ جہمائی سلطان بود و آن ملکہ با صدقات و احسان و

خیرات در حق علما و سادات و زما و بسیار بود و سلطان رکن الدین در شهر سنه
 خمس و عشتیرین و ست ماهه اقطار عیلاون و چتر سبز پات و عین
 الملک حسین اشغری که وزیر ملک ناصر الدین قباچه بود درین وقت وزیر سلطان رکن
 الدین شد و چون سلطان شمس الدین از گالیعود و فتح آن قلعه و بلاد بحضرت باز آمد
 ملک لاهور که تخت گاه خسرو ملک بود و سلطان رکن الدین داد و چون سلطان
 در آخر لشکری از طرف آب سندھ و بنیان باز آمد رکن الدین را با خود بحضرت
 آمد و که خلق را نظر بروی بود چون او بعد از ملک ناصر الدین محمود و مستر پسران سلطان
 بود علیه الرحمه چون سلطان شمس الدین از تخت دنیا بملک آفرت خواص و بالتمام
 ملوک و اکابر مملکت سلطان رکن الدین به تخت مملکت نشست روز سه شنبه
 بیست و نهم شعبان سنه ثلث و ثلثین و ست ماهه تاج و تخت از فرو بهار او
 زیب و زینت گرفت همگان بجلوس او شادمان شدند و تشریفات پوشیدند چون
 ملوک از حضرت مراجعت کردند سلطان شمس الدین در خزائن بکشد و بمهرت مشغول شد
 و در بدل اموال بیت المال در غیر موضع افراط نمودن گرفت و از غایت حرص او
 بر عشرت و لهو کار ملک و مصالح دولت و انتظام امور سلطنت مختل ماند و والد
 او شاه ترکان در حل و عقد ملک تعزف نمودن گرفت و فرمان می داد و چون در حیات
 سلطان شمس الدین از دیگر حرم ها غیرت و رشک دیده بود بدان جماعت اهل
 حرم حضرت رسانید و بعضی را از ایشان بظلم و تعدی باطل و هلاک کرد
 و حاضر اهل مملکت از عهد ایشان غبار گرفت و باین حرکات پسر سلطان را که او را

(ملک) (الین) (شاه) در شب سه شنبه بیست و یکم شعبان -

قلب الدین لقب بود و بس شائسته هر دو چشم او را بفرمود تا میل کشیدند و بعد آن لقب
 رسانید و خالفت ملوک از اطراف بدین وسایل ظاهر شدن گرفت و ملک غیاث الدین
 محمود شاه بن سلطان که در سن کمتر از رکن الدین بود در او در خالفت نمود و خزان آن لکهنوتی
 را که بحضرت می آوردند تصرف کرد و بعضی از قبضات هندوستان را منسوب و تاراج
 کرد و ملک عز الدین محمد سالاری که مقطع بدلون بود عصیان ظاهر کرد و از طرف دیگر
 ملک عز الدین کبیر خان مقطع طمان و ملک سیف الدین کوچی مقطع هانسی و ملک علار
 الدین مقطع لوهور با هم جمع شدند و طریق خالفت و تمر و آفاذ نهادند سلطان رکن
 الدین بر عزیمت دفع ایشان از حضرت لشکر بیرون آرد و وزیر مملکت نظام
 الملک محمد جنیدی بهراس غمد و از کیلو کهری بطرف کول رفت و از اینجا باعر الدین
 محمد سالاری پیوست و هر دو بمملک جانی و کوچی پیوستند و سلطان رکن الدین بطرف
 کهرام لشکر برد و امرائی ترک و بندگان خاص که در خدمت قلب بودند شیعیه کردند
 و در حوالی منصور پور و ترائن تاراج الملک محمود دبیر و مشرف ممالک و بهار الملک
 حسین اشعری و کریم الدین زاهد و ضیاء الملک پسر نظام الملک جنیدی و نظام الدین
 شرفانی و خواجہ رشید الدین مالکانی و امیر فخر الدین و دیگر جماعت کارداران تا دیک
 را شهید کردند و در ربیع الاول سنه اربع و ثلثین و ست مائه در شهر سلطان رفنیه
 که دختر بزرگ تر سلطان بود با مادر سلطان رکن الدین مکار و حست آفاذ نهاد .
 سلطان رکن الدین بعز قدرت جانب دہلی بازگشت مادر رکن الدین قصد سلطان
 رفنیه کرد تا او را بگیرد و هلاک کند خلق شهر خروج کردند او قصر دولت خانه را حصار
 گرفت و مادر رکن الدین را بگرفت و رکن الدین چون بشهر کیلو کهری رسید فتنه در

شهر ظاهر شده بود و مادر رکن الدین گرفتار آمد و قلب و امراضی ترک همه و شهر آمدند و
 خدمت سلطان رضیه پوینند و سلطان رضیه را بیعت کردند و بر تخت نشاندند چون
 بر تخت بنشست قومی را زنده گان ترک و امرا بیکو کهری فرستاد و سلطان رکن الدین
 را بگریزند و بشهر آوردند و مقید کرده محبوس گردانیدند و بعد از آن جس بر حجت حق پیوست
 و این حادثه و قید روز یکشنبه نهم ماه ربیع الاول سنه اربع و ثلثین و ست ماه
 بود - مدت ملک او شش ماه و بیست و هشت روز بود سلطان رکن الدین علیه
 الرحمة در عطا و سخا حاتم ثانی بود و آنچه او کرد از بدل اموال و تشریفات و آفره و
 کثرت عطایا در هیچ عهد هیچ پادشاه نه کرد و قاطعت آن بود که میل یکی بطردن
 لهو و نشاط و طرب بود و در فساد و عشرت ایلاع تمام داشت و اکثر تشریفات و
 انعامات و سجاات مطربان و مسخرگان و مخندان بود و زیباشی او تاحدی بود که دست
 بر پشت پیل نشسته میان بازار شهری رانده و تنکه های زر سرخ می ریخت تا خلق
 بر می چیدند و نصیب می گرفتند و بر لوب و سوازی پیلان حرص تمام داشت و جمیع
 پیلانان را از دولت و احسان او نصیب تمام بود و در طبع و مزاج او ایلا هیچ آفریده
 نه بود و همین معنی سبب زوال ملک او شد که پادشاهان را همه معنی جمع باید تا رعیت
 آسوده ماند احسان باید تا حشمت آسوده ماند لهو و طرب و فحالت با ناهنسان
 و خیسسان موجب زوال ملک گردد و بحواله عنهم - سلطان ناصر الدین و الدین
 را در جهان نوری بقا باد آمین رب العالمین *

الرابع السلطان رضیۃ الدنیا والدین بنت السلطان نور اللہ مرقدہ

سلطان رضیۃ طاب مرقدہ بادشاہ بزرگ و عاقل و عادل و کریم و عالم نواز
و عدل گستر و رعیت پرور و لشکر کش بود ہمہ اوصاف گزیده کہ پادشاهان را باید
داشت اما چون از حساب مردان و خلقت نصیب نیافته بود این ہمہ صفات گزیده
چہ سوش کند رحمتہ اللہ علیہا در عہد پدید خود سلطان سعید طاب مرقدہ فرمان دہ بود
با عظمت بسیار بسبب آنکہ مادر او بزرگتر حرہائی اعلیٰ بود مقام او در قصر دولتخانہ
بود در گوشک فیروزی چون سلطان در ناصیہ او آثار دولت و شہامت می دید آگہ
و خیر بود و ستورہ بعد آنکہ از فتح کالیور مراجعت فرمود تاج الملک محمود دبیر
رحمہ اللہ کہ مشرف مملکت بود فرمان داد تا او را ولایت عہد بنوشت و ولی عہد سلطنت
کرد و در وقت پیشین این فرمان بندگان دولت کہ بحضرت سلطنت او قریبی داشتند
عرض داشت کہ فند کہ با وجود پسران بزرگ کہ سلطنت را شایانند و دختر را بادشاہ اسلام
ولی عہد می گردانند چہ حکمت است و نظر بادشاہ بر چہ معنی است این اشکال از خاطر
بنندگان رفع فرمائند کہ بندگان را این معنی لائق نمی نماید سلطان فرمود کہ پسران من
بعشرت جوانی مشغول باشند و بیچکدام تیمار مملکت ندارند و از ایشان ضبط این مالک
نیاید شما را بعد از فوت من معلوم کرد کہ ولایت عہد را بیچ یک از ولایق تر
نباشد و حال ہم بران جملہ بود کہ آن پادشاہ سعید وانا فرمودہ بود علیہ الرحمۃ چون

سلطان رضیه بخت نشست همه کارها بقانون اصل باز آمد اما وزیر مملکت نظم
الملک جنیدی علیه الرحمۃ موافقت نمود و ملک جانی و ملک کوچی و ملک کبیر خان و
ملک عزالدین محمد سالاری و نظام الملک از اطراف بر در شهر دلی جمع شدند و با سلطان
رضیه مخالفت آغاز نهادند و آن محاکمات بتطویل انجامید و درین وقت ملک
نصیر الدین تالشی معز می قطع اوده بود از آن طرف بالشکر خود بر عزیمت مرد
سلطان رضیه حکم فرمان روی بحضرت دلی نهاد چون از آب گنگ عبور کرد و ملوک
مخالف بر در شهر بودند مخافه او را استقبال کردند و بدست آوردند و بخوری بروی
غالب شد و او بر حمت حق تعالی پیوست توقف ملوک مخالف بر در شهر دلی ویر کشید
و چون دولت سلطان رضیه واقبال او روی به تناید داشت سلطان از شهر بیرون
آمد و بموضعی برب آب چون سراپده نصب فرمود و میان امرائی ترک که در وقت
رکاب سلطان بودند و میان ملوک مخالف بکرات مقاتله افتاد و باختر صلح شد - اما
بطریق حیل و لطائف تدبیر ملک عزالدین سالاری و ملک عزالدین کبیر خان ایاز
در خفیه بطرف سلطان شدند و شبی بر در سراپده جمع گشتند بران قرار که ملک جانی
و ملک کوچی و نظام الملک جنیدی را طلب کنند و مغالب و مقید گردانند تا فتنه
تسکین پذیرد - و آن ملوک را چون معلوم شد منہزم از لشکر گاه خود برفتند
سواران سلطان تعاقب نمودند ملک کوچی و برادرش فخر الدین بدست آمدند بعد از آن در
جس شهید شدند و ملک جانی بجد و دبا بل و در نکلان شهادت یافت سر او بحضرت
آوردند و نظام الملک جنیدی در کوه بیلا در رفت بعد از مدتی همانجا بر حمت حق پیوست
الحق (حضرت الدین) (سلطان) موضع بکوان (سلطان) که سریند سر منہم برادر زود فرشته سر منہم نوشتند

چون کار دولت سلطان رضیه منتظم شد وزارت بخواجه مهدب داد که نائب نظام الملک
بود و لقب او هم نظام الملک شد و نیابت لشکر ملک سیف الدین ایبک بهتواداد
و لقب او قلخان شد و ملک کبیر خان را اقطاع لومبور دادند و ملک آرازم گرفت
و دولت را بسطت ظاهر شد و از ممالک مکنوقی تا دیول همه ملوک و امراء انقیاد نمود
ناگاه ملک ایبک بهتو بر حمت حق تعالی پیوست نیابت بملک قطب الدین
حسن غوری دادند و او را نامزد حصار دکن تهن بود فرمود که بهند روان بعد از فوت سلطان
سید مدتی آن حصار و قلعه را محصر کرده بودند ملک قطب الدین لشکر را بدان طرف
برد و امرائی اسلام را از حصار بیرون آورد و حصار را ویران کرد و بجهنم باز آمد
و درین وقت ملک ختم سیمار الدین اتیکین امیر حاجب شد و امیر جمال الدین
یا قوت را که امیر آخر بود بخدمت سلطان قربتی افتاد چنانچه ملوک و امرائی ترک
را ازان قرب غیرت آمدن گرفت و چنان اتفاق افتاد که سلطان رضیه از لباس
عورات و پرده بیرون آمد و قبایست و کلاه نهاد و در میان خلق ظاهر شد و بر پشت
پیل در وقت بر نشستن همه خلق او را قاهر می دیدند و درین وقت لشکر را بطرف
گالیور نامزد فرمود و انعامات و افزه فرستاد و چون مجال مقاومت نبود داعی
دولت قاهره منهاج سراج در موافقت مجد الامراء ضیاء الدین ضمیمی که امیر داد
گالیور بود با دیگر معارف در غرة شعبان سنه خمس و ثلثین دست مائه از قلعه محروسه
گالیور بیرون آمد و بجهنم دلی پیوست و در ماه شعبان همین سال سلطان رضیه
مدرس ناصریه در جنم منظم با قضا می گالیور بدین داعی مغرض فرمود قبل الله منها
و در شهر سنه سبع و ثلثین دست مائه ملک عز الدین کبیر خان که مقلع لومبور بود مخالفت

آغاز نهاد و سلطان رضیه از دہلی لشکر بدان طرف برد و او را تعاقب نمود و با آخر صلح شد
و خدمت کرد و خطہ ملتان کہ ملک قراقش داشت بملاک عزالدین کبیر خان مقوض
گشت و سلطان رضیه روز پنجشنبہ نوزدہم ماہ شعبان سنہ سبع و ثلاثین دست
مانہ بحضرت باز آمد و ملک المتونیکہ کہ مقطع تبر سنبہ بود مخالفت آغاز نهاد و در سربزنی
از امرائی حضرت با او یار بودند سلطان رضیه روز چہارشنبہ نہم ماہ رمضان ہمین سال
از حضرت بالمشکہ ماٹی قلب روی بدفع فتنہ المتونیکہ بہ طرف تبر سنبہ چون بد
موضع رسید امرائی ترک خروج کردند امیر جمال الدین یا قوت حبشی را شہید کردند و
سلطان رضیہ را بگریختند و مقید کردند و قلعہ تبر سنبہ فرستادند و از حوادثی کہ در او
حد سلطان رضیہ افتاد بزرگتر آن بود کہ قرامطہ و ملاحدہ ہندوستان با غرائی شخصی
دہشتمند گونہ کہ او را نور ترک گفتندی از اطراف مالاک ہندوستان چون بگجرات و
ولایت سندھ و اطراف طار الملک دہلی و سواحل جون و گنگ در دہلی جمع شدند
دور ہر باہم جمعیت کردند و با غرائی آن نور ترک قصد اہل اسلام کردند و این نور ترک
تذکیر می گفت و او باش خلق بروی جمع می شد و علمائے اہل سنت و جماعت را ناہمی
می گفت و مرجی نام می کرد و خلق عوام را ببرداد و طوائف، علمائے مذہب ابوحنیفہ
و شافعی تحریض می نمود تا مینادی نہادند و تمامت طوائف ملاحدہ و قرامطہ و زججہ
ششم ماہ و جب سنہ اربع و ثلاثین دست مانہ بقدر یک ہزار مرد با سلاح و شمشیر
و سپر و تیر بدو فوج شدہ مسجد جامع حضرت دہلی درآمدند یک فوج بطرف حصار نور
بد مسجد جامع از طرف شمال درآمدند و فوج دوم از میان بانارہ نزلان بد مدینہ مغربی بہ
ظہن آنکہ این مسجد جامع است درآمدند و از بہر دو طرف تیغ در مسلمانان نہادند و خلق بسیاری

بعضی بر تیغ آن ملامده و بعضی بر پائی خلق شهید شدند چون نیز از میان خلق بواسطه آن فتنه
برآمد باندان حضرت چنانچه نصیر الدین ایتم بلارامی رحمه الله و امیر امام ناصر شاعر و دیگر مدون باصلاح از
اطراف در مسجد جامع سوار با سلاح تمام از جوشن دیگرستان و خود و نیزه و سپر مرتب در
آمدند و تیغ در ملامده و قرامطه گرفتند و مسلمانی که بر بالای مسجد جامع بودند سنگ
و خشت روان کردند و جسمه ملامده و قرامطه را بدوزخ فرستادند و آن فتنه
بیارامیه و الحمد علی نعمه الامان و عزه الایمان و چون سلطان رضیه را بمحروست
تبرهنده مجبوس کردند ملک التونیه او را عقد کرد و در جباله خود آورد و بطرف دهلی
شکر کشید تا کربت دیگر مملکت را ضبط کند ملک عزالدین محمد سالاری و ملک قش
از حضرت تغلق نموده بودند و نیز دیک ایشان رفته و سلطان معزالدین به تخت
نشسته بود و ختیار الدین ایتلکین امیر حاجب شهید شده و بدالدین سنقر
روی امیر حاجب گشته و در ماه ربیع الاول سنه ثمان و ثلاثین و ست ماه سلطان
معزالدین لشکر دهلی بدفع ایشان بیرون برد و سلطان رضیه و التونیه منهرم شدند
و چون بکلیتصل رسیدند لشکری که با ایشان بود همه تغلق نمودند سلطان رضیه و
التونیه بدست هندوان گرفتار شدند و پرو شهید گشتند و نهیمیت ایشان بدست
و چهارم ماه ربیع الاول بود و شهادت سلطان رضیه روز سه شنبه بدست و پنجم ماه
ربیع الآخر سنه ثمان و ثلاثین و ست ماه بود و مدت ملک او سه سال و شش روز
بود - حق تعالی بادشاه مسلمانان را تا قیام قیامت باقی داراد - آمین رب
العالمین *

الخامس معزالدين بهرام شاه

سلطان معزالدين بهرام شاه عليه الرحمة بادشاه قاهر بود و بني بابک و پسر دل و
خونخوار آما چند اوصاف گزیده و اخلاق پسندیده داشت و در قات خود سرنگین و
بنی تکلف بود و هرگز از حلی و حلل که آنین بادشاهان دنیا باشد یا خود داشتی و دیگر و
ساخت و علم باین زمینیت ما رغبت نه نمودی، چون سلطان رفیع البحر و سه قلعه
تبریزنده مقید کرد و امرا و ملوک با اتفاق مکتوبات بجنسرت و بی فرستادند و سلطان معز
الدين را روز دوشنبه بیعت و بیعت رمضان سنه سبع و ثلاثین دست مائه بر تخت
سلطنت نشاندند و چون ملوک و امرا و سایر چشم بشهر باز آمدند روز یکشنبه یازدهم
ماه شوال همین سال در دولت خانه بر سلطنت بیعت عام کردند بشرط نیابت اختیار
الدين انگین و در آن روز کاتب این حدود بعد از بیعت بوجه تهنیت سلطنت
و در فضل و دعا این قطعه عرض داشت *

زهی در شان تو منزل ز لوح آیات سلطانی
بین در رایت شاهی علامات جهان بینی
معزالدين والدینا نغیث الخلق جمیع
سلیمان سانت در فرماست هم النبی و هم جانی
اگر سلطانی نه بدست ارشاد و دود شمس
محمد الله ز فرزندان قوی التمش ثانی
چو دیدنت همه عالم که برحق وارث ملکی

دست را قبله که کردند هم قاضی و هم دانی
 چون منهای سراج این ست خلاق را و عاضی تو
 که یارب بر سریر ملک دولت جاودان مانی
 بهمدت راست چون نیزه چنان گردد هم علم
 که جز در طره پرچم نه بیند کس پریشانی

چون ختیارالدین ایتلکین ناگزیده حکم نیابت تمامت امور مملکت و ضبط
 آورد و محل و عقد ممالک بموافقت وزیر نظام الملک مهذب الدین محمد عوض مستوفی
 و تصرف آورد چون مدت یک دو ماه برآمد این معنی برخاطر سلطان معزالدین گران
 می آمد و همشیره سلطان که در حکم قاضی نصیرالدین بوده و قطع افتاده در حکم خود آورده
 و نوبت سه گانه و یک زنجیر پیل بر در سرائی خود نصب کرده و در ذوق گاه و لغاذا مرا
 او بداشت تا محرم سنه ثمان و ثلاثین و ست ماهه ناگاه روز دوشنبه هشتم ماه محرم
 در قصر سپید بام سلطان تذکیری بود و بعد از تذکیر سلطان معزالدین دو نفر ترک
 مست را برسم فدائی از بالائی قصر فرو فرستاد تا از پیشگاه صفه بار قصر سپید ختیار
 الدین ایتلکین را بر خیم کار دشمنید کردند و وزیر نظام الملک مهذب الدین را بر
 پهلوی و زخم زدند اما چون اجل او نیامده بود از پیش ایشان بیرون شد و ملک
 بدرالدین سنقر امیر حاجب شد و امور ممالک و ضبط آورد و چون رضیه و القونیه از
 تبریز به عزمیت دلی گردان اندیشه باز نخواهند و منهرم گشت و سلطان رضیه
 القونیه بر دست همدان شهادت یافتند چنانچه پیش ازین تحریر یافته است کار
 (سلطان) حکم پسر قاضی -

بدرالدین سنقر طراوت کلی گرفت و هم بسبب آنچه در نفاذ او امر خود و ضبط مصالح
ملکی بی اجازت سلطان عالی بود و بر وزیر نظام الملک مهذب الدین تفوق حی
و فرمان می داد و وزیر در سر مزاج سلطان را بر بدرالدین سنقر متغیری گردانید چنانچه
مزاج سلطان با او لغات پذیرفت بدرالدین سنقر چون این معنی دریافت از
سلطان قائل شد می خواست تا سلطان را به وجبی دفع کند و یکی از برادران سلطان
را بخت نشاند روز دوشنبه هفدهم ماه صفر منته تسع و ثلاثین دست مائه در شاق
صدر الملک تاج الدین علی موسوی که مشرف مالک بود بدرالدین سنقر جماعت صدر
و اکابر حضرت را جمع کرد و چنانچه قاضی مالک جلال الدین کاشانی و قاضی کبیر الدین
و شیخ محمد شامی و دیگران را چون جمع شدند و در کار انقلاب ملک تدبیری کردند و
صدر الملک را بنزد وزیر نظام الملک مهذب الدین فرستادند تا حاضر شود و با تقاضا
او کار کلی با خبر رسانند یکی از مقربان و معتمدان سلطان بنزد یک وزیر بود که صدر الملک
بو شاق وزیر آمد و حدیث آمدن صدر الملک چون وزیر شنید آن معتمد سلطان را در
موضع که سخن ایشان بشنیدی مخفی گردانید تا صدر الملک و مادر و حدیث تغییر سلطنت
داشتند عا به مهذب وزیر باز گفت خواجیه جواب داد که شما را باز باید گشت تا من تجدید
و ضو کنم و در عقب بخدمت اکابر شتایم چون صدر الملک مراجعت نمود و معتمد
سلطان را بیرون آورد و گفت آنچه صدر الملک گفت شنیدی زود برو و بخدمت
سلطان عرض دار و بگو که صواب آن است که سلطان را سوار باید شد و بر سر آن جمعیت
باید آمد تا ایشان متفرق شوند چون این معتمد بخدمت سلطان آمد و عرض داشت
سلطان در حال سوار شد و آن جمعیت پریشان گشت و بدرالدین سنقر بخدمت سلطان

پیوست و سلطان بازگشت و در بارگاه بارخاد و بندالدین منقر را همان مساعدت نمود
شد تا بطرف بداون رود و آن خطه اقطاع او باشد و قاضی جلال الدین کاشانی از قضا
موزول گشت و قاضی کبیر الدین و شیخ محمد شامی خائف شدند و از شهر برقیه و
بعد از آن بندالدین منقر مدت چهار ماه باز آمد بحضرت چون مزاج سلطان با او تنفر
بود او را محبوس فرمود تا جلال الدین موسوی را مقید کرد و هر دو را شهید کرد و این حادثه
سبب تنفر احوال امر گشت از سلطان همگان خائف گشتند و هیچ یک را سلطان
بیش اعتماد نماند وزیر نیز انتقام آنچه زخم خورده بود می خواست تا جلال امر و ملوک و
اتراک با سلطان خرد و چکنند سلطان را از امر و اتراک می ترسانید تا حاجت این
معنی سرایت کرد و سبب عزل سلطان و خروج خلق شد و از حوادثی که در عهد معز
الدین افتاد و مآثره شهر لاهور بود که لشکر کفار منغل از طرف خراسان و غزنین بهائی
شهر لاهور آمدند مدتی جنگ کردند و منقطع لاهور ملک تراقش بود و او در ذات
خود پس مبارز و جلدو پر دل بود اما اهل لاهور چنانچه بشرط موافقت باشد بجای
نیا دروند و در پاس شب و جنگ تقصیر کردند چون آن مزاج ملک تراقش را معلوم
شد و روشن گشت شب برنشست و با حشم خود از شهر بیرون آمد و بر سمت حضرت
دهلی روان شد کفار او را تعاقب نمودند حق تعالی او را نگهداشت و سلامت از آن میان
بیرون آمد چون در شهر فرزان ده نمانده بود - روز دوشنبه شانزدهم ماه جمادی الاخری
سنه تسع و ثلاثین دست مایه کفار منغل بر آن شهر دست یافتند و مسلمانان را شهید کردند
و اتباع ایشان را اسیر کردند و چون خبر مایه این حادثه بحضرت دهلی رسید سلطان معز
الدین خلق شهر دهلی را در قصر سپید جمع کرد و این داعی را که کاتب این سطور است فرمان

تذکیر می داد تا خلق را با سلطان معیت داده آمد در ویشی ترکمان بود ایوب تام مردی بی ادب
و کلیم پش بدتی در قصر عرض سلطان با عکاف نشسته و از آنجا اورد بخدمت سلطان
معزالدین تعزب افتاد و سلطان را بدو اراوتی پیدا شد و آن در ویشی و کارهای ملکی
شروع کرد و گرفت و پیش ازین در قضیه مهر پوره بود و از قاضی شمس الدین مهر گرفت
گفته درین وقت چون سخن او نزدیک سلطان معتبر شد سعی نمود تا قاضی شمس الدین
مهر را در پای پیل انداختند چون این حادثه ظاهر شد خلق از سلطان کفری خائف شدند
و سلطان بجهت دفع کفار مغل که بدر شهر لومپور بودند ملک قطب الدین حسین را با
وزیر و امار و ملوک و لشکر با بد نظرت نامزد فرمود تا سرحد را محافظت کنند و
درین وقت سلطان معزالدین علیه الرحمة قضای حضرت و کل مالک روز شنبه دهم
ماه جمادی الاولی سنه تسع و ثلثین و ست مائه بدین داعی معوض فرمود و تشریف و
عواطف فراوان بارزانی داشت و بعد از آن لشکر نامزد کرد چون در انتقام سلطان
لشکر طلب آب بیا جمع شد خواجه مذهب الدین نظام الملک در انتقام سلطان بود
تا بطریق امداد از تخت بیرون کند از لشکر گاه نزدیک سلطان عروحه داشتی بنو
نه خفیه که این امار و اتراک هرگز متعاد نخواهند شد صواب آنست که مثالی از حضرت
نافذ شود تا من و قطب الدین حسین جمله امار و اتراک را هلاک کنیم بطریق که دست به
تا ملک صفائی شود چون آن عزم داشت بخدمت سلطان رسید از راه عجلت و
کودکی مدین فرمان اندیشه و تدبیری نکرد و بفرمود تا بدین منوال مثالی بنویشتند و
بفرستادند تا چون مثال به لشکر گاه رسید حسین آن مثال را با امار و اتراک نمود که با دشمن
در حق شما ازین بابت فرمان می نویسد حجاز از سلطان برگشتند و باشارت خلاجه مذهب

بر اخراج و عزل سلطان بعیت کردند چون خبر مخالفت آن امر و لشکر بخت سید
شیخ الاسلام حضرت سید قطب الدین بود سلطان او را بجهت تسکین آن فتنه
به نزدیک ملوک فرستاد و او اسخار رفت و در اثارت آن فتنه بمالعت نمود و باز
گشت و لشکر و عقب او بد شهر آمد و جنگ قائم شد داعی دولت منهاج مزاج
و ائمه کبار شهر در سلاح و تسکین آن فتنه بسیار جاد و جهد نمودند هیچ وجه قرار
نگرفت. و آمدن لشکر ماه در شهر دلی روز شنبه نوزدهم ماه شعبان سنه تسع و ثلاثین
و ستائمه بود تا ماه ذی القعدة این جنگ حصار بداشت و از طرفین خلق بسیار
هلاک شدند و حوالی شهر همه خراب گشت و سبب تظویل آن فتنه آن بود که مدد حضرت
سلطان مهتر فراموش کرد او را فخر الدین مبارک شاه فرخی گفتندی قریب یافته بود و وزیر مزاج
سلطان مستولی شده و هر چه با سلطان گفتی سلطان همان کردی و این فراموش هیچ وجه
بصلح رضامیدادی. روز آدینه هفتم ماه ذی القعدة جماعت سفه را متعلقان خواجه
مهدب سه هزار حیتیل بلادند و بعضی از انانای جنس داعی عفا الله عنهم اغرا کردند و مسجد
جامع بعد نماز خروج کردند و بد داعی کشیدند و بعضی آفریدگار تعالی این داعی کار
و عصائی داشت بکشید و چند نفر غلام با سلاح با این داعی بودند از میان غوغا بیرون
آمده شد آن امرای اتاک حصار بگرفتند. و دیگر روز شنبه هفتم ماه ذی القعدة سنه
تسع و ثلاثین شهر تمام در ضبط آوردند و سلطان را متعبد کردند مبارک شاه فراموش را
که در هیچ فتنه می کشید مثله کردند و شهید گردانیدند. و در شب شنبه نهم ماه مذکور
سلطان معز الدین میرام شاه شهید شد. طیب الله رزاه. مدت ملک او دو سال و
یک ماه و نیم بود و الله الباقی.

السادس السلطان علاء الدین مسعود شاه بن فیروز شاه

سلطان علاء الدین مسعود شاه پسر سلطان رکن الدین فیروز شاه بود بادشاه بنافه کریم و نیکو خلق بود و بهمه اوصاف حمیده موصوف روزه شنبه ششم ماه ذی القعدة سنه تسع و ثلاثین دست مانه بود که شهر و ملی از دست معز الدین بیرون شد و ملوک و امرا با اتفاق هر سه بادشاه تراده سلطان ناصر الدین و ملک جلال الدین و سلطان علاء الدین را از حبس بیرون آوردند و از قصر سیدی به قصر فیروز دولت خانه بودند و بر سلطنت علاء الدین اتفاق کردند بعد از آنکه ملک عز الدین بلبن در دولتخانه تخت نشسته بود بیرون قصر نادبی باسم فرماندهی او یک کمرت در شهر طواف کرده بود در آن معنی اتفاق یافتند سلطان علاء الدین را بر تخت بنشانند و خلق را بیعت عام دادند و ملک قطب الدین حسین خوری نائب ملک شد و نظام الملک مہذب وزیر شد و ملک قراش امیر حاجب شد و بلاد ناگوره منصفه و اجیسو ملک عز الدین بلبن مغرض گشت و خطه بیاون بملکت تاج الدین سنجر خلق دادند و کاتب حروف چهارم روز از فتح و ملی از قضا استعفا طلبید و مدت بیست و شش روز قضا مهمل بود تا چهارم ماه ذی الحجه قضا بقا منی هما الدین محمد شقور قانی حال شد و نظام الملک مہذب الدین بر ملک استیلا تمام یافت کول بوجہ اقطاع فرد گرفت و پیش از آن پیل و نوبت بر در سراجی خود قائم کرده بود و جمله کارها از دست امرائی ترک بیرون برده تا خاطر امرای ترک از وی غبار تمام گرفت و امرا با اتفاق یک دیگر در لشکرگاه پیش شهر بصرای حوض را نی روز چهارشنبه

(سنه ۶۸۰) سقوط قانی (سنه ۶۸۱) رابی ۶

دوم جمادی الاولی سنه اربعین دست مائه اورا شمشیر کردند و این کاتب را عزیمت
 سفر لکهنوتی درین وقت معمم شد. روز جمعه نهم ماه رجب سنه اربعین از دلی قتل
 کرده و در خطبه بدولت تاج الدین قتل و مد او ده قمر الدین قیران الطاف وافر نمودند
 حق تعالی هر دو را غرق غفران گرداناد و درین وقت طغان خان عزالدین طغرل ملک
 لکهنوتی بالشکر و کشتیهما بحدود کوه آمد کاتبیاز دود بدو پیوست و با او به لکهنوتی رفته
 شد. و روز یکشنبه هفتم ماه ذی الحجه سنه اربعین دست مائه بخطبه لکهنوتی رسید و فرزند
 و اتباع همه در او دود بگذاشت و بعد از آن از لکهنوتی مخممان فرستاده آمدند و اتباع را قتل
 کرده شد و از طغان خان لطیف وافر و انعام بے شمار بدین داعی رسید لقبل الله عز و جل
 دو سال در آن بلا و مقام افتاد و درین دو سال سلطان علاء الدین را در اطراف ممالک فتوح
 بسیار بود و وزارت بعد از شهادت خواجہ معظم هندی بعد از الملک نجم الدین ابو بکر رسید
 و امیر حاجی دای الملک بالغ خان معظم خلد الله دولته تقوی گشت و اقطار هالنسی معتین شد
 و درین مدت خراج بجهت کرد و از هر طرف و عز الدین طغان خان چون از کوه بجهت لکهنوتی
 مراجعت کرد و شرف الملک اشعری را بحضرت سلطان علاء الدین فرستاد و از حضرت
 قاضی جلال الدین کاشانی که قاضی اود بود دین عهد با تشریف و خیر لعل نام و لکهنوتی
 شد. روز یکشنبه یازدهم ماه ربیع الآخر سنه احدی و اربعین دست مائه جماعت رسل
 لکهنوتی رسید ملک طغان خان بدان تشریف شرف گشت و درین وقت از اتفاقات
 خوب که دولت علاء الدین را افتاد آن بود که با اتفاق ملوک و امرای حضرت سید و علم خود
 با اطلاق فرمود و روز عید ضحی بیرون آمد و ملک جلال الدین را خطه قونج داد و سلطان

ناصرالدین را خطبه بهر پنج مقوض فرمود و چنانچه ایشان هر یک در آن بلاد از غزوات
بسنت و عمارت رعیت آثار پسندیده بسیار نمودند و در شوال سنه اثنی و العین
وست ماه کنگره جاجنگر در کهنوقی آمدند و در غره ذی القعدة تمر خان قیران با حشم
و امرای بفرمان سلطان علاءالدین به کهنوقی رسید و میان امده و طغان خان و حشمت ظاهر
شد. و چهارشنبه سوم ماه ذی القعدة همین سال صلح افتاد و کهنوقی بملک قیران تسلیم
شد و طغان خان عزیمت حضرت ولی معصوم کرد. و این داعی راه را در موافقت او روز
دوشنبه چهاردهم ماه صفر سنه ثلث و العین وست ماه هجرت و وصل بود و خدمت درگاه
اعلیٰ میسر گذشت روز پنجشنبه هفدهم ماه صفر به تربیت الفخ خان مخم مدرسه ناصریه
با توفیق اوقاف آن و قضای گالیوار و تذکیرات مسجد جامع جمله برین داعی برقرار بقیم
مقرر شد و این داعی را اسپ و ستام تشرفی فرمود که بیج از انبای جنس مثل آن نیاید
بود قبل الشد منهم. و در ماه رجب از طرف بالا خبر شد که کفار مغل رسید که بطرف آنچه
آمده اند و سران جماعت منکوتة لعین بود سلطان علاءالدین به عزیمت و رفع لشکر
مغل لشکر داعی اسلام از اطراف جمع کرد و چون به کناره آب بیا رسید کفار را و داعی
آنچه برخاستند و آنی فتح بود آمد و کاتب حدود و خدمت درگاه بود و در آن سفر خطبه
مغلا و دارباب بصیرت اتفاق کردند که مثل آن لشکر و جمعیت در سالهای گذشته
بیچس نشان نداد چون خبر کثرت لشکر اسلام و استعداد و بلش کفار رسید منظم
بطرف خراسان باز رفتند و در آن لشکری جماعت ناکسان و خضیه خدمت سلطان
علاءالدین راه یافته بودند چنانچه او را در حرکات و سخنان نامحمود باعث و محررضی

بودند چنانچه قتل و غارت ملک و طبیعت او جای یافت و بدان عزم معتمی بود جمله طبیعت
 ستوده اواز سنین پسندید بگشت و بطرف لهور و عشرت و شکار با فراط میل کرد تا
 حدی که فساد بملک سرایت کرد و آن گرفت و مصالح مملکت محل می ماند و ملک و طرا
 اتفاق کردند که در خدمت سلطان ناصرالدین قلی شاه ملکه و سلطان و خزینه کتوبات ارسال
 کردند و وصول رکاب همایون التماس نمود چنانچه بعد ازین به تفریه انجامد افشارانند
 قتالی - روز یکشنبه بیت و سیم ماه محرم سنه اربع و اربعین دست نامه سلطان ملار
 الدین مجبوس شد و همدران محسن بر حمت حق تعالی پیوست - و مدت ملک او چهار سال
 و یک ماه بود - حق تعالی بادشاه را بر تخت بادشاهی سالهای بسیار باقی و پائنده داد
 آمین رب العالمین *

السابع السلطان المعظم ناصر الدین والدین محمود بن السلطان

سلطان معظم ناصر الدین والدین محمود بن السلطان قسیم امیر المؤمنین را ولادت بعد
 از نقل ملک ناصر الدین والدین محمود طاب ثراه بود بدرا خلافت سلطان محمد شمس الدین و
 همین نورالدین قدس آن بادشاه را که در سلطنت باقی با بلق و نام پسر بهتر مخصوص
 گردانیده و والدۀ او را بقصر قصبه لونی فرستاده تا آنجا در حجر و دولت و سلطان
 سلطنت پرورش داده بجهاد الله که دایه آفریدگار امداد چنان پرورده که همه اوصاف حمیده
 موصوف آمد و از پستان غنای شیر رحایت چنان یافت که همه احوال و افعالش
 موجب بقای مملکت و بهائی سلطنت شد هر معنی که سلاطین ناظر را در کبر سخی و بهنجاری

(سنه) یک ماه و یک روز بوده - (سنه) حق - بولی *

و حاکمیت ایام گذشته بود جمله معانی بلکه ضعاف آن در عصر سیمایون و عرضه میهن آن
 شاه جلین بخت کیوان تخت مشتری بهجت مرتفع بهیت غور شید طلعت زهره صبا
 عطارد فطنت ماه هایت در آوان جوانی و صبح زندگانی در برج مضمر آمد و در سکون و وقار
 و ثبات بوقییس و حری و در بل و احسان رشک بحر عمان گشت و شعله بارگاه اعلی بود
 لازال اعلی بمراتب مزید هر یک از افاضل مملکت و مائیل سلطنت و دعای و ثنائی آمد
 و شمه از ان رواج در ملک نظریه و تحریک شیده آمد و این ضعیف که داعی آن با گاه جل
 و قیام اقبال است چند نظم و شعر بوقت عرضه رسانیده است و از جمله اشعار و صفحه یکی
 برسم قصیده و دوم برسم قطعه طبعه درین مخالفت ثبت کرده شده تا چون در نظر ناظرین گذر
 یابد و در دعای دولت این بادشاه افزاید - لمنهاج السراج المصلح الله شانه +

آن شهنشاهی که حاتم بذل درستم کوشش است
 ناصر دنیا و دین محمود بن التمشش است
 آن جهاندار کی که سقف چرخ از ایران او
 در علو مرتبت گوئی فرو دین پریشش است
 فرق فرقه سادوست و دست و پائی دولتش
 فر تاج ست و نگین و زیب تخت و بالمش است
 سکه را ز انقاب میمونش چه انداز است فخر
 خطبه را ز اسم همایونش چه مایه نازش است

المه ن غمان گشت و عه حواء

المه ن خویار شین فخر +

راحت و لهاست روح عهد او بار روح خلق
 بندگی و دمانش زانکه در آسمینش است
 چاکر ایوان او هر جا که تیک و تازکی
 بنده فرمان او هر جا که هند و گبرش است
 مارت ملک حق دیدش ز سلطان شمس الدین
 هر که ز انصاف در چشم بصیرت بنیش است
 دولتش قناد را در هر زمان صد شومست
 دولتش اجباب را در هر مکان صد ریش است
 گرچه شکفتش گل دولت ولی از مسدیدی
 چون نهال است او که بارخ ملک را نهد بالمش است
 تیغ ز کارش چلی شنگوف ریز آمد مطیع
 شاخ و برگ نقش عمر دشمنان در ریشش است
 از نهیب زخم گزند گاو سارش بین که چون
 را کب شیر فلک در لرزه و در تابشش است
 تا فواجی بزم مکش راست شد زیر اوفتاد
 هاساند ز چنگ غم چون زیر زان و دمانش است
 کاه گشت از انقلاب جود باد ایمن چه کوه
 و دپناه عهد عدلش چنانکه هر آرمش است

ای شهنشاهی که ذیلِ عفو و دستِ بزرگ تو
 محرم و محتاج را هم پوشش و هم پاشش است
 بیت سال است تا که منهاج سده رخ خسته را
 در دعا گوئی این حضرت خازن پاشش است
 از برای نصرت و تائید شاه و بند کمانش
 در وفا و در کوشش است دعا در خواش است
 محورِ چرخ جلالت باد خاک در گهمت
 تا که خاک و چرخ در آرایش و در جنبش است
 گردش اهل زمین بر وفقِ فرمان تو باد
 تا بر و بر آسمان گرد زمین در گردش است

ایضا المنهاج استراج

شاه را چون نام خویش عاقبت محسود باد
 نصرت و تائید حق با عزم او مشدود باد
 دوستان را زی بقا و دشمنان را زی فنا
 نفع و ضرر در جنبش و در کوشش موجود باد
 در جهان باب امان از عدل او مفتوح باد
 باب بیدادی بر عهدش معلق و مسدود باد

چون مسودش شد بطالع از فلک مغویس و رد
 طالع او در پناه ایزدی مسعود باد
 سفره ملک جهان را دوده او شمع بس
 چهره اصائی او در دید ما چون دود باد
 اهل ایمان را ز چتر و رانتش امن و امان است
 سایه بان دین حقند ظل شان ممد باد
 مقصدش بر فتنه حق چون تکیه گاه دارد مدام
 بی توقف شاه را حاصل همه مقصود باد
 خاتم سترش چون نقش عدل و احسان یافته است
 شاهد بخت جوان بر تاج او مشهور باد
 دوش بر دست حسد مبارک آمدست
 ملک محمودی به میوه فی ستم زود باد
 داعی این سلطنت منراج را ورد این دعا
 تا که باد و خاک و آب آتش است مود و باد

حق تعالی بادشاه وقت سایه یزدان سلطان السلاطین ظل الله فی
 العالمین ناصر الدین و والدین علماء الاسلام و المسلمین ملاذ الملوک و السلاطین ابو
 المنظر محمود بن السلطان را بر تخت بادشاهی و سریر امام و نوابی سالهای
 ناستنای باقی و پائنده و اولاد آئین حق محمد و آل محمدین

السلطان المعظم ناصر الدنيا والدين محمود بن السلطان بمين خليفة الله ناصر امير المؤمنين

ملوك واقربائى او

ملك ركن الدين فيروز شاه - ملك شهاب الدين محمد و شاه - ملك تلج الدين

ملك معز الدين بهرام شاه -

الملك الكبير المعظم تيمور الدين الحسين بن علي الغوري - الملك الكبير عز الدين طغرى

طغان خان ملك كهنوتى - الملك الكبير عز الدين محمد رالادى همدى - الملك الكبير تيمور

خان قيران ملك اوده وكهنوتى - الملك الكبير والش خان ملك لومبور - الملك الكبير

الخان المعظم بهار الحق والدين بلبن الخوان - الملك الكبير سيف الدين ايبك مبارك

باربك كشيخان - الملك الكبير تاج الدين بنجر ملك اوده الملك الكبير تاج الدين

بنجر شير خان ملك اوده - الملك الكبير جلال الدين خلج خان ملك خافى ملك كهنوتى

وكره - الملك نهره الدين شير خان ملك الهند والهند - الملك الكبير بنجر خان

ايبك خطاى ملك كهرام - ملك ختيا والدين دو خان تيمور - الملك الكبير نهره الدين

ارسلان خان بنجر حيت - الملك الكبير سيف الدين بلخان سافى - الملك الكبير

تيمور خان بنقر عجمى ملك كهرام - الملك الكبير نصير الدين محمد طغرى الب خان رحيم

الله

اعلام و ریایات او

لعل میسر

سیاه میمنه

توقیع او

الکبریا لله

مدت ملک او

بسیست و دو سال بود

آنچه حق تعالی از اوصاف اولیا و اخلاق انبیاء در ذات معظم بادشاه و بادشاهانیز
و ولایت نهاده است و در عنصر مسمویش تعبیه کرده از تقوی و دیانت و زهد و عبادت و تقی
و شفقت و مرحمت و احسان و عدالت و انعام و مکرمات و حیاء و وفا و ثبات و وقار و
صیام و قیام و تلاوت کلام و سخاوت و کم آزاری و انصاف و بردباری و محبت علماء
و علم و مودت مشایخ و حلم و بادگیر معافی گزیده و آثار پسندیده که از لوازم سلطنت و
مواجب ملک است باشد از قوت و شوکت و رجولیت و صرامت و شدت و شهامت
و عدل و احسان و بذل و امتنان با اتفاق اهل عصر در ذات مسیح بادشاه از سلاطین ایام
ماضیه و ملوک قرون سالغه نواله الله مرافقه هم جمع بنوده طهارت ذیل و صفت ظاهر و باطن
آن سلطان بن سلطان اعلی الله شأنه و عظم برمانه چندان است که در تحریر و تقریر نیاید
ملک تعالی در تخت جهانداریش باقی و پائنده دارد بدانکه جلوس این سلطان بن
سلطان خلد الله ملک و سلطانه بر تخت سلطنت در اوایل شهر سنه اربع و اربعین و
ست ماه بود و تا هشتکام این تاریخ پانزده سال باشد هر سال را از آن مفصل کرده شد تا
بفهم و خاطر سماع نزدیک تر بود والله اعلم بالصواب

السنة الاولى سنة اربع والعين وست مائة

سلطان معظم ناصر الدنيا والدين بطالع سعد ونجته سيمون ووقت همايون و
دولت روزافزون روزيكشنبه ببيت وسوم ماه محرم سنة اربع والعين وست مائة
و حضرت دلي بقصر سبز نخت سلطنت بنشست و ملوك و امرا و صدور و كبر و امادات
و علما بنجست بارگاه اعلى استا فقه و تقبيل دست بوس مبارك اين شهنشاہ مبارك
قدم دريا فقه و همگان هر يكى لائق حال خود بوجہ مبارك باد جلوس خدمتى گفتند و روز
سه شنبه ببيت و پنجم مہين ماه در قصر دولت خانه و بارگاه و كوشك فيروزي بارعام فرمود
همه خلق بسلطنت و امتثال او امر آن بادشاہ كريم گزيده سیرت ملك صودت بجيت
عام كردند و همگان به بتجديد اين سلطنت مستبشگر گشتند و اطراف ممالك هندوستان
بدین حمد بالانصاف سرور شدند و اين دولت كه تا نهايت حد امكان باقى باد چون
سلطان ناصر الدنيا والدين از دلي بر سمت بهرايج بقدم مبارك حركت فرموده و والده
او ملكه جهان جلال الدنيا والدين دام ملكها در موافقت او برفت و دران بلاد و جبال
غزوات بسيار كرد و ولايت بهرايج بمقدم مبارك او عمارت تمام پذيرفت و چون
بیت دولت او در اطراف هندوستان بسبب آن غزوات و عمارت منتشر گشت
و ملوك و امراي دولت چون از سلطان علارالدين خالف گشتند در خفيه بنجست او
عرضداشتي ارسال كردند و نهفت مبارك او برست و اما ملك جلال التماس نمودند
ملكه جهان والده او بتدبير صواب ظاهر خلق را چنان نمود كه بجهت تدلوی و معايجت عارضه
بحضرت دلي رود و سلطان را در هند نشاند و با خود و مبالغه و پاكيك و سوار از

به راجع برسمت دلی روان شد و چون شب می شد روی مبارک سلطان را بنقاب مستور
 میگردد و اندیند و سوار می گردند و بسبیل عجلت هر چه تمامتر بمدت قریب بدلی آمدند -
 چنانچه از وصول موکب همایون این بادشاه مبارک عند اسیرج آفریده را خبر نشد تا روزی
 که بر تخت نشست نخله الله سلطانه - چون سر سلطنت بذات او فرو بهاد و زیب
 و زینت گرفت در ماه رجب سنه اربع و اربعین دست مائت ریاست همایون را حرکت
 داد و لشکر بر عزیمت لب آب سنده و ملتان و قلع کفار چین بیرون آمد و در قلات
 حرکت فرمود - روز یکشنبه غره ماه ذی القعدة سنه اربع و اربعین بر لب آب
 بود و عبور کرد و لشکر اسلام را بنهب کوه جود و اطراف نهند فرمان داد و النعمان اعظم
 خلعت سلطنته در تربیت امیر حاجی بود بر سر آن چشم نازد شد و سلطان بانبه و قیلان بر
 لب آب سوره مقام فرمود و النعمان اعظم آن لشکر ببرد و بفضل و نصرت آفریدگار
 کوه جود را نهب کرد و جهلم و کوه کهران و کفار ستروان را بمالغ بد و زرخ فرستاد و
 تالب آب سنده برانده و آن اطراف نهب کرد و ازا نجا مراجعت نمود بسبب
 تنگی علونه و ما یحتاج لشکر و چون با چنان فتی و اسم بزرگی بخدمت بارگاه
 اعلی پیوست از لب آب سوره روز پنجشنبه پنجم ذی القعدة همین سال
 ریاست همایون برسمت دارالملک جلال دلی عطف کرد و وعید اضلعی را بکوه جالند
 نماز گذارده شد و ازا نجا منزل بمنزل بحضرت وصول بود و درین روز داعی دولت
 منهاج سراج را که کاتب این سطور است تشریف جبه و دستار واسپ و رخت
 و ستام بادشاهانه فرمود تقبل الله منهم +

السنة الثانية سنة خمس والعين وست مائة

بدر پنجشنبه دوم ماه محرم سنه خمس والعين وست مائة بدارالملک دہلی
 وصول بود و مدت شش ماه بسبب کثرت امطار و هجوم لشکال در حضرت مقام
 فرمود و در ماه جمادی الاخری همین سال بشکرگاه سراپده بطرف پانی پتہ نصب فرمود
 و در شعبان همین سال عطف کرد و طرف ہندوستان میان دو آب دایات اعلی
 روان شد و در حدود قنوج موضع بوہیین و قلعة متین نام آن شدند کہ از مسکنندہ
 حکایت احکام می گفت جماعت کفار بنود بدان مقام تھن جھنہ و دست از جانی
 بشستند و دو روز لشکر اسلام در خدمت رکاب اعلی بدان موضع قبال کردند تا
 جلہ آن متمردان بدوزخ رفتند فتح آن موضع میسر شد و آن غزو را داعی دولت
 در پنج یا شش نامی کاغذ منظم آورده است و تمامت آنچہ درین سفر رفت از غزوہ ما
 بسنت و نہوب بر جادۃ قتل کفار متمرود و گرفتن آن حصار و قنوجی کہ النخان معظم را
 رفت و قتل و اسیردگی و ملکی تمام و کمال دکان اجزا در نظم مشرح گفته شدہ است
 و باسم مبارک سلطان ناصرعی نامہ نام نہادہ آمدہ است و درازائی آن از حضرت سلطان
 معظم خداوند ملکہ و سلطانہ العالی مزید کہ ہر سال برسد یافتہ و از دولت خان معظم النخان
 اعظم خداوند ملکہ یک پلہ دہ در حدود بالنی انعام رسیدن تعالی ہر دورا در سندہ سلطان
 و تھکاتی جہانبانی باقی و پائندہ و بلاد بھمد و آلہ امین - بے غرض تاریخ باناسم - روز
 پنجشنبه طبت و چہارم ماہ شوال سنہ خمس والعین وست مائة آن قلعة بعد از جہاد و قتال
 (رہن) بالذبا (سلطان) آئندہ .

بسیار فتح شد بعد از آن روز دوشنبه و دوازدهم ماه ذی القعدة سنه خمس مپین سال سخطه
 کرده و سرل افتاد و پیش از آن بسره روز الغنای منظم با تمامت ملوک و امرا می لشکر در
 موافقت او نازد و بودند و آن خان شیر دل رستم نهاد و سهراب جنگ پیل تن در آن
 نهضت چندان آثار جلالت و شهامت از غزوای شگرفت و فتوح مواضع حصین
 و قلعه و جنگها کشتن و قتل کفار متمرده و تحصیل غنائم با برده و اسیر و اتباع را با نگارین
 بزرگ که در تحریر و تقریر و محرار تفصیل آن نیاید و شمه ازان در کتاب نامری نامه منظم
 پیوسته است اعز الله انصاره - ولایه بود در آن جبال و نواحی که اولاد دکی و ملکی گفتندی
 با اتباع بسیار و مردان جنگی بی شمار و ولایت و مال بی اندازه و مواضع حصین و شعاب
 و مضائق و رفایت حصانت جمله نصب کرد و تمامت اتباع آن لعین را و عودات و
 فرزندان او را بدست آورد و غنائم بسیار گرفت و از یک جنس اسپیک هزار و پانصد سر
 بدست چشم اسلام افتاد و دیگر غنائم برین قیاس می باشد که و چون بخدمت درگاه پیوست
 همگان بدین فتوح شاد و بهار کردند و ریاست اعلیٰ روز بخشنبه یازدهم ماه ذی القعدة سنه
 خمس از آن بلاد مراجعت فرموده و درین سفر ملک جلال الدین مسعود شاه که مقطع قنوج
 بود و برادر سلطان بسعادت خدمت درگاه پیوست و دست یوس اعلیٰ اعلاه الله دیانت
 و بازگشت و لشکر اسلام و ریاست همایون منزل بمنزل برسمت و ارال ملک جلال آمد و

السنة الثالثة سنة ست و العین و ست مائة

روز چهارشنبه بیست و چهارم ماه محرم سنه ست و العین و ست مائة بدو الملک
 جلال دلی باز آمد ازین سفر و شهر را آیین بستند و بدولت و سلطنت بمقر باد شاهی

بنشست و ملک جلال الدین چوان فرست سلطان دیافت اقطاع سنبل و بدلون
 اورا شد ناگاه نخوی و هر اسی بدو راه یافت از سنبل و بدلون بحضرت پیوست و سلطان
 معظم مدت هفت ماه و حضرت دینی مقام فرمود تا ششم ماه شعبان سنه هشت ریات علی
 از دینی بیرون آمد و برست اطراف جبال و صحاری غزو و فرمود و امر را با طراف نامزد
 کرد و بحضرت بازگشت و درین سفر در توافاق نیفتاد و بعد چهارشنبه نهم ماه ذی القعد
 بحضرت باز آمد بدولت و سلطنت و لشکرهای اسلام برست کوه پایه را ندانن سخن بود
 برفت و درین لشکر مقام حضرت دو عاونه ظاهر شد اول آنکه قاضی عماد الدین شورهانی
 متهم شده بود - روز جمعه نهم ماه ذی الحجه در قفس سید از قضا معزول شد و از شهر حکم فرمال
 بطرف بدلون روان شد و روز دوشنبه دوازدهم ماه ذی الحجه بسعی عماد الدین ریحان شهادت
 یافت و ملک بهار الدین ایکب خواجه در حالی حصار را ندانن سخن بود و روز یکشنبه یازدهم
 ماه ذی الحجه بدولت کفار پیوست شهادت یافت .

السنة الرابعة شته سبع والرابعین وست مائة

روز دوشنبه سوم ماه صفر سنه سبع والرابعین وست مائة الغمان معظم در همان سادت
 بالشکلا سلام و ریات اعلی بحضرت باز رسید و باتفاق جمله کابره و ملوک مملکت چین پنا
 دولت سلطان و پشت لشکر و روی مملکت الغمان معظم بود و فرزند او ملکه جهان گشت
 اتفاق این عقد روز دوشنبه بیستم ماه ربیع الآخر سنه سبع والرابعین وست مائة بود و حق تمام
 هر پشت و پناه دین محمدی را در سلطنت و عصمت و دولت باقی داداد - و بعد ازین سال
 (سله) ششم ماه جمادی الآخر -

روز دوشنبه و هفتم ماه جمادی الاخری قاضی جلال الدین کاشانی از ناووده برسد قاضی مالک شد و روز دوشنبه
 بیست و دوم ماه شعبان همین سال رلیات اعلی از دلی حرکت فرمود و روز یکشنبه چهارم ماه شوال
 همین سال از آب جوی عبور فرمود و بر غریبت غر و هندو شکر ابرار طرفت نادر کرد و از خراسان کمتر بات
 همیشه و این ضعیف برسد برای اعلی عمرته افتاد و کثرت و شمال صد بوده و صد خوار انعام فرمود
 بترتیب انخان معظم خدمت سلطنته حق تعالی هر دو باقی و پانصد و ادد رلیات بهایول نذر چهارشنبه
 بیست و چهارم ماه ذی الحجه بحضرت باز آمد و روز دوشنبه بیست و نهم ماه ذی الحجه این داعی بر غریبت ملتان
 فرستادن برده نجر اسان اندلی روان شد و بظلمه لانی چون وصول بود بکلمه فرمان عالی خان معظم قافان
 عظم دیر انعام او و ضبط آورد و بطرف ملتان برادره ابوهر اتفاق ملاقات افتاد ۴

السنة الخامسة سنة ثمان و الأربعين وست مائة

ملاقات شیرخان بر لب آب سنده و بیاه روز یکشنبه یازدهم ماه صفر سنه
 ثمان و أربعین و ست مایه حاصل شد و از اسخا بطرف ملتان رفته آمد روز چهارشنبه
 ششم ماه ربیع الاول سنه ثمان و مملتان وصول افتاد ملک عز الدین لشکر خان بلبن
 از اچر بگر فتن ملتان همین روز رسید اتفاق ملاقات او بود تا بیست و ششم ماه ربیع
 الآخر اسخا مقام افتاد و منسج ملتان که در دست خدم شیرخان بود میسر نشد داعی بحضرت
 باز آمد و ملک عز الدین بلبن بطرف اچر رفت داعی از راه قلعه مردت بسرتی و بالندی
 بحضرت باز آمد - بیست و دوم ماه جمادی اولی السنه ثمان و أربعین بحضرت رسید
 و در شوال همین سال اختیار الدین گریز از ملتان کفار نعل را بسیار اسیر کرد و بحضرت

(۱۷۱) کشکوفان - (۱۷۱) پنجم -

فرستاد و بشهر مدعی بدولت ناصری آئین بستند و درین سال روز جمعه هفتم ماه ذی القعدة قاضی جلال الدین کاشانی زندگانی بر بندگان دولعت اعلی با دشاوه عالم داد رحمة الله علیه -

السنه السادسة تسع والعین مائة

ملک عزالدین بلبن بناگور تمرد آغاز نهاد درین سال رایات هماون اعلی برست ناگور رفت و او بخدمت پیش آمد رایات اعلی باز گشت و بعد از آن شیرخان از ملتان عزیمت آنچه کرد و ملک عزالدین بلبن از ناگور برست آنچه برفت و به شیرخان پیوست و ماخوذ شد و قلعه آنچه به شیرخان تسلیم کرد و از آنجا رودی بعبقرت نهاد - روز یکشنبه هفتم ماه ربیع الآخر سنه تسع والعین دست مائة بخدمت درگاه اعلی پیوست و خطه بدلون نامزد او شد - و همدین سال روز یکشنبه و هم ماه جمادی الاولی سنه تسع کرت دوم قضای مالک و حکومت حضرت بامر اعلی اعلاه الله بدین داعی دولت منهاج سراج مغوش گشت و روز سه شنبه سبت دینچم ماه شعبان سنه تسع رایات اعلی بطرف کالیور و چندیری و بزوآل و مانوه حرکت فرمود و در آن سفر تا نزدیک مانوه بر قند و جا هر جا که بزرگترین لانگان آن بلاد و بقاع بود و بقدر پنج هزار سوار و دو لک پیاده داشت منظم گشت و قلعه بکوره که عارت کرده بود فتح شد و هب گشت و الفوان معظم در آن سفر آثار جلالت بسیار نمود و غنائم و برده بدست حشم اسلام افتاد و بسلامت و عصمت رایات اعلی بعبقرت باز آمد +

(سنه) جاهرا جاد - جاهوار جاد - در دیگر تواریخ جاهر دیو نوشته - (سنه) قلعه بزرگ بکوره - در دیگر تواریخ بکوره - نوشته +

السنة السابعة سنه خمسين وست مائه

رایات اعلیٰ بحضرت و بی روز دوشنبه بیست و سیوم ماه ربیع الاول سنه خمسين وست مائه باز آمد بعد از ان با بخت و خشنود مدت هفت ماه در دارالملک جلای مقام افتاد و درین مدت با انتشار احسان و اقامت مراسم عدل مشغول گشت - روز دوشنبه بیست و دوم سوال سنه خمسين وست مائه رایات اعلیٰ برست لویه و غرنیس از لاه اچمه و ملتان نهفت فرمود و در وقت وداع از حدود کنگر دایمی دولت آتشین خاص اسب با ساخت زده با تمام ستام وزین بار زنی داشت و درین سفر حمله ملوک و خانان اطراف در رکاب اعلیٰ جمع شدند قلنگان از ولایت بیانه و لشکر خان غزالدین از بدلون با چشمهای خود در موافقت لیات همایون تا حدآب بیا به برفتند و عمادالدین ریحان دهنیه مزاج سلطان و ملوک بالتخان اعظم متغیر گردانید و مزاج دیگر کرد +

السنة الثامنة سنه احدى خمسين وست مائه

چون سال نو شد روز شنبه غره محرم سنه احدى خمسين وست مائه النعمان را فرمان اُستاد بهر اقطاع خود بطرف سواک هانسی برود از منزل رستگ چون خان اعظم حکم فرمان بطرف هانسی رفت لیات اعلیٰ در اوایل ربیع الاول همین سال بحضرت باز آمد و مزاج اکابر و شغلها بگشت و در ماه جمادی الاولیٰ مسند وزارت حواله عین الملک محمد نظام ضعیفی شد و ملک کشلیخان نیز خا الخ مبارک بیک که برادر خان اعظم بود اقطاع کرده دادند و بدان طرف روان کردند و در ماه جمادی الاولیٰ

(سنه) گنگ - (سنه) کشکو خان - (سنه) سه شنبه -

نهضت فرمود - روز پنجشنبه نهم ماه صفر خظمه بداون لغزو شکوه چتر و ریایات همایون
 آراسته شدند روز آنجا مقام فرمود و پس عزیمت حضرت معتمد شد - روز یکشنبه ششم ربیع
 الاول وزارت ملک بعد الملک نجم الدین ابوبکر که بت دوم آغویض افتاد و در حد و دل
 روز یکشنبه بیستم ربیع الاول سنه اثنی و خمسين داعی دولت را بقلب صدر جهان
 تشریف فرمود حق تعالی در سلطنتش باقی دارد - روز سهشنبه بیست و هشتم ماه ربیع الاول
 بحضرت دہلی وصول بود و مدت پنج ماه در شهر مقام بود که خبر جمیع ملوک با ملک جلال
 الدین برسد ریایات اعلی در ماه شعبان بطرف سنام و تبر منبره حرکت نمود و عید فطر
 در سنام کرد و لشکرهای ملوک چنانچه ارسلان خان تبر منبره و سبجان ایک خطائی و
 النخان اعظم از ناگم در موافقت ملک جلال الدین در حوالی تبر منبره بودند ریایات اعلی
 از سنام به هانسی آمد آن ملوک بطرف کهرام و کیتصل حرکت کردند سلطان بدان سمت از
 هانسی حرکت فرمود و جماعت امرا و میان هر دو تن سخن صلح گفتند و فتنه هر دو طرف عماد
 الدین ریجان بود تا روز پنجشنبه بیست و دوم ماه شوال ممین سال سلطانی اسلام
 فرمان داد تا عماد الدین ریجان بطرف بداون برود و آن ولایت اقطاع او باشد آن
 صلح تمام شد - روز سهشنبه هفتم ماه ذی القعدة بعد از سوگند و عهود و موافقت جمله امرا
 و ملوک بخدمت سلطان پیوستند و لوهور اقطاع ملک جلال الدین شد و در ضمانت
 و دولت ریایات همایون روز سهشنبه نهم ماه ذی الحجه بطالاح سعد در حضرت
 دہلی آمد ملک تعالی ریایات همایون را بآیات فتوح مقرر دارد - آمین رب

العالیین *

ر. ل. ن. (ایک نجان) *

السنة العاشرة سنة ثلث وخمسين وست مائة

چون سال سه ثلث و خمسين وست مائة نو شد حال عجمي ظاهر گشت و آن چنان بود که تنه دیر آسمانی مزاج مبارک سلطانی با والده بلکه جهان تغیر پذیرفت و چون او در جالقه قتلخان بود هر دو را فرمان شد تا او و همه اقطاع ایشان بشد بر سر اقطاع بروند حکم فرمان ایشان بر قند و این حادثه در روز سه شنبه ششم ماه محرم سه ثلث و خمسين وست مائة بود چون ماه ربیع الاول در آمد سلطان اسلام - روز یکشنبه بیت و سیوم ماه ربیع الاول این سال قضای ممالک و حکومت حضرت دلی برقرار ما تقدم حواله داعی دولت منهاج سراج کرد که بادشاه او را در سلطنت سالهای فراوان بقا باد و در ربیع الآخر از ملک قطب الدین حسین علی که نائب مملکت بود سخنی برخلاف راجی اعلی البسج مبارک بادشاه رسانیدند - روز سه شنبه بیت و سیوم ربیع الآخر همین سال ملک قطب الدین را مخالف کردند و قید و محبوس گشت و شهادت یافت بادشاه را بقا باد - روز دوشنبه هفتم جمادی الاولی اقطاع میرت حواله ملک کشلیخان الیخ اعظم باریک سلطانی شد بعد از آنکه از گره بخدمت درگاه پیوسته بود رحمه الله - و در روز سه شنبه سیزدهم ماه رجب سه ثلث و خمسين شیخ الاسلامی حضرت شیخ الاسلام جمال الدین بسطامی مفوض شد و بعد از این ماه ملک تاج الدین بنخسروشانی از او ده یکشید و عماد الدین رحمان را از بهرا نیج از حاج کرد و از دنیا هلت کرد و بعد از این سال ماه شوال ریایات اعلی از حضرت بطرف هندوستان نهضت فرمود - و در روز یکشنبه هفدهم ماه ذی القعدة همین سال الغنائی معظم بجهت انتظام امور ششم سوادک بطرف لاسنی رفت و چشم مرتب فرمود و

بحضرت باز آمد و روز چهارشنبه نوزدهم ماه ذی الحجه آخر این سال بشکرگاه اعلیٰ پیوست
و پیش از آن فرمان نافذ شده بود تا ملک قلعنغان انامده با قطع بیرانج رود او
این مثال را انقیاد نمود و از حضرت ملک بگفتیم کنی نامزد و رفع او شد و در حدود بدلون
هر دو لشکر با هم ملاقات شد و بگفتیم شهادت یافت و رایات همایون بتدارک این
حادثه برسمت او و ده هفت فرمود و چون بدان حدود رسید قلعنغان از پیش برفت و
رایات همایون بطرف کالج کشید و النغان معظم را تعاقب نمود و او را در نیافت با
غنائم بسیار بخیریت سلطانی پیوست .

السنة الحادی عشر سنه اربع و خمسين دست مائة

بدولت و نصرت در همان عصمت آفریدگار تعالی چون سال نو شد و محرم
اربع و خمسين دست مائة و آمد رایات همایون را آن فتح برآمد روی حضرت نهاد
و در روز سه شنبه چهارم ماه ربیع الآخر سنه اربع و خمسين بحضرت وصول نمود و چون
قلعنغان را معلوم شد که رایات اعلیٰ برسمت حضرت انصراف نمود بولایت کره مانگیر
تعلق گردان گرفت میان او و ارسلان خان سنجرحیت متعالم افتاد و نصرت ارسلان خان
را بود چون قلعنغان را بهندوستان سکونت میسر نشد در میان مواس عزیمت بالا
کرد و بطرف سنقر آمد و در آن قبائل و جبال پناه جست رایات اعلیٰ برای دفع
آن فتنه روز سه شنبه بیستم ذی الحجه سنه اربع و خمسين دست مائة از حضرت و علی گشت
کرد و چون سال سنه خمس و خمسين نو شد لشکر درین سال بطرف سنقر رفت قتال
در لکه گتم تنی - گتم نی - (۲۵۰) ستود - (۲۵۰) ستود (۲۵۰) ستود .

میران لشکر اسلام و بنود کوه پایه قائم شد و قلعن آن میان آن طائفة بود از امرای اسلام جمعی که خالفت بودند بسبب اهتمام بدو پیوستند و چون طاقت تفاومت نداشتند بسبب آن پشت دادند و الغان معظم تمامت آن جبال بایه تیغ زیر و زبر کرد و تا سلور در اندرون شهاب و مغالقی جبال برآمد و قصبه سلور را که هیچ پادشاه بران دست نیافته بود و لشکر اسلام بدان نرسیده نهیب کرد و غزاهای سنت بجا آورد و چندان بنود متمر در اقبال رسانید که در حد حصر نیاید و به تقریر و تحریر ننگید *

السنة الثانیة عشر سنة خمس وخمسين وست مائة

بعد از مراجعت روز یکشنبه ششم ماه ربیع الاول سنه خمس و خمسين وست مائة ملک سنجان ایک خطائی از اسب خطا کرد و بر حمت حق تعالی پیوست و رایات همایون رو ب حضرت نهاد روز یکشنبه بیت و ششم ماه ربیع الآخر سنه خمس بدلا لملک جلال رسید و چون لشکر متصرف مراجعت کرد ملک عزالدین کشلو خان بلین بالشکر اچیه و ملتان در حوالی آب بیا به پیشتر آمد و ملک قلعن و امرای که با او بودند به ملک کشلو خان پیوستند و بحد و بنصوره سامانه بود چون خبر حرکت آن جماعت بسبح اعلی رسید الغان معظم بابا لشکرانامه فرمود - روز پنجشنبه پانزدهم ماه جمادی الاولی سنه خمس و خمسين وست مائة از حضرت نهضت فرمود و چون نزد یک آن لشکر رسیدند میان هر دو فرقی بقدر ده کرده ماند از حضرت جمعی در خفیه مکتوبات در قلم آوردند چنانچه شیخ الاسلام قطب الدین و قاضی شمس الدین بهراجی به نزد یک ملک قلعن و ملک کشلو خان (له ن) بخان اکیخان - تهمان *

بلبن فرستادند تا بحضرت آیند و دروازها برایشان دهند و در شهر هر کس را بدان
حرکت موافقت و بیعت می دادند و بدست راست عهد می بستند از حضرت منہیان
فخلص این مخالفت را بخبر دست افغان معظم در قلم آوردند و از لشکرها بنا برین مخالفت
بخبر دست بارگاه اعلیٰ باز نمودند که حال مخالفت دستار بندان بر این جمله است
اگر صواب باشد فرمان اعلیٰ اعلاہ اللہ بجانب ایشان نافذ شود تا ایشان که در
حوالی شهر اقطاع دارند بر سر اقطاع خود روند تا این قتنہ آرام گیر و بشهر باز آیند
از حضرت اعلیٰ نبغی ایشان فرمان شد - روز یکشنبه دوم ماه جمادی الاخری سنہ
خمیس و تحسین دست مایہ فرمان شد تا سید قطب الدین و قاضی شمس الدین بهراچی
از حضرت بهر اقطاعات خود روند مکتوبات ایشان از شهر بملک قلعخان و ملک
کشو خان بلبن رسید و حال وساعت از موضع خود با تمامت لشکر بطرف شهر
لانند که در دوروز نیم بعد مسافت صد کمره را قطع کردند - و روز پنجشنبه ششم ماه جمادی
الاخری بیارغ خود تزلزل کردند و بامداد بعد از نماز بدر شهر آمدند و در حوالی شهر طوف
کردند و شب را ظاهر دہلی میان جود و کیلو کبری و شهر لشکر گاه ساختند و چون آن
ملوک و لشکر برآمد و عدہ آن مکتوبات بیارغ جود رسیدند فضل خدائی تعالیٰ آن بود
که پیش از آن بدو روز جماعت مخالفت افغان را از شهر روان کرده بودند چون آن ملوک
را از نقل ایشان معلوم شد مدکار خود متانی شدند و از حضرت بادشاہ فرمان شد تا
دروازهای شهر بلبستند و چون لشکر از شهر غائب بود استعداد جنگ کردند امیر
الحجاب علار الدین ایازہ زنجانی نائب امیر حاجب و الخ کوتوال یک جمال الدین

نشا پوری و دیوان عومض مالک عز نصر بهم در محافظت شهر و استعداد مرد جنگ آثار
پسندیده نمودند و در آن شب برباره شهر امار و سرخیلان و معارف شهر را نامزد کردند
چون باداد روز جمعه شد حق تعالی لطیفه نمود ملک کشلو خان عزیمت مراجعت کرد
و ملوک دیگر و والدۀ سلطان ملکه جهان چون مشاهده کردند جمله برباز گشتن اتفاق کردند
و بیشتر چشم ایشان در مراجعت موافقت نمودند و در حالی شهر مقام کردند و بسیار از
اکابر و معارف دست راست طلب کردند و بخدمت درگاه پیوستند و آن ملوک
بے مراد باز گشتند بر طرف سوادک که چون خبر عزیمت ایشان بالغان معظم و ملوک
و امرای لشکر سلطانی عز نصر بهم رسید از آن موضع که بودند بر طرف شهر عطف کردند
چون نزدیک رسیدند کیفیت الغان معظم را روشن شد سالماً و قانماً منصوراً و ظفر آرا
سه شنبه یازدهم ماه جمادی الاخری بحضرت باز رسید ملک تعالی این دولت را با اهل اسلام
بفرسلطنت سلطانی و دولت خانی باقی و پاینده داراد - و بعد از آن در روز چهارشنبه
هشتم ماه رمضان همین سال مسند وزارت بعینار الملک تاج الدین مقوض شد و در آخر
این سال کفار مغل از طرف خراسان بر زمین اچ و ملتان رسیدند و ملک کشلو خان با
ایشان عهد بست و بشکرگاه سالین نوین مغل پیوست .

السنة الثالثة عشر سنة خمسين است مائه

چون سال نو شد و محرم سنه ست و خمسين دست مائه تجدید یافت - روز یکشنبه
هشتم ماه محرم سنه ست و خمسين دست مائه را یات همایون بر عزیمت غزو و دفع کفار
مغل از حضرت حکمت کرد و در ظاهر دلی لشکرگاه شد - و ثقات خمین بود ایت

کرده اند که روز چهارشنبه نهم ماه هلاکو که سرکفای غل بود بدربخداواز پیش لشکر میر
المومنین استغفم باشد منزه گشت چون رایات اعلیٰ سلطانی بر عزیمت غزای بیرون رفت
بهر طرف ملوک و امارا با فواج حشم نامزد شدند و قلب سلطانی غره ماه رمضان المبارک
بحضرت باز آمد و مدت پنجاه در حضرت مقام فرمود و در شروهم ذی القعدة همین
سال ملک لکهنوتی بملاک جلال الدین مسعود ملک جانی مغفوض گشت .

السنة الرابعة عشر سنة سبع وخمسين مائة

چون سال نو شد روز پنجشنبه سیزدهم ماه محرم سنة سبع وخمسين مائة
رایات اعلیٰ بر عزیمت غزوات حرکت کرد - و در روز یکشنبه بیت و یکم ماه صفر
همین سال ولایت بیانه و کول و بلارام و گالیور بملاک شیرخان مغفوض شد و ملک
النواب ایبک با فواج حشم بطرف کفاردق تثنی بوز نامزد شد و رایات مایلون بمقر غزای
سلطنت باز آمد - و در روز چهارشنبه چهارم ماه جمادی الاخریٰ همین سال دوزنجیر
فیل و خزانة از دیار لکهنوتی بنجد مست درگاه اعلیٰ رسید - و ششم ماه مذکور شیخ الاسلام
جمال الدین بسطامی بر رحمت حق تعالیٰ پیوست - و بیست و چهارم ماه قاضی کبیر الدین
درگذشت رحیم الله و مناصب ایشان بفرزندان ایشان بجا طفت بادشاهانه
مغفوض شد - و در ماه رجب سنة سبع وخمسين دست مائه ملک کشلیخان اعظم باریک
ایبک بدارالخلد حنبت خواهمید و شغل امیر حاجی بفرزندار ملک علاء الدین محمد مغفوض
گشت و در غره رمضان امام حمید الدین مارینگه بر رحمت حق تعالیٰ پیوست و انعامات
(لله) در هر چهار نسخه موجود نوشته که هلاکو منزه گشت لیکن جمهور مؤرخین خلاف آن گفته

او بر فرزندان او مقرر گشت بعاقلت سلطنت و بعد از چندین بغازی چون دولت و
 سلطنت و مملکت فرماندهی سلطان اعظم روی بقضاعت داشت شکستگیها جبر شد
 و همه خستگیها مرهم یافت و دوجده بادشاهی را بر شاخ بقاگی نوشگفت و مگوفه تاز
 بدید و میوه بانصارت برست - و در سبت و نهم ماه رمضان سنه سبع و خمین و
 ست ماه فیض و فضل آفرید کار اصل سلطانی را از صدف شرف خانی پسری بخشید
 چندان العام ازان اگر کم خاص و عام رسید که تعلیم محرر تحریر دوم قادر تقریر آن نیاید -
 ملک تعالی آن بستان سلطانی و چین جهانبانی را با شمار و اثمار بقا همواره آراسته
 دارد - و در سلخ شوال ممین سال ملک ترخان سنجریا شکرا آراسته بفرمان اعلیٰ بجهت
 رسید *

السنه الخامسة عشره ثمان و خمین و ست ماه

چون سال نو شد آفتاب کامکاری از مطالع بختیاری تبارگی طالع و ماه چنانی
 از برج کامرانی لامع گشت - سیزدهم ماه صفر خان معظم الغان اعظم بر طرف جبال دلی
 برای دفع فساد مقرران میوات که دیوانیشان در هر اس باشند نصرت فرمود و بقدر
 ده هزار سوار برگزینان جباره و مبارزان خوشنوازه در موافقت رکاب همایون آوردن
 شدند و دیگر روز غنائم بی شمار و مواشی بسیار رسید شهاب صعاب را تنب کرد
 و کوهپایه‌های خمین را بزد و هند و بی اندازه در زیر تیغ بیدریغ غازیان آمد و چون
 پروا خست این تاریخ بدین موضع رسید برین فسخ و غرا و نصرت خدا ختم شد اگر در
 حیات امتداد و در بقا تطویل و استعداد باشد بعد ازین آنچه حادث شود در قلم آید

رجائی واثق است بجماعتی که درین طبقات و توارنخ نظر کنند و درین اخبار و حکایات
تامل نمایند و شمره ازین احوال و درمزی ازین اقوال بسبح ایشان رسد اگر مغبوقی یا زلفتی
یا سهوی یا سقعی در خاطر عاقل و مع جمیع ایشان آید بذیل عفو پوشند و در اصلاح و تصحیح
کوشند که آنچه در توارنخ ما تقدم از قصص و اخبار انبیا و ملوک مطالعه افتاده بود نقل کرده
شده است و آنچه برای العین در حضور مشاهده افتاده نبسته گشت - ملک تعالی دوست
سلطان معظم شهنشا و اعظم سلطان السلاطین ناصر الدینا والدین ابولمظفر محمود بن السلطان
را در سند تاجداری و تمکائی شهر یاری تا غایت حد امکان پائنده دارد و نویسنده و مختم
و جمع کنند این طبقات را در دنیا و آخرت نیکنام کند و بمحمد و آل محمد و جمیعین .

الطبقة الثمانية والعشرين في ذكر ملوك الشامية

الحمد لله الذي ابداء وانشأ - والملك الذي يؤتي الملك
من يشاء - والصلوة على خير خلقها افضل من قام ومشى - والسلام على
آله واصحابه كل عداة وعشاة - وسلم تسليما كثيرا -

چنين می گوید کمترین بندگان درگاه ساجی منهاج سراج جوزجانی عصمه
الله تعالی عن الميل الی القافی که شکرت منعم از لوازم قضایای عقلی و سلیمه و طبایع
مستقیمه است و این معنی ارباب علوم را معقول و کشف است و این قاصده مسائل
اول اهل اصول معروف و نقله اخبار و ثقة آثار سید ابرار از ان منبع سعادت و سید
سبادت علیمین الصلوات افضلها و من التحيات اکملها و ایت کرده اند که من لحر
یشکر الناس لحر یشکر الله پس بر فضیله این دو اصل معقول و منقول شکر انعام
و اگر ام سلطان سلاطین اسلام و بادشاه سعید نیکو نام شمس الدین طاب ثراه و شایانی
که اندوه مان سلطنت او پائی نخواهد برسد شهر یاری نهاده اند و حق الطاف و عطا طغی
که ملوک و خانان بندگان او که با یوان مختیاری و میدان جهان داری رسیده اند و در ذمه
این داعی دولت قاهره و فرزند ان او و فرزندین و فرزندین است که از شهرورسنه
خمس و عشرين دست مائه الی یومنا هذا که شهرورسنه ثمان و خمسين دست مائه است

اکرام و انعام و عواطف و عوارف و اصناف الطاف و انواع اصطناع با و شاکله
 آن سلطان سلیمان مکان و شمالان و فرزندان و ملوک و خانان و بندگان او طیب الله
 مضاجع الماضین منهم و اوام و ولایة الباقین و در باب این ضعیف و فرزندان و اتباع
 و اشعیار او روز بروز و ساعت بساعت متفانعت و مترادف و متوالی و متوالی
 بوده است از تقویض مناصب و ارتقاع مراتب و بدل تشریفات گرانمایه و انعامات
 و اشغال بلندیایه و بکرات قضای مالک و مرات ریاست هر ناسک و ملک جعل الله
 تلك الايامی مبدا بقار ملکهم و اگر بشرح و بسط هر یک از ان اشتغال افتد اکثریت
 آن ایادی و عطایا این طبقه که منی بر اختصار است بحد تطویل انجامد، آدمیم بمسیر مقصود
 چون حق تعالی دولت سلطانی الشمس را بفضل خود امتداد بخشید و پاپات و لاییت
 بندگان او در قضای بقا برافراخت این ضعیف خواست تا با دایمی بعضی از انان حقوق
 یا ذکر ملوک و خانان بندگان آن درگاه جهان پناه در سلک تقریر و مسطر تحریر یک نشود
 ذکر تواتر نعم و تضاعف کرم خاقان معظم شهر یا راجد اکرم خسرو بنی آدم بهار الحق و
 الدین مغیث الاسلام و المسلمین ظل الله فی العالمین عفو السلطنة بین الملک و قطب
 المعانی رکن الاعالی الخ قلن اعظم الخ خان بلبن السلطان بن السلاطین طیر امیر المومنین اعز الله
 النصاره و مضاعف اقتداره که تا قلم دایره چرخ رنگاری بر مصالک شهر یاری
 نقش بختیاری و صورت کارنگاری می نگار هیچ چهره اقبال زیبا تراز صورت و لیت
 او نه نگاشت و دست اعلام ایام هیچ رایت عالی تر از لایهای بهائی او نمیراشت و
 حضرت هیچ با و شاه لا و در شرق و غرب بنده که پای بر منبت تخت بخت نهاده است
 از و شتم تر نبوده و هیچ گوش قفله کعبه شهر یاری از حکایت و لاییت او زیبا تر

نشنوده که هم عهدش صودت میراث عمری دارد و هم احسانش بیان عطائی حاتمى دارد
و هم منقش حدیث حضرت رستمی نمائند و هم تیرش لغوز بازوی ارشی نصر الله دارد و
اید اولیاء و کتب اعداء پس از راه ادائی حقوق آن ملک نامدار بر سبیل عموم مخصوصا
ذکر دولت این شهر باری این طبقه در قلم آمد تا سلطان را بوقت نظر درین مخالفت از
حال هر یک بر حقیقت خاطر موجب دعائی رستگان و بقائی ماندگان ظاهر گردد و
این طبقه را به ترتیب آنچه بعضی مقدم بودند در عهد و بعضی موخر آردده شد از ان ایام
که این داعی بدین حضرت رسید - حق تعالی سلطان سلاطین جهان را و الغائبین معظم را در
ایوان امکان باقی داراد .

الاول منتم تاج الدین سنجر کز لک خان

بدگاه جهان پناه سلطان سعید طاب ثراه و وصول این داعی روز چهارشنبه فره
ماه ربیع الاول سنه خمس و عشرين دست مائده بود و در پائی محروسه آنچه بوقتی که ریایات
اهلی شمسی بلفظ مالک سند از حضرت دلی رومی بدان دیار نهاده بود و پیش از ان
به پانزده روز حشم منصور آن پادشاه در فوج ملک تاج الدین که لکنان بنجر علیه الرحمة
در پائی آنچه رسید اول کسی که از ملک آن درگاه را که دیده شد ملک تاج الدین که لکنان
بود - روز چهارشنبه شانزدهم ماه صفر سنه خمس و عشرين دست مائده چون از شهر آنچه
بیشتر گاه منصور و وصول بود این داعی را آن ملک نیکو سیرت تغلیم فرموده و از مسند خود
برخواست و شرط استقبال سجائی آرد و پیش پا زد و داعی را به بجای خود بنشانند و
بیت لعل بدست داعی داد و بلفظ او رحمة الله علیه رفت که محلا نا این را بستان که

شگون بایشه حق تعالی بروی رحمت کناد ملک تاج الدین کنکھان را ملکی یافتیم پس با
منظر مصیب و صورت با عظمت و اعتقاد با صفوت حشم بے شمار و خدم بسیار ثقات
چنین روایت کرده اند که سلطان معید اورا در وقت ایالت بداولن مد عهد سلطان بخرید
از خواجہ علی ناسنابادی و اورا بر پسر مہتر خود ملک ناصر الدین محمود سعید بخشید علیہ الرحمة
و طلب نژاد ہا و کجا در حجر دولت پرورش یافت و بعد از مدتی چون آثار رشد در ناہیہ
او بدید اورا از خدمت ملک ناصر الدین بخدمت خاص خود باز آورد و چاشنی گیری
فرمود (پس یک چند چون خدمت کرد امیر آفرشد پس در سالی کہ بطرف طغان رفت
و دشور سنہ ثمان و عشرین دست مائہ ولایت گجرات و طغان حوالہ او شد چون از آنجا
مراجعت کرد و اقاراع کرام بدو موقوف شد بعد از مدتی محرمہ تبریندہ بدو واد) درین سال
داعی بدان درگاہ رسید سلطان معید بر سبیل مقدمہ اورا بر سر شہما مد موافقت ملک
عز الدین محمد سالاری علیہ الرحمة از سر حد ولایت سندہ بیانی اُچہ فرستاد و چون آیات
اعلی شمسی بیانی حصار اُچہ لشکر گاہ کرده و دشور سنہ خمس و عشرین دست مائہ کنکھان
را در خدمت وزیر مملکت نظام الملک محمد جنبیدی بطرف قلعہ ٹھنگہ روان کرد و بعد از مدتی
چنانچہ بتقریر یہویت آن قلعہ فتح شد و ملک ناصر الدین قباچہ علیہ الرحمة در آب سندہ
غرق گشت و حصار اُچہ بدست آمد قلعہ و شہر اُچہ و مضائق و نواحی تمام حوالہ
ملک کنکھان فرمود و چون رایت اعلی بطرف دارالملک جلال دہلی مراجعت فرمود
کنکھان آن بلاد را مضبوط و دو مہمور گردانید و خلق متفرق را جمع کرد و با خلق از
خواص و عوام روزگار با انصاف و الطاف گردانید و طریق عدل و احسان با ہمہ سلوک
(ملکی) بخشید

داشت و در امن و امان و فراغ رها و رفاهیت ساکنان کوشید و بعد از مدتی با خات
 خیر و محبت ایمان و صدقات و احسان و خیرات و مبرات از منزل دنیا بر اهل آخرت
 در شهر سنه تسع و عشرين دست مائه نقل کرد علیه الرحمة +

الثانی ملک کبیر خان ایاز المعری هزارمرد

کبیر خان ایاز ترک رومی بود و او بنده ملک نصیر الدین حسین امیر ترکار بود
 چون او شهادت یافت با فرزندانش او ببلاد هندوستان افتاد و منظور نظر طاقت
 سلطان سعید شد و در هر مرتبه سلطان را خدمت کرد و او ترک دانا و عاقل و کار دار
 بود و در جلالت و مبارزت بی نظیر عصر خود بود و ملک نصیر الدین حسین که ملک و
 مخدوم او بود در کل بلاد غور و غزنین و خراسان و خوارزم بمبارزت و جلالت ندکود
 همه لسانها بود و ملک کبیر خان در همه احوال ملازم خدمت ملک خود بود و حرفهای جلالت
 و جنگ آوری از وی تعلیم گرفته و بر سر آمده چون ملک نصیر الدین حسین بدست ترکان
 غزنین شهادت یافت پسران او چنانچه پیشتر مرخ و برادر بخدمت درگاه سلطان
 رسیدند سلطان ملک عزالدین کبیر خان را از ایشان بخردید و بعضی چنین روایت کنند
 که چون سلطان سعید بلاد ملتان در شهر سنه خمس و عشرين دست مائه در ضبط آورد و شهر
 و حصار ملتان و قصبات اطراف و نواحی آن بملک عزالدین کبیر خان اپان داد و او را
 بایالت آن خطه نصب فرمود و او را بلقب کبیر خان منکبر فی مشرف کرد و او را در میان خلق
 ایاز هزارمرد گفته می بقیب کبیر خان منکبر فی مشرف کرد و چون مایات اعلی بحضرت
 (سلطان) منکبری - منکبری - منکبری -

و ملی مراجعت کرد و کبیر خان آن ولایت را در ضبط آورد و تصرف کرد و معمور گردانید.
 و بعد از مدت دو سال یا چهار سال او را بحضرت باز طلبید پولول بدو داد بوجه مایحتاج
 حالی و چون عهد دولت شمس القراض پذیرفت و سلطان رکن الدین عمالی بنام بدو
 مضاف کرد و چون ملک جانی از لاهور و ملک کوچی از لکنی بحسب مخالفت حضرت
 با هم جمع شدند کبیر خان با ایشان موافقت نمود و مدتی حشم سلطان رکن الدین را از لکنی
 دادند بمقامت چون سلطان رضیه بیخت نشست ایشان بدین شهر آمدند و مدت مدید
 شهر و حوالی را زحمت دادند و بایندگان دولت درگاه سلطنت مقامات کردند تا سلطان
 رضیه بمواغید خوب در سر او را از آن طائفه جدا افکند و او بمواخت ملک عمر الدین
 محمد سالاری بخدمت درگاه پیوست و بآدمان ایشان سلطان را و بندگان درگاه او را و
 اهل شهر را قوت تمام ظاهر شد و ملک جانی و ملک کوچی منزه گشتند و سلطان رضیه
 کبیر خان را اعزاز و لغز نمود و بجهت تمامت مضافات و اطراف آن ملکیت بدو مقوض
 کرد و مدتی آن جا بود و بعد از چند سال اندک تغییری در مزاج حضرت با او ظاهر شد.
 و در شهر سمنه ست و ثلثین دست مائه رلیات اعلیٰ رضوی بطرف لوهور نمسنت کرد و
 کبیر خان از پیش برفت و از آب را دی لوهور غیره کرد تا حدود سوده برفت و
 رلیات او را تقاب نمود و چون دید که بجهت خدمت طریق دیگر ممکن نیست مطاوعت کرد
 و ملتان حواله او شد چون مدتی برآمد لشکر معل و موافقت مشکوٰۃ نوین و طائره بهاد
 مدعی بطرف لوهور نهاد و کبیر خان در ولایت سند پسر برگرفت و آنچه در ضبط آورد
 و مدت نزدیک بعد از مخالفت برحمت حق تعالی پیوست. و در شهر سمنه ست
 و ثلثین دست مائه پسر او ملک تاج الدین ابوبکر ایان در جلد و جوان و نیکو سیرت

بود بجايت تا زنده و دلير بعد از فوت پدر ولايت سندرا و ضبط آورد و چند گرت
لشکر قزلباشان را بر درملتان بزد و منهنز مگر دانيد و جلادت و شهامت بسيار نمود
چنانچه بر مردی و مبارزت فکور شد تا گاه در روز جوانی و عنقریب شهاب بر حمت حق
تعالی پیوست خدای تعالی بر هر دو رحمت کند و سلطان سلاطین ناصر الدین و الدین را
در سنده سلطانی باقی و پائنده و اولاد آمین رب العالمین .

الثالث ملک نصیر الدین ایتمار البهائی

ملک نصیر الدین بنده بهار الدین طغرل سلطانی معزی بود - و بعضی چندین بیت
کرده اند که سلطان سید شمس الدین طاب ثراه ادلا از ورثه بهار الدین طغرل خرید
بود و او مردی بجايت شهم و کاروان و دلیر و شجاع بود و ضابط و عادل و عاقل اول
که بخدایت سلطان مخصوص شد سر جاندار گشت پس از مدتی خدمات پسندیده کرد -
اتطاع و مطهرش فرمود - چون در سال ستمش و هشتمین سلطان سید یحیی و ولايت
سند و اچره و ملتان آمد و حکم فرمان نصیر الدین ایتمار از لوهو و بیای حصار ملتان آمد
و در فتح آن خطه آشمار پسندیده نمود بجاقت آن حصن و شهر را بطریق صلاح فتح کرد
و چون سلطان از بلاد سنده بطرف حضرت دہلی مراجعت فرمود و ولايت سوا لک و
اجمیر و بونهم و کابلی و سنبهر نمک حواله او شد و او را یک زنجیر پیل داده بود و از
ملوک دیگر بدان تشریف مخصوص بود چون بولايت اجمیر رفت در غرا و نوب و لایات
کفار سنده بسیار آثار جلادت و شهامت نمود و کارهای بزرگ کرد و در آن ایالت

ملکان قزلباشان . (سلطان) لوجه - لوجه - کالی - سنبهل ستمه سانبهر .

یک کرت این داعی اورا دریافت بولایت سنہر نمک و اکرام بسیار واجب داشت
والحق نیکو اعتقاد ملی بود رحمة اللہ ناگاہ بولایت بندی بر عزیمت غزو و جہاد برفت و
با کفار منہ و در موضع تنگی افتاد و بگذشتن آبی کہ در آن موضع بود محتاج شد چون سلاح
گران داشت از جوشن و گریستوان همان آب غرق شد و بر حمت حق تعالی پویت رحمة اللہ علیہ

الرابع الملک سیف الدین ایبک

سیف الدین ایبک بندہ سلطان شمس الدین بود و ترکی باشہاست و جلالت
و حسن اعتقاد و اورا از جمال الدین خوارزمی خرید در بدو ان اول سر جاندار شد و در آن شغل اورا
دخلی فرمود اندو وجہ مصادره سہ لک چیتیل بدان وجہ التفات نہ کرد چون بسبح اعلیٰ سید
سبب عدم التفات از وی پرسید عرضداشت کہ وہ خداوند سلطان بندہ را اول شغل
مصادره می فرماید و از بندہ جہر کہ دن و مصادره مسلمانان و رعایا بناید بندہ را و جہر دیگر
فرماید سلطان را در باب او اعتقاد ظاہر شد تا نزل اورا داد مدتی در آن ایالت خدمت
کرد پس اقطاع برین اورا فرمود پس از ان سنامش داد چون لشکری کھنوتی کرد و
و بیکاخلجی را مقهور گردانیدند و بحضرت مراجعت نمود کہ کنعان با چہ بر حمت حق پیوستہ
بود سلطان سعید طالب ثراہ شہر و حصار چہ اقطاع ملک سیف الدین حسین ایبک
فرمود مدتی در آن بلاد داری و رعیت پسندی کرد و آن بلاد و ضبط آورد و چون سلطان
بر حمت حق تعالی پیوست ملک سیف الدین حسین قرلقی را طبع ولایت چہ افتاد از
طرف بنیان لشکر گران بدشہرا چہ آورد و سیف الدین ایبک با حشم آراستہ از شہر

اُچمه بیرون آمد و با ایشان مقابل شد نصرت حق تعالی در رسید و لشکر قرغیان منہزم شدند
و بی مراد باز گشتند و الحق در آن وقت آن شیخ لبس بزرگ بود پانچم فرد و هماست ملک
هند و ستان بسبب قوت سلطان طاب ثله در خاطر ناقصان پذیرفته بود و خصمان را از
اطراف ممالک طمع خام مضبوط و لایات در دماغ زحمت می داد و ادوا حق سبحانه و تعالی این
نصرت بخشید و از وی در آن بلاد آن رسم باقی ماند و در بلاد هندوستان آن ذکر منتهی گشت
بعد از آن شیخ مدت نزدیک از اسپن خطا کرد و اسپ او را کندی زد و بر مقتل و هلاک کرد
علیه الرحمۃ و العفوان و اللہ الباقی و الدائم +

الخامس الملك سيف الدين ايبك یغان تبت

ملک سیف الدین ایبک یغان تبت ترک خطای بود و ملک آراسته و ظاهر و
باطن با انواع رجولیت موصوف سلطان سعید اول از هشتاد اختیار الدین چیست قبا خرید
بود او را بقربت خود مخصوص فرموده و اول امیر عیسی فرمود چون مدتی در آن شغل خدمات
پسندیده بجائی آورد و او را بزرگ گردانید و ولایت سرستی اقطاع داد و در وقت آن
اعزاز فرمان داد که هر کس از امرا و ملوک و خواص اسپس بداندش و بدان انعام و ستایش
و قوتی ظاهر شد و در سال سنه خمس و عشرين دست نامه کل این داعی بولایت اُچمه و ملتان
خدمت و نگاه اعلیٰ دریافت ملک سیف الدین ایبک مقطع سرستی بود و در خدمت
سلطان قربت و کمیت تمام داشت و چون مدتها خدمات گزیده که اقطاع بهار
بد و مقوض فرمود و چون ملک علاء الدین جانی از اقطاع لکهنوتی مغزول شد بملک سیف
الدین یغان تبت مقوض گشت و در آن بلاد جلالت بسیار نمود و چند روز بمیوسیل از ولایت

بنگ بدست آورد و بخدمت درگاه اعلیٰ فرستاد و از حضرت اورا لقب یغان تحت خطاب
شد و نام او بزرگ شد مدتی بلاد کهنوتی داشت - در سال سده احدی و ثلثین به رحمت حق
تعالیٰ پیوست علیه الرحمة والرفوان والنداء علم *

السادس الملك نصر الدين تالسی المغری

ملك نصر الدين تالسی بنده سلطان سید شهید معز الدین محمد سام بود ترکی بود مخمق و دیدار
فاما حق تعالیٰ او را همه انواع مردی و مردی را بسته بود و در غایت رجولیت و جلالت
و مردانگی و عقل کامل داشت و در عهدی که نویسنده این سطور منهاج سراج بحضرت
اعلیٰ شمس پیوست نصر الدین تالسی مقطع جیند و برغانه و تالسی بود بعد از مدتی چون
خدمتها می پسندیده که در بعد از فتح حصار گالیور بدو سال سلطان سید شهید طالب شد
اقطاع بهیانه و سلطان کوٹ بدو موقوف فرمود با شتمنگی ولایت گالیور و او را فرمان
داد تا مقام و سکونت بگالیور کند و لشکرهای قنوج و مبر و هاون جمله نامزد او شد تا
در حدود کالنجو و جیری لشکری کند - و در شهر سده احدی و ثلثین و ست ماه از گالیور لشکر
بلون بلاد کهنوتی از پیش او منظم شد و قیاسات آن ولایت را نصب کرد و در مدت
نزدیک غنائم بسیار بدست آورد چنانچه در مدت پنجاه روز بیت و پنج کله خمس
سلطانی در قلم آمد و بوقت مراجعت رانده اچار که هاجر نام بود سر راه لشکر اسلام گرفت
و در مضائق لورهای عیق راه بند کرد و بر سر راه مستعد جنگ بالستاده اندک مضحی بر
تن نصر الدین تالسی مستولی بود و لشکر را سه فوج کرد و بر سر سه راه یک فوج سوار
جید و یک فوج بنه و اتبارع لشکر و امیری بالیشانی و یک فوج موانشی و غنائم و یک

امیرالایشان از لفظ او شنیدم که هرگز در هندوستان بغیر ربانی هیچکس پشت من ندیده
بود و در آن روز هندی چنان در من افتاد که گرگ در رفته گو سپند من لشکر به سه فوج کردم
تا اگر هندی با من دشوار جریده مقابل شود بنده و موافقی سلامت برود و اگر بطوت بنه یا موافقی
میل کند من با انصار عقب او در آیم و بشر او کفایت کنم آن هندی برابر لشکر او بر مدتی حق تعالی
او را نصرت بخشید و هندی منهنز شده میالغی بدو رخ بفرستاد و سلامت با غنائم
بصهار گالیوار باز آمد و درین لشکری انکال کیاست او حکامتی معلوم شده بود آورده
شد تا خوانندگان را فائده باشد و آن آن است که درین لشکری گو سپندی شیرداری
از جمله موافقی او فائده شد چندگاه قریب یک ماه و نیم روزی در میان لشکرگاه و خیمها بعد
آنکه هفته آن جا تمام شده بود و هر کس برای خود سایه ساخته طوطی کرد و ناگاه در آشنائی
گشت آواز گو سپندی بسبح او رسید خواص خود را گفت آواز گو سپند من است بران سمت
برفتند همچنان بود که آن امیر قازی رحمه الله علیه گفت آن گو سپند را باز آورند و دیگر
درین لشکری از کیاست و کار دانی او بسیار آثار بود از جمله آن آثار یکی آورده شد و آن
آن است که در وقت آنکه راسی کالنجرا پیش او عطف کرد و منهنز شد نصره الدین تالسی
او را تعاقب نمود راهبری هندو بدست آورد و در عقب هنریتی روان شد و شبانه روز تا
شب دوم را بقدر آنکه لغضی از شب گذشته بود راهبری هندو گفت من را غلط کردم و پیش
نمی دادم فرمان داد تا او را بدو رخ فرستاد نصره الدین تالسی خود را راهبری کرده بسر پلی
رسید و هنریتیان آن جا آید کرده بودند دستور لشکر آب و ثقل انداخته لشکریان اسلام
هر کس سخنی گفتند که شب است شاید که خصم نزدیک نباید که در میان لشکر دشمن اقیتم و لشکر
زودیک باشد نصره الدین تالسی از اسب پیاده شد و گرد آن موضع برآمد و آب انداخته

ایسان کفار را در نظر آورد و گفت یاران خوش دل باشید این فوج کاین جاست و آبدار
 کرده اند ساقه و دم دار لشکر اند بدلیل آنکه اگر قلب یا مقدمه بودی این موضع پی سپر باقی
 لشکر ایشان شدی بدین موضع هیچ پی سپر نیست مردانه باشید که در عقب خصمیم هم بدین
 علامت نصرت بر پشت و با ملا و بدان کفار رسید و جمله را بدوزخ فرستاد و چتر و ریات
 را بی کالنجر گرفت و سلامت از آن لشکر باز آمد و بعد از آن چون عهد سلطان دگداشت و
 ملک غیاث الدین محمد شاه بن السلطان صاحب فاقه شد به سلطان رضیه اوده بنصره الدین
 تالسی داد و در وقتی که ملک جانی و ملک کوچی بدر شهر آمدند و مخالفت آغاز نهادند از اوده
 بر وجه خدمت بدرگاه سلطنت متوجه شد ملک کوچی ناگاه اودا استقبال کرد و او را بگرفت
 رنجوری بروی غالب نزد دران مرض بر حجت حق تعالی پیوست و السلام *

السابع الملک عزالدین طغرل طغانخان

ملک طغانخان ترک خوروی و نیکو سیرت بود اصل او قره خطا بود با انواع مردت و شهنشاه
 آراسته و با خلق حمیده و اوصاف پسندیده پیراسته بود و درینک مروت و مردم ساز می نمود
 را و لشکر این ثانی نداشت چون سلطان او را بخبر یافت اول ساقی خاص شد چون مدتی در آن
 مرتبه خدمت کرد و اوقات داشت ناگاه دوات مرصع خاص گم کرد سلطان او را ادب بلیغ فرمود
 پس تشریفش داد و چاشنی گیر شد بعد از مدتی مدید امیر آخور شد پس در شهر رفته نیشین مقطع بلا
 شد پس در وقتی که لکهنوتی اقطاع یغان تن شده ولایت چهار طغانخان را فرمود چون
 یغان تن بر حجت حق پیوست او مقطع بلا و لکهنوتی شد و آن بلاد را ضبط کرد و بعد از فوت
 سلطان سعید طاب ثراه میان او و مقطع لکهنوتی ککورا یک نام که او را از طغان خطاب شده

(طغان) لکنه را ایکب - ککورا ایکب + (طغان) کند *

بود و نزدیک بغایت جلد بود و مخصوصت ظاهر شد و با هم نشان در برابر شهر بسکوت لکهنوتی معنا
 شد طغرل طغانخان هنگام مقتادله او را تیری زد شهادت یافت اسم طغرل بزرگ شد و هر
 لشکر بلاد لکهنوتی یکی را رال گویند که بر طرف کتور است و دوم را برند نام که بر طرف دیو
 کور است و او اسلام شد چون تخت مملکت بسططان رضیه رسید طغانخان معارف بدرگاه
 اعلیٰ فرستاد و بر تشریف چتر و رایت لعل مشرف گشت و اعزاز وافر یافت و از لکهنوتی
 بطرف بلاد ترمیت رفت و اموال فاخر بدست آورد و چون تخت بسططان مغزالدین بهرام
 رسید طغانخان همچنان موقوف بود و دلام بخیریت بارگاه خدمت لاهی گرانمایه می فرستاد چون عهد
 مغزی منقرض شد در اوائل عهد غلائی او را که خدائی او بهارالدین بلال سودانی برضبط ولایت
 او ده کرده و مانیکپور و اندیشیه بالا تر تحریر کس کرد و در شهر سنه اربعین و ست مائه که این داعی با
 اتباع و فرزندان از حضرت دلی عزیمت لکهنوتی کرد چون باوده و وصول نمود طغانخان
 بولایت کرده و مانیکپور رسید بود داعی از او ده بخیریت او پیوست مدتی در آن حوالی نزدیک
 او ده بود پس بطرف لکهنوتی مراجعت کرد و داعی با او موافقت نمود و در شهر سنه احدی
 اربعین و ست مائه داعی جاجنگر ولایت لکهنوتی را زحمت دادن گرفت - طغانخان در شوال
 سنه احدی و اربعین و ست مائه عزیمت ولایت جاجنگر کرد و داعی دولت در موافقت او بدین
 غرض و برفت چون بکتابتسن که سرحد جاجنگر بود و وصول افتاد - روز شنبه ششم ماه ذی القعدة
 سنه احدی و اربعین لشکر برنشانند و جنگ پیش برد و مبارزان مسلمانان از دو خندق بگذشتند و
 کفار بنزد روی بهزیمت نهاد - بودند تا سجدی در نظر این داعی بود که آن علفی که پیش پیلان الشان
 بود چیزی بدست پیادگان لشکر اسلام افتاد فاما از طغانخان فرمان بوده که پیلان را کسی زحمتی
 (بله) بسکوت - بسکوت - شفت صفحه ۱۴۱ (سنه) کورت - سه بخت بسین

نهد بدین سبب آتش تیز جنگ نشست چون جنگ تا نیم روز بداشت پیادگان لشکر اسلام
 بجست طعام خوردن کس بازگشتند و هندوان از طرف دیگر جنگ کردند و پنج پیل بگیرفتند
 و بقدر دست پیاوه و پنجاه سوار از پس پشت بعضی از لشکر اسلام درآمد و هر بیت مسلمانان
 افتاد و مبلغ مسلمانان شهادت یافتند و طغانخان نامر او از آن موضع مراجعت کرد و ملکھوتی
 باز آمد مشرف الملک اشغری و بحضرت علانی فرستاد و طلب مدد از حضرت قاضی حلال
 الدین کاشانی علیه الرحمة بالتشریف و چتر و اعزاز وافر و اگر شامل نامزد شد با شرف الملک
 و علم و سرا پرده و لشکر بائی هندوستان و موافقت نمیداد خان قمر الدین قیران که منقطع اوده بود
 برای دفع کفار جا جنگ حکم فرمان اعلیٰ بطرف ملکھوتی حرکت کردند و همدرین شهر دلائی جا جنگ
 با مقام نهب بکتابسن که در سال گذشته سند وجود و تقریر رسیده است روی به ملکھوتی نهادند
 روز شنبه سیزدهم ماه شوال سنه شعی و در بعین دست مایه لشکر کفار جا جنگ با پیلان و پایک
 و سوار بسیار با بر ملکھوتی رسیدند و طغانخان در مقابل ایشان از شهر بیرون آمد و جماعت
 کفار که از سرحد ولایت جا جنگ بیرون آمدند اول کور را بگیرفتند و فخر الملک کریم الدین لاغری را
 که منقطع کور بود با جماعت مسلمانان شهید کردند و بعد از آن بدر ملکھوتی آمدند - دوم روز آن از
 طرف بالا سر علان رسیدند و اعلام لشکر اسلام دادند که نزدیک رسیده اند میتی بر لشکر کفار
 مستولی گشت مراجعت کردند چون لشکر بالا بکوه ملکھوتی رسیدند میان طغانخان و تمرخان
 وحشی ظاهر شد و بمصاف کشید و بر در ملکھوتی میان هر دو فرقی اسلامیان متقابل رفت از
 باد و تا چاشت گاه جمعی در میان سخن گفتند هر دو لشکر از هم باز شدند و هر یک به لشکر گاه
 خود مراجعت کردند طغانخان چون بدست رسید - هنگام آنکه بسرا پرده خود نزول کرد جمله حشم

او در شهر و بنا قهای خود بازگشتند طغانخان آنها بماند و تمرخان بدشکرها مراجعت کرد ،
 همچنان باصلاح مستعد می بود چون فرصت یافت و معلوم شد که طغانخان در لشکرها و
 سرایه و مخدو خالی ست تمرخان قیران با تمام لشکر بر پشت و بر لشکرها طغانخان را ند
 بفرورت طغانخان بر پشت و منهرم شده بشهر درآمد - و این حادثه در روز شنبه پنجم
 ماه ذی القعدة سنه اثنی و اربعین دست مانه بود چون طغانخان به شهر درآمد داعی دولت
 منهاج سراج را در میان آورد و بطلب صلح و امان بیرون فرستاد و عهد و امان میان هر یک
 مستحکم شد بر آن قرار که لکهنوتی به تمرخان تسلیم کند و طغانخان با خولین خود و اتباع و پیلان
 و اشیاء بحضرت اعلیٰ رود برین قرار لکهنوتی تسلیم شود و ملک طغانخان در موافقت ملک
 قراش خان و ملک تاج الدین بنجر ماه پیشانی و امرای حضرت بدرگاه اعلیٰ آمد و این داعی
 با اتباع در موافقت او بحضرت دلی باز آمد - روز دوشنبه چهاردهم صفر سنه ثلث و اربعین
 دست مانه بدرگاه اعلیٰ و وصول بود چون طغانخان بحضرت اعلیٰ رسید با عزاره و اکرام وافر
 مخصوص گشت و ولایت او در ربیع الاول همین سال بدو موقوف گشت و چون تخت
 سلطنت بغربهایولین سلطان معظم ناصر الدین ترمین یافت - در شهر سنه اربع و اربعین
 طغانخان با دود مراجعت کرد و بعد از مدت نزدیک در شب آدینه بر حجت حق تعالی
 پیوست - و از عجایب تقدیرات آسمانی کی آن بود که چون میان طغانخان طغرل و تمر
 خان قیران خصومت و منازعت افتاده بود و ولایت یک دیگر شده تمرخان لکهنوتی
 بر حجت حق تعالی پیوست (درین معنی سیدالاکابر والا صاغر شرف الدین نجی بنی
 کرده +

آدینه و سلخ ماه شوال لقب خ بود و سیم و دال از نایب عرب
شد که بهج تمرخان و طغانخان ز جهان او اول شب گذشت و این آفرشب
و طغانخان در او ده چنانچه هیچ یک را از ایشان در دنیا از فوت یک دیگر نماند
و هر آنکه دیدار ایشان بدگاه عزت و در آن سخت بوده باشد و الله اعلم بالصواب *

الثامن الملك قمرالدین قیران تمرخان

ملک تمرخان ترک نیکو سیرت و گزیده اخلاق بود بنایت جلد و ششم و نازنده و لیر
اصل او از قباچ بود صورت خوب داشت و محاسن کشیده و را قول او را سلطان از اسد
الدین منگلی برادر ملک فیروز مبلغ پنجاه هزار چتیل بخزید و در لشکر چند وار ناگاه پسری
از چند وار نده تام بدست افتاد چون بخدمت سلطان آمد محل قبول بیافت پس نائب
امیر آفرید و در آن وقت امیر طغانخان بود چون تمرخان قیران نائب امیر آفرید و در آن
پسندیده نمود چون طغانخان را بدادون فرمود امیر آفرید و در عهد سلطان رضیه علیه السلام
مقطع قندرج شد در آن عهد بر سر لشکرهای اسلام بطرف گالیوار و مالوه حکم فرمان نامزد شد
و در آن لشکری آثار پسندیده نمود و بعد از آن چون بحضرت باز آمد اقطاع کرده حواله او شد و
در آن طرف غزوات بسیار کرد و شرائط لشکر کشیها با نام بجاء آورد و چون نصره الدین البسی
که مقطع اوده بود بر حمت حق تعالی پیوست ولایت اوده و مضافات حواله تمرخان قیران
شد و در آن بلاد تا سر حد تربت کارهای بزرگ کرد و غنائم بسیار بدست آورد و وزیران
و لایکانات و دولیات و مملکات آن دیار اموال وافر گرفت و چند کثرت ولایت بمشکوره را

(سده ۱) منگلی منگلی * (سده ۲) هر * (سده ۳) تملکوره *

نہیں کرو و اموال بستند۔ و در شہور سنہ اثنی و اربعین دست مایہ چون بطرف لکھنؤئی رفت حال او با طغانخان پیش ازین بہ تخریب پیوستہ است کہ یک جا رسید و وقتیکہ طغانخان بجزرت بود از لکھنؤئی جہیدہ حذبالس بیاید و بنہ خود را جملہ ناودہ بہ لکھنؤئی نقل کرد و مدت دو سال در لکھنؤئی لشکر کشی و کامرائی کرد پس بر حجت حق پیوست ہمدان مشبکہ فوت طغانخان بود در او دہ چون ملک بیجان تہ در حکم او بوجہ حسن عہد نگاہداشت و او را از لکھنؤئی بطرف او دہ آورد و آنجا دفن کرد و در حرمۃ اللہ علیہ۔ و حق تعالی سلطان اسلام را بخت سلطنت باقی داراؤ

التاسع الملک ہندو خان مبارک الخازن السلطانی

ہندو خان ہتر مبارک باصل از مہر بود چون بخدمت سلطان افتاد سلطان سعید او را بخیرید از قہر الدین صفائی بغایت مروتی نیکو سیرت و گزیدہ اخلاق و صفائی اعتقاد بود و در خدمت سلطان قریبی تمام داشت و محل اعتقاد کلی یافتہ بود از اول حال تا آخر عہد دولت شمس و رضوی محترم و مؤقر بود و خزینہ دار و خدمتہائی پسندیدہ کردہ بود و جملہ بندگان سلطنت کہ بمنصب ملکی و مراتب بزرگی رسیدند در اہتمام و شفقت او بودہ اند و ہمگان را بمنزلت پدر مشفق و مہربان بود و اول کہ بخدمت سلطان افتاد یوزبان شد بعد از آن مشعلہ دار شد و در آن مرتبہ در حدود ولایت برن کہ سلطان بمقطع برن بود در عہد سلطان قطب الدین بقبیلہ مہراس ہندو بدوانید و در آن غزو ہندو خان مبارک مرد ہندو را بسج مشعلہ بنیادخت و بدوزخ فرستاد سلطان اورا بشفقت و لاری فرمود مدتہا در آن مرتبہ خدمت کرد چون کار مملکت بدولت شمس مرتب شد ہتر مبارک خزانہ دار شد و ہرگز تا آخر عمر دست از طشت داری نہ داشت و ہمچنان خدمت طشت خاص می کرد و در عہد کی سلطان

سعید بیای محروسه گالیوار فرود آمد و آن قلعه را فتح کرد و داعی دولت قاهره منهاج السراج
 در آن لشکر در مدت هفت ماه بدر بر سر پرده سلطانی بحکم فرمان در مصفحه و دو نوبت تذکیر عقد
 می کرد و در ماه رمضان و عشر ذی الحجه و عشر محرم هر روز می گفت چون حقوق دهاکونی ثابت
 گردانیده بود بعد از فتح کل امور شرعی آن قلعه حواله این داعی فرمود. و این تعویض در
 شهر سنه ثلثین دست ماته بود و غرض آنکه آنچه در وقت تشریفات اشغال شرعی مهتر
 مهتران هند و خان خود سخرانه عالمیه حاضر شده چندان لطف و دلدادگی فرمود که داعی ممنون
 اکرام گوشت حق تعالی از وی قبول گرداناد و بروی رحمت کناد و چون ششصد منقرض شد در
 عهد سلطان رصیه ولایت قلعه اچه بدو موقوف شد چون تخت بساطان مغز الدین رسید از آن بلاد
 بحضرت آمد و ولایت جالندر حواله او شد و هما بجا بر حسب حق تعالی پیوست علیه الرحمة *

العاشر الملک ختم سيار الدین قراقش خان اتکین

ملک ختم سيار الدین قراقش اتکین از قره خطا بود مردی بنایت نیکو سیرت
 و جوانمرد و صفاتی باطن و با نواع مردی و شجاعت آراسته و از بنندگان قدیم سلطان طاب
 اورا بخبریده ساقی خاص شد بعد از مدتی دید چون خدمت کرد و اقطاع بر بکون و در نکوان
 یافت و بعد از چند سال شصت خالصات تبرهنده شد بعد از آن هم در عهد سلطان سعید ملتان
 اقطاع او شد و بعد از کنعان خطاب او قراقش خان شد چون عهد شمس القراض پذیرفت
 - ان ربه و هو از کنعان مرگ کرده ملتان حواله کنعان شد چنانچه بقریر رسیده است و قانع
 قراقش ملک بلوچ و بیرون آمدن او در حوادث کفار و اقامه قراقش ملک بلوچ و تحریر خواهد
 (ملکان) بر بلوچ - بر بلوچ - (ملکان) در نکون - شصت صفحه - (ملکان) کنعان - کنعان *

یافت انشاء الله تعالی قراقرش خان را ولایت بهیانه داد مدتی بدان طرف بود چون عهد سلطان
معزالدین شد آنرا بخدمت کج کردند ملک قراقرش با ملک یوزبک بجهت پیوست و چون بهتر
مبارک شاه فرخی قصد ملک و امرای ترک می کرد و سلطان معزالدین را بر ملک قراقرش و ملک
یوزبک متغیر گردانید هر دو را قید کردند چون شهر فتح شد و تخت بسلطان علاءالدین
رسید قراقرش خان امیر حاجب شد و بعد از مدتی نزدیک روز جمعه سبت و پنجم ماه جمادی
الاولی سنه اربعین دست مائه بهیانه اقطاع ازان او شد و بعد از مدتی که بدو مقروض شد
و انا بخادر موافقت ملک تیران ترخان بالشکریطون لکهنوتی آمد و با طغان خان یک جا
مراجعت کرد و چون تخت ملک بفرمایون سلطان جهان ناصرالدین والدین زیب و بهر گزفت
در سال سده اربع و اربعین دست مائه در حد و کره قراقرش خان شهادت یافت علیه الرحمه والرحمت

الحادی عشر الملک اختیارالدین التونیہ تبرمنده

ملک اختیارالدین تبرمنده ملک بزرگ بود در غایت شجاعت و مبارزت و
رجولیت و شیردلی جمله ملوک آن عهد بر مردانگی و دلیری او متفق بودند (و در عهد در بندان؛
سلطان رضیه طاب ثرا ما بالشکر مخالفت در او بنده کرده بود و مبارزت نموده) اولی که
سلطان سعید او را بخردید سر آیدار شد بعد از مدتی چون آثار رجولیت در ناصیه او مشاهده نمود
او را سر چتر دار گردانید و چون عهد شمسی القراض پذیرفت در دولت رضیه برن اقطاع او
شد پس تبرمنده بوی دادند چون مزاج ملوک و امرای ترک که بندگان دولت شمسی بودند بسبب
قرابت جمال الدین یا قوت حبشی سلطان رضیه تغییر پذیرفت و ملک اختیارالدین استیگین

امیر حاجب را با ملک ختیارالدین التونیہ تبریزندہ عقد محبت و عهد مودت مستحکم و بنیائی
 اتحاد استوار بود و از آن تغییر اورا اعلام داد و در خفیه اختیارالدین التونیہ در قلعه تبریزندہ عیدان
 آغاز نهاد و سر از رقبه مطاوعت سلطان بکشید سلطان با حشم قلب در وقت ایاز از حضرت
 بطرف تبریزندہ متوجه شد چنانچہ تقریر یافته است چون سلطان رضیہ مقید گشت و ملوک
 امرای حضرت باز آمدند و تخت ملک بمغزالدین رسید اختیارالدین التونیہ سلطان رضیہ
 را کہ مقید و محبوب بود در عقد و مجال خود آورد و بسبب آن اتصال ترمود آغاز نهاد و چون
 ملک ختیارالدین ایتگین شهادت یافت و بیدارالدین بمنقر رومی امیر حاجب شد و چون
 ملک ختیارالدین التونیہ از تبریزندہ سلطان رضیہ را بیرون آورد و لشکر با جمیع کمره و روئی
 بحضرت نهاد و با ربیع الاول سنه ثمان و ثلاثین دست مائه چون از حضرت نامراد
 باز گشتند و سلطان رضیہ در حدود کیتخل گرفتار شد اختیارالدین التونیہ در حدود منصوب بود
 گرفتار شد - و روز شنبه بیست و پنجم ماه ربیع الاول سنه ثمان و ثلاثین دست مائه
 شهادت یافت و التذاعلم بالصواب +

الثانی عشر الملک ختیارالدین ایتگین علیہ الرحمۃ

ملک ختیارالدین ایتگین قره غلای بود یک آراسته و مرد نیکو سیرت و خویشتن
 و با مهابت و قتل و کیماست تمام سلطان سعید اول از امیرایک نسائی بخزید و در تبریز
 سلطان را خدمت بسپار کرده بود و متقی عواطف با دشمنان مراتب بزرگی شده اولی مرتبه
 جاندار شد بعد از مدتی آسار شد چون در حسین اولایع بود و منصور پور اقطاع او فرمود پس

مدتی کویاوه و نندنه بدو موقوف گشت و در آن سرحد خدمات شائسته بجائی آورد چون نوبت
سلطنت بسلاطین رضیه طاب ثرا آمد رسید او را بحضرت طلبید و بدو انقطاع فرمود بعد از
چند گاه بمرتبه امیر حاجی رسید و در پیش تخت خدمات گزیده بجائی آورد اما بسبب قربت
جمال الدین یا قوت بخشی جمله ملوک و امرائی ترک و غوری و نازیک از خدمت درگاه متفرق
می شدند و کوفته خاطر می بودند خصوصاً اختیار الدین اتیگین که امیر حاجب بود چنانچه در
ذکر سلطان رضیه تحریر سویت بدین سلب جمال الدین یا قوت شهادت یافت چون ازین
سبب دولت از سلطان رضیه روی تافت خوش طبعی مثنوی گوید +

غنان تافت دولت زیر پر منش چو گرد می سیه دید بر دامنش
و تخت معز الدین رسید در روز بیعت بکوشک دولت خانه چون سلطان را به تخت
نشانند ملوک و امرا و علما و صدور و اکابر لشکر حضرت را بجهت بیعت عام در بارگاه
اعلی حاضر کردند بهنگنان از سلطنت معز الدین و ذکر نیابت او بیعت دادند و با سلطان
معز الدین مقرر شد که چون بادشاه و صفیر سن هست یک سال مصارح ملکیت بر بنده باز
گزارد سلطان برین جمله فرمان داد چون التماس یوفا رسید در موافقت خواجه مذهب
الدین وزیر پر دخت مصارح ملک پیش گرفت و از سلطان نوبت و پیل در خواست
و یک همیشه سلطان را در عقد خود آورد و تمام امور ملکیت بوی عائد شد سلطان ازین
حال غیرتی در مزاج آمد چند کثرت و خفیه قصد او کرد و دفع ممکن نگشت تا روز و شنبه
هشتم ماه محرم سنه ثمان و ثلاثین و ست ماه چنان فقر بر کرد که سپهسالار حمید
علیه الرحمه در خفیه بخدمت سلطان و عرض داشت تا چند ترک را خبر داد و بفرمود تا آن
ترکان مست از بالائی قصر حمید پیش صفه بار فرود آمدند و اختیار الدین اتیگین را بنهم گاه

شهادت کردند و خواجۀ مہذب الدین را کہ وزیرست چند زخم زدند اما از پیش ایشان باز خم
بگرخت و خلاص یافت و اللہ اعلم بالصواب *

الثالث عشر بدر الدین سنقر رومی

بدر الدین سنقر رومی اصل بود. و بعضی از ثقات چنین روایت کرده اند کہ مسلمان
زاده بود و بہ بندگی افتادہ نامردی بغایت خوب سیرت و با جمال و شکوہ بود و پسندیدہ
اخلاق و متواضع و با شفقت و گزیدہ اوصاف مردم ساز اول کہ سلطان اورا بخریدشت
دارشد بعد از مدتی کہ آن خدمت بجائی آورد بہلہ دار شد پس شجہ زرا و خانہ بدوان شد بعد از
مدتی نائب امیر حاجب شد در ہر مرتبہ سلطان را خدمت پسندیدہ بسیار کرد چون
نائب امیر آخر شد یک نفس الاس حاجت ضروری از پاینگاہ اعلیٰ فائز نبودی و در سفر
و حضر ملازمت آستان در گاہ سلطنت کردی و در پائی محروسہ گالیوار در حق کاتب این
حروف چندان لطف و رحمت فرمود و اکرام و اعزاز بجائی آورد کہ صورت آن شفق تھا ہرگز
از خاطر محو نشود حق تعالی بروی رحمت کند و چون عہد دولت بسطان رضیہ رسید بدوان
اقتطاع او شد در شہور سہ ست و ثلثین دست ماہ چون اختیار الدین اسگیں در عہد
معز الدین شہادت یافت بدر الدین سنقر را از بدوان طلب فرمود و امیر حاجب شد چون
اختیار الدین التونیہ تیر سہ زندہ با سلطان رضیہ عزیمت حضرت کردند و بحدود دہلی رسیدند
بدر الدین سنقر در وقع آن فتنہ آتش را پسندیدہ نمود بعد از مدت نزدیک میان او و خواجہ
مہذب وزیر تعاقب پیدا آمد بانکہ سببی کہ تفریر را نمی نماید آن غبار زیادہ می شد بدین
سبب خواجہ مہذب الدین مزاج سلطان را با او متغیر گردانید و اعماد سلطان از وی برقا

ماوراءسلطان نیز اعتماد نمائید بر انقلاب ملک بسراشی سید تاج الدین موصی اکابر حضرت را
جمع کرد. روز دوشنبه دهم ماه صفر سنه تسع و ثلاثین دست مائید خواجہ مہذب سلطان را از ان
حال اطلاع داد و سلطان بر شصت و بیست و دو نفر را از ان اندیشہ باز بجا ندید خدمت سلطان
آمد و همان روز بطرف بلوچ نامزد شد و بعد از مدتی قضائی اجل اورا بحضرت باز آورد و بی
آنکہ فرمان آمدن بودی در شہر دلی آمدہ بوثاق ملک قطب الدین علیہ الرحمۃ نزول کرد تا نگہ
پناہ و امانی حاصل کند از در گاہ فرمان صادر شد تا اورا بگرفتہ و قید کرد و مدتی در قید
و حبس ماند بجاقت شب چار شنبہ چہارم ماه جمادی الاولی سنہ تسع و ثلاثین دست مائید
شہادت یافت علیہ الرحمۃ و الخفران .

الرابع عشر الملك تاج الدين بنجر قتل

ملک تاج الدین بنجر قتل مرد تمام بود و یاصل از قہیاق مردی بود در غایت جلالت
و مردانگی و شہامت و مہابت و مبارزت و شجاعت در بہ او صاف بغایت رسیدہ
و در نہایت صلاح و پاکدامنی و بیچ منکری را بر و گذرنہ بود سلطان سعید اورا از خواجہ جلال
الدین بکریان خریدہ بود اول جامدار شد بعد از مدتہا شہنشاہ آخر شد در ہر مرتبہ سلطان را بخدا
گزیدہ کہ دچون عہد دولت شمس منور گشت و تخت بر فنیہ رسید تاج الدین بنجر قطع
شد و بر سر شکر باطراف گالیور نامزد گشت - و در شعبان سنہ خمس و ثلاثین دست مائید کتاب
این حروف داعی دولت قاہرہ منہاج سراج در موافقت اواز محروسہ گالیور بیرون آمد
و بخد مت در گاہ رضیہ پیوست در راہ چندان لطف فرمود کہ در وصف نیاید و در وقت

(۱۵۷۱) ربيع الاول ، (۱۵۷۲) فیلق - فیلق ، (۱۵۷۳) برن .

نقل از کالیوار و دهنه ق کتب خاص این داعی را برتر شد و نقل کرد و بهماون برسانید
 و دیگر اوقات الطاف فراوان ارزانی داشت حق تعالی از وی قبول کرد و ناد و بروی رحمت
 کند و چون بحضرت باز آمد مقطع ولایت برستی شد چون تخت بمعرالدین رسید خدای عز و جل
 کرد و چون عهد مغزی القراض پذیرفت و تخت بجلالالدین رسید مقطع بدوون شد و در
 شهر سنه اربعین دست مائه موارسات کا تھیرو بدوون را برانداخت و جهاد بسیار کرد
 و بچند مرتبه مساجد جامع ساخت و منبر و خطبه نهاد و حشم بسیار جمع کرد هشت هزار سوار و
 پیاده و یک با اسب مرتب گردانید و غزیت بران معمم کرد که بطرف ولایت کالنج
 و موبلش کشیده آن ولایت را در غنبط آورد و جماعتی را از کثرت حشم و وفور آلت و عدت
 بسیاری قوت و مهیت و دلیری او در لشکر کشی حسد آمدن گرفت و نفس و شیطان قبول
 ایشانرا بران داشتند که در قبول زهر تعبیه کردند و بوی دادند مطبون گشت و بعد از چند روز
 بر حمت حق پیوست ملک سجانه و تعالی حقوق آن ملک نیکو سیرت را بدعا از دهنه این ضعیف
 و دخته گرداناد و یکی از حقوق ملک نیکو سیرت آنست که در شهر سنه اربعین دست مائه
 چون از حضرت و علی عزیمت بر سفر لکهنوتی معمم شد اتباع را پیش از خود بطرف بدوون
 فرستاده آمد آن ملک نیکو سیرت اتباع و فرزندان این داعی را علوفه فرمود و انواع اکلام
 ارزانی داشت و چون بعد از پنج ماه داعی و عقب اتباع به بدوون رسید چندان العام
 فرمود و اعزاز واجب داشت که در چیز تحریر نیاید و اقطاع معین کرد و بمقام بدوون
 و وفور الطاف تشریف واجب داشت اما چون تقدیر و رزق بطرف بلاد لکهنوتی جذب
 می کرد و قضائی آسمانی می بود رفته شد حق تعالی آن الطاف را از آن ملک نیکو سیرت

(نسخه) کا تھیرو

قبول گرداناد و سلطان معظم را در منسلطنت پائنده داراد و الله الباقی والدائم .

الخامس عشر تاج الدین سبخر کبیر خان

کبیرت خان ترک قبیچاق بود در غایت مردی و مردانگی و جلالت و فرزادگی و در میان مبارزان و مبارزت یگانه همه صفهای لشکر اسلام بود و در سلاح و سوارسی خود را ثانی نداشت چنانچه دو سر اسب در زیر زمین بودی بر یکی ازان دو اسب سوار شدی و دیگر خود گرفته تباختی و در میان تنگ اسپان ازین یک اسب بر دیگری می جستی بچاکی و باز هم برین اسب نشت آمدی چنانچه چند کت در یک تنگ بر دو اسب سوار شدی و در تیر اندازی چنان بود که هیچ خشم در جنگ و هیچ جانور در کار از زخم بیلیک اود خلاص نیافتی و در هیچ کارگاه با خود یوز و باز و سگ نکاری نبردی همه بزخم تیر انداختی و در هر مواسمی که میاد بودی خود پیش از همه حشم خود بودی و شخته سحر و کشتیها هم بود و با این داعی اورا بغایت مودت و ارادت بود حق تعالی اورا غرق غفران گرداناد و اولاً که ترک کار سلطانی با خواجه مذهب وزیر خروج کردند دوم جهادی الاولی سنه اربعین و ست مائه سر غوغائی آن طائفه بود غلام خواجه مذهب مهتر خافش اورا بر روی زخم شمشیری زد چنانچه ایشان زخم بر روی او ماند چون خواجه مذهب شهادت یافت کبیرت خان شخته پیل شد و بعد از آن سر جاندار شد و بعد از آن مقطع برین شد و بعد از آن مقطع او ده گشت و در آن دیا جهاد بسیار کرد و آثار غز و بسیار نمود مملکات فراوان قهر کرد و از او ده بطرف بهارفت آن لایت را نهیب کرد تا گاه ندیدی حصار بهار و از تیری بمقتل آمد و شهادت یافت علیه الرحمه .

(س ۱) کبیرخان . (س ۲) بود و خلاص - در هر مواس .

السادس عشر الملك سيف الدين بنجان ايبك خطائی

ملك سيف الدين بنجان ايبك خطائی بنمايت نيكوسيرت و حلیم و متواضع و خوب عتقا بود و در جلالت و مبارزت بر سر آمده و بر داگي و شهابت معروف شده سلطان سعاد و انجريد اول سر جبار شده پس در عهد سلطان علاء الدين سر جبار شد و کهرم و سامان اقطاع او شد پس برين اقطاع او شده و از حضرت بر لشکر لايفضوليت آنچه و ملتان نامزد گشت و در ان لشکري يک پسر او که در جلالت و مردانگي باول جواني بر سر آمده بود با اسپ در آب سنده غرق شد چون از انجا باز آمد بعد از مدتی در عهد سلطان السلاطين ناصر الدنيا و الدين و کيلید شد و آثار پسندیده در خدمت درگاه بجا آورد و مدتی در دولت بود و در لشکر سنطور ناگهان از اسپ خطا کرد و بر حمت حق پيوست بادشاه اسلام را و سلطنت باقی داراد و الله الباقی *

السابع عشر الملك تاج الدين سنجر تبرخان

تاج الدين سنجر ترک گرجی ست و بنمايت جلد و مردانه و شهم و فرزانه و اولاد و صامت پسندیده بسیار و احوال گزیده بشمار بر روی و لشکر کشی موصوف و نیکوسيرتی معروف سلطان سعاد و انجريد و در عهد سلطان مغالدين امير آختر شده پس در عهد سلطان ناصر الدين نائب امير حاجب شد و بنجان اقطاع او گشت چون النعمان اعظم بطرف ناگور بسعادت برفت ملک تاج الدين سنجر تبرخان بنحمت و هوا داری او مخصوص بود اقطاع کسمندی و منديان از ولایت هندوستان عازم او شده و مدتی آن جا بود چون خان غلتم بنحمت درگاه اعلى پيوست ملک (سنة ۶۰۰) سیمان سیجانک (سنة ۶۰۰) در نوشته لفظاً جابداً بکرت *

تبرخان بجفرت آمد برین اقطاع او شد و مدتی آنجا بود و در سال سنه اربع و خمسين بجفرت باو
اسلام و کليد رشت و بدارون اقطاع او بود. چون ملک قلعخان در او ده بود بخلاف فرمان اعلیٰ بطرف
بدارون بالشکر میند و ستان بیاید ملک تبرخان بر سر لشکر از حضرت بالک بکتم او رخا بد رف
لشکر میند و ستان نام زد شد چون بحدود سمرامو هر دو لشکر ملاقات بود و بضرورت ملک تبرخان
عطف کرد و بجفرت باز آمد و او ده نامزد او شد بدارون طرف رفت و آن ولایت را ضبط کرد و
مواسات کفار میند و ستان را مالش تمام داد و مال بستد و چون کت بجفرت اعلیٰ بحکم فرمان
بیاید و رقبه خدمت را همه اوقات در رقبه طواعیت داشت. و درین سال که تحریر این تاریخ
بود سنه ثمان و خمسين دست مائه بجفرت اعلیٰ آمد بحکم فرمان اعلیٰ و دست مواب خاقان معظم بر
لشکر قلب و حضرت بطرف کوه پای میوات رفت و آنرا پسندید و نمود و بخدمت درگاه باز
آمد و در خدمت رکاب همایون العنان معظم کت دوم بغزو و جهاد نمود کوه پای میوات رفت
و مبارزت و جلالت بسیار نمود چون بجفرت باز آمد بشرفیات فرادان مخصوص گشت و بطرف
او ده مراجعت نمود و حق تعالی بندگان دولت حضرت اعلیٰ را در جهان داری باقی و پائنده دارا و مبنه و کرمه

الثامن عشر الملک ختم یار الدین یوزبک طغر خان

ملک ختم یار الدین یوزبک از اصل قبیاق بود و بنده سلطانی شمس الدین در پای کالیو
نائب چاشنی گیر بود چون تخت مملکت بسططان رکن الدین رسید شغل امیر مجلسی بدو محال شد و مقبر
گشت و بعد از آن شمشکی پیلان ادرافرمود و بجایت قریبش مخصوص گردانید چون در صحرائی ترائ
بندهگان سلطانی خروج کردند و جماعت اکابر چون ملک تاج الدین و بهار الملک کریم الدین
تا هد و نظام الدین بشرقانی شهادت یافتند از سر غوغا ثمان آن طالعزکی ملک یوزبک بود چون

تخت بسلطان رفیع رسید و امیر آفرید شد و چون سلطان معزالدین به تخت نشست و جماعت ملوک و امرائی و بی لا و در بیلان دادند ملک یوزبک با ملک قراقرش بخدمت سلطان معزالدین در شهر آمدند روز سه شنبه سلج با و شعبان سنه تسع و ثلثین و ست ماه و چند ماه خدمت پس رسید کرده همت بر ملک شاه فرخی که بر سلطان معزالدین استیلا یافته بود ملک و امرائی ترک را از حضرت متزید گردانیده سلطان را بیلان تحریر نمود که ملک یوزبک با با ملک قراقرش گرفت و فتنه گردانید روز چهارشنبه نهم ماه رمضان سنه تسع و ثلاثین و ست ماه چون شهر گشاده شد روز سه شنبه هشتم ماه ذی القعدة سنه تسع ملک یوزبک فخلص شد سلطان علاءالدین چون بخت نشست تبریز و قطاع او گشت بعد از آن به مورنجیه قطاع او شد و او را آنجا ملک نعیرالدین محمد بن ارمک و حجت افتاد و بعد از آن با حضرت مخالفت آغاز نهاد که در نهاد و حراج او تودیه استیلا مرکب بود بان الغنائی معظم او را ناگاه بحضرت آورد و نوازش یافت و الغنائی معظم برای بیایان سلطان عرضه داشت تا یوزبک را تبریت بادشاهانه مخصوص گردانید و حرکات مخالفت او را عفو نمود بعد از مدتی قنوج قطاع او شد بار دیگر قنوج از نهاد حضرت ملک قطب الدین حسن خطاب شاه با لشکر نامزد شد او را بخدمت و مطاوعت باز آورد و بعد از چند گاه او را حواله او شد باز بخدمت آمد و ملکت لکهنوتی حواله او شد چون بیلان طرف رفت و آن لایت را ضبط کرد و او را بارائی جا جنگ خصومت افتاد و لشکرش جا جنگ شخصی بود نام او سائتر داماد لای در وقت طغاک طغرل بلب آب لکهنوتی آمده بود و جرات بسیار نموده لشکر اسلام را بد لکهنوتی برانده و در وقت طغاکخان یوزبک بقیاس ما تقدم جرات نمود و شکسته شد و ملک یوزبک را بارائی جا جنگه کرد دیگر مصاف افتاد هم فیروز آمد سیوم بار اندک شکستگی افتاد و پیلی سپیکه و لکان از او شکست تر نه بود مست بود در میان مصاف از دست او برفت و بدست کفار جا جنگ افتاد

پس دیگر مال ملک یوزبک از کهنوتی بطرف ولایت اردون لشکر کشید و منافعه بدار الملک
 را می رسید که آن شهر را اردون گویند را می آن موضع از پیش او عطف کرد و تمامت بنه و اتباع
 و فیلان را می بدست لشکر اسلام افتاد چون بکهنوتی باز آمد و مخالفت حضرت آغاز نهاد و
 سرچهر برداشت لعل و سیاه و سپید و لشکر از کهنوتی بطرف او ده آورد و در شهر او ده درآمد و به
 بنام خود فرمود و خود را سلطان مغیث الدین خطاب کرد و بعد از دو هفته از حشم بادشاه که در حوالی
 او ده بودند میری را از جمله را می ترک منافعه بنزدیک او ده و دانید که لشکر بادشاه رسید ملک یوزبک
 بشکست و در کشتی نشست و بطرف کهنوتی باز رفت و این حرکت مخالفت جمله اهل مملکت
 هندوستان از اهل دستار بند و کلاه پوش و مسلمانان و هندو از ملک یوزبک ناپسند شدند
 که در بادشاه خود عامی شد و خلافت و عصیان ظاهر کرد و لاجرم شوم آن حرکت در وی رسید
 و از اصل و بیخ بر افتاد چون از او ده بکهنوتی باز گشت عزیمت کامرود مصمم گردانید و لشکر
 انساب بگندی بگزید چو را می کامرود و لطافت مقاومت او نبود بهر جهت بطرفی رفت ملک
 یوزبک شهر کامرود را فتح کرد و اموال و خزائن بشمار بدست آورد و چنانچه در حیره تقریر شد
 وزن آن در نیاید و این داعی را بوقتی که در کهنوتی مقام بود از بندگان که تقریر ایشان اعمدا
 شاید سماع افتاده بود که از عهد گرشاسب شاه عجم که بطرف چین رفته بود بدان راه بطرف هندوستان
 و آمده تا بدین وقت یک هزار و دویست خزانه بود همه در مهر که هیچ یک از ان رایان و ان اموال
 و دقائن تصرف نکرده بودند آن جمله بدست لشکر اسلام افتاد و خطبه و نماز جمعه در کامرود وضع
 شد و علامات اهل اسلام پیدا گشت اما چه فائده که آن جمله از جنون مجاد و او که عقلا چنین گفته اند
 غایت کار طلب کردن بر هیچ طالب مبارک نیامده است -

دولت آن بکه افت و میسند بود دولت تیز رستمیست بود

چون کامرود فتح شد چنان تقرر میکردند که رای بکرات معتمدان فرستادگان بلاد ترانج و سیج
ملک را از اهل اسلام این فتح نه بود و اکنون تو باز گرد و مرا بر تخت بنشان که هر سال چندین پهلوار
زرد و چندین زنجیر پیل بخدست تو فرستم و خطیم و سکه همچنان برقرار بدارم ملک یوز بک سیج طریق
بدان راضی نشد راضی فرمود جمله رعایا را که نزد یک ملک یوز بک دوید و دست راست بستانید
و بر سر رخ که او را باید فکر که در کامرود دست دهد بخدایت که اسلام را غلوفه نماید همچنان کردند
تمامت غلوه روی بر رخ گران بخردند و او را با عثم و آبا و اخی و عمارت و لاسیت سیج غلوفه و ذخیره
نگاه داشت چون وقت غلوه فصل ربیع شد راضی با جمله رعایا خروج کرد و اطراف را بنیادی استیاد
و ملک یوز بک و لشکر اسلام را عاجز گردانید چنانچه از بی برگی بهلاک نزدیک شدند راضی زود جمله
با یکدیگر که باید رفت والا از گرسنگی هلاک خواهیم شد بر عزیمت مراجعت از کامرود و بلوک کهنوتی
روان شدند راه صحرا آب هم پهنه گرفته بود را بهر حاصل کردند که بلوک کو سپای ایشان را از آن بلاد
بیرون آورد چون منزلی چند بر قند در فائق در راه های تنگ افتادند پسندوان از پیشش
بگریختند و موضع تنگی دو پیل ادریش صفت با هم جنگ شد که بهم در افتادند پسندوان از اطراف برگشتند
و مسلمان و هند و درهم آمیخت ناگاه ملک یوز بک بر پشت پیل بود تیری بر سینه آمد و بنیاد و اسیر
شد و فرزندان و اتباع و لشکرش همه گریختند چون او را پیش راضی بردند التماس نمود که پسر اربابید
چون پسرش را بیاورند روی بروی پسر نهاد و جان بختی تسلیم کرد و خدی تعالی سلطان احمد را در رعیت
پیروی و عدل گستری و تخت مملکت باقی دارد آمین رب العالمین .

التاسع عشر الملک تاج الدین اسلامخان سنجر خوارزمی

اسلامخان مرد جلده و مبارز بود و دوز ناگی و دلیری بر سر آمده سلطان سعید او را از حقیا

الملك ابو بکر حبش بخزیده بود و اختیار الملك از طرف عدن و مصر کرده بود. و بعضی چنین بویست
 گفته که از انبائی امرائی خوارزمی بود و دیار شام و مصر از آن طرف استیگشت و او را فروخته چون
 سلطان او را بخرمیاقول خاقانه وار شد مدتی سلطان را در آن مرتبه خدمت کرد چون در سلطنت
 شمس منتهی شد و عهد رکن الدین الفراض پذیرفت او در عهد رضیه جاشنی گیر شد پس از مدتی
 اقطاع بلا را یافت و سلطان بعید شهید در عهد حیات خود فرزند ملک بهار الدین طغرل
 بهیانه را در جلاله افرموده بود و آن ولایت و اطراف آن در اول عهد اسلام عمارت کرده
 او بود بدین وسیله در عهد سلطان ناصر الدین خلده ملکه بهیانه اقطاع ارسلانخان شد بعد از
 چند سال شغل و کیلیدی حواله او شد پس محرومه تبرهنده از دست متعلقان شیرخان مستحق گشت
 و حواله او شد و دیو الجوه منه احدی و خمیسین دست مائه و چون النعمان اعظم بعد از آنکه حکم فرمان اعلی
 لا زال که ملک بطرف ناگه گرفته بود چون غریمت خدمت درگاه کرد ارسلانخان با خدمت او
 موافقت نمود و چون بحضرت رسید اندک گاه جهان پناه اعزاز یافت و بطرف تبرهنده مراجعت
 نمود و چون ملک شیرخان از طرف ترکستان باز آمد عزمیت ضبط تبرهنده که از طرف او بود
 سوار و پیاده بسیار با خود بطرف تبرهنده آورد و در شب بیای حصار آمد و مردشکی شیرخان
 در شهر و اطراف حصار متفرق شدند چون صبحدم جهان از نور آفتاب روشن گشت ارسلانخان سنج
 با خواص و فرزندان خود از قلعه بیرون آمد و حمله کرد و چون سوار شیرخان متفرق شده بود بعضی در دست
 غیر قتل مراجعت کرد بعد از آن چون شیرخان بحضرت اعلی آمد حکم فرمان ارسلانخان نیز بدین گاه
 آمد مدتی بحضرت مقام کرد و بعد از آن اوده حواله او شد و چند کثرت قلعین با امرائی که با او هم
 داشتند حوالی اوده و کوه را زحمت دادن گرفت ارسلانخان زحمت ایشان را دفع کرد و آن ملک بطرف
 ایشان برود و آن طاعنه را متفرق گردانید و بعد از آن آنک لغاوتی در خارج او بخلاف حضرت

ظاهر شد ریایات اعلیٰ بدفع آن اندیشه بطرف او ده و کوه نهضت فرمود چون ریایات اعلیٰ سایه
 بدان دیار افکند ارسلانخان از پیش لشکر قلب عطف کرد و متملک فرستاد و خود را امان طلبید بران
 قرار ی که چون ریایات اعلیٰ مراجعت کند ارسلانخان با قتلخان پسر ملک جانی بخیمت آید اقترح
 ایشان بجزاجابت مقرون گشت چون مرکب بمقر سلطنت و دارالملک جلال باز آمد بعد از چند گاه
 بار دیگر ارسلانخان بخیمت درگاه پیوست و با عزاد و اکرام وافر مخصوص گشت بعد از مدتی که
 بمحضرت بود خدمت شهر کرده او را اقطاع فرمودند پس در شهر سبب و خمیس دست یاز کرده
 بر عزمیت نهب ولایت مال و کالنجرا شکستید و چون چند منزل برفت عطف کرد و بطرف
 بلاد کهنوتی رفت و قطع کهنوتی بطرف ولایت تنگ رفته بود و شهر کهنوتی خالی گذاشته و
 ارسلانخان با هیچ یک از فرزندان و اماران بکشف نکرده بود که او را عزمیت بلاد کهنوتی می باشد
 و درین عزمیت او را از حضرت اعلیٰ اذن و فرمان نبود چون بدان سر رسید جماعتی از فرزندان
 و اماران او را آنچه در ضمیر تنگ داشت معلوم شد از موافقت او با نموده فاما چون مراجعت را
 روی نمود بضرورت موافقت کردند چون بدین شهر کهنوتی رسید متملک آن شهر محصر شدند و ایا
 چنان تقریر کرد که سه روز جنگ کردند بعد از سه روز شهر را فتح کرد و غارت فرمود و اموال و
 مواشی و برده مسلمانان بدست حشم او افتاد مدت سه روز آن نهب و غارت و تاراج بدست
 چو آن فتنه بپا را مید و شهر و ضبط آورد ملک عزالدین بلبن را که مقطع کهنوتی بود ازین حادثه
 بدان طرف که او بود معلوم شد و مراجعت کرد میان او و ارسلانخان معصاف شد و از حضرت اعلیٰ
 عزالدین بلبن را فرمان و تمثال ایالت کهنوتی اصداف فرموده بودند بعد از آن جنگ و در نتیجه
 و اموال و نفائس بسیار بخیمت درگاه فرستاده بود و سباب ارسلانخان آنچه بود عزالدین بد
 ارسلانخان امیر شده و بعضی همچنان تقریر کردند که شهادت یافت این قدر که از حال آن بلاد و

حادثه آن اطراف معلوم بود بمقر میرپویست . ملک تعالی سلطان السلاطین ناصرالدین و الدین
را برضا عفت و نزاد و مملکت دارا و آیین .

العشرون الملك عز الدين بلبن كشلو خان

ملک عزالدین بلبن باصل قیچاق مست و مرد جلد و مبارز و نیکو سیرت و علما و صلحا و اهل
خیر و زهد را دوست داشت و در امتداد بود و با سلطان در پای حصار بند و راز بازگانی بخزید اول ساقی شد چون
سلطان را مدتی خدمت کرد در پائی حصار گالیوار شتر ایدار شد پس برهمون اقطاعش فرمود
پس از مدتی برین بدو حواله شد چون عهد دولت شمس منفرض گشت و دروغفائی امرای ترک
در لشکرگاه کبکی بترپین سرغوغا بود چون عهد رکنی درگذشت و مخالفت ملک جانی و کوچی
بر در شهر و ملی با سلطان رضیه قائم شد و امرای ترک که بنده گان شمس بودند در خدمت درگاه
سلطان رضیه بودند و در آن محاربات ملک بلبن بدست مخالفان اسیر گشت و خلاص یافت
و باز از واکرام مخصوص گشت و چون عهد رضیه برگذشت و تحت سلطنت بمعزالدین رسید
همچنان مکرم بود تا چون خواجه مذهب وزیر میان سلطان معزالدین و امرای ترک مخالفتی ظاهر
گردانید چنانچه بقریه پیوسته است و پیش ازین جمله امرا و ملوک بیعت کردند با خراج
معزالدین از تحت در سینه اربعین دست مایه جمله بموافقت یکدیگر بیانی شهر و بی آمدند و مدت
پنج ماه یا زیادت این خدمت و مکاحضت بداشت چون شهر ضبط ملوک شد و سرغوغائی آن
ملوک ملک بلبن بود پس در اول روز که لشکر او در شهر آمد ملک بلبن بدو التماس رفت و یکبارگی
او منادی در شهر گشت و حال اختیار الدین ایتلکین که ارم و تلج الدین سخر قلی و نفیره الدین
ایتم و چند امیر دیگر بدو فتنه سلطان شمس الدین طالب شراه جمع شدند و آن منادی را شکار کردند

و با اتفاق فرزندان و شهباز و گان سلطان را که در بند بودند بیرون آورد و در چون ملک بلین را
معلوم شد با ایشان موافقت نمود و علای الدین را به تخت نشاند و ولایت ناگور و یک زنجیر
پیل به ملک بلین فرمود و بدان طرف رفت بعد از مدتی چون لشکر کفار حسین بیاهی حصار آنچه
آمد و سلطان علای الدین با لشکر اسلام بدفع ایشان از حضرت بهمت آب بیاورد و ایشان
ملک بلین از ناگور با لشکر بیاید چون آن مهم بکفایت شد و لشکر کفار بهزیمت از آنچه برقا
و ملک بلین بطرف ناگور رفت ملتان حواله او شد چون سلطان سلیم ناصر الدین
به تخت سلطنت به نشست که جاوید با و بعد از چند کثرت که ملک بلین آمده بود و ولایت چه
و ملتان التماس نمود بران قرار که ولایت سواک و ناگور به بند گان دیگر که ملوک درگاه اند
باز نگذار و تا از حضرت نامزدی شود از ملوک درگاه چون آنچه در ضبط آورد ناگور را می نفلت
کرد و دست باز نداشت سلطان اعظم خلد ملوک و سلطان با ملوک اسلام غر نصر خیم خصما
افغان اعظم خلدت سلطنته از حضرت عزیمت بهمت ناگور معمم فرمود چون بدان طرف و رسول
نمود بعد از محاکمت و مضائق بسیار بطریق خدمت پیش آمد و ناگور تسلیم کرد و بطرف
آنچه بر رفت چون از حضرت اعلی ولایت ملتان و آنچه حواله ملک بلین شد ملک حسن قرغ
از طرف بنیان لشکر بد ملتان آورد تا ضبط کند و ملک بلین از آنچه بدفع او بیاید چون هر
لشکر با هم مقابل شدند جماعتی از مبارزان و مردان کار که در خدمت ملک بلین بودند بقدر
پنجاه سوار گزیده و گره بر بسته بر ملک حسن قرغ حمله کردند و بر قلب او زدند و ملک حسن
قرغ شهید شد و بیشتر از آن مردان مبارز که آن جلادت نموده بودند در آن حمله مقتل شدند و
ملک بلین بقلم ملتان درون رفت و لشکر قرغ قوت ملک خود را مخفی داشتند و بر قرار بد
شهر ملتان لشکر گاه کردند و در سل در میان هر دو فرقی بطریق صلح و تسلیم ملتان بقرغ

سخن گفتند آن صلح به پیوست و ملک بلین ملتان را تسلیم کرد و بطرف اُچِه رفت قلعین
 ملتان ضبط کرد و ملک بلین را چون معلوم شد که ملک حسن قلع شهادت یافته است از تسلیم
 ملتان ندامت آورد و نام خود نداشت بعد از مدتی ملک شیرخان ملتان از دست قلعیان بیرون
 کرد و در ضابط آورد و ملک کفریز را آنجا بنشاند ملک بلین اناچه روزه و شنبه دوم بیج الاله
 در شهر سنده ثمان دار بعین دست مانده از اُچِه بر عزیمت ضبط ملتان بیای حصار ملتان آمد
 و کاتب این حروف از حضرت جلال دہلی بر عزیمت روان کردن غلامان بطرف خراسان
 بیای ملتان رسید بعد از آن مدت دو ماه آنجا مقام کرد و حصار بدستش نیامد بطرف اُچِه
 مراجعت کرد ملک شیرخان از طرف تبر سنده و لوهور بیای حصار اُچِه آمد و اُچِه را محصر کرد
 و مدتی آنجا بنشست ملک بلین بیرون بود ناگاه با غما و آنکه هر دو از یک خانه و یک
 آشپزخانه اندیش گاه ملک شیرخان دلازد و بسرا پرده او فرو نشست ملک شیرخان حالی
 او را مراعات ظاهر می کرد و برخاست باز پس سر پرده بیرون آمد و فرمود تا ملک بلین را
 محاطت کنند و نگذارند که اناجا بر آید تا انگاه که اهل قلع اُچِه حصار تسلیم کنند چون ملک بلین
 مضطر شد اهل قلع را فرمان داد تا حصار تسلیم کردند چون قلع در ضبط شیرخان آمد ملک بلین
 را اطلاق کرد ملک بلین بحضرت باز آمد چون بخدمت درگاه پیوست شهر بدلون با مضائق
 حواله او شد چو بایات اعلیٰ عزیمت طرف بالا کرد و محروسه تبر سنده متعلق گشت لشکر
 بطرف اُچِه و ملتان نامزد شد و میان شیرخان و ملوک حضرت مناقشتی برفت ملک
 شیرخان عزیمت ترکستان کرد ملتان را چه کرت و دیگر حواله ملک بلین شد و چون
 آن دیار در ضبط آورد و از حضرت روی موافقت بتافت و ملک شمس الدین کرت غری

(ملکان) کو بر - (ملکان) سه شنبه *

را واسطه ساخت، و از هلاک مغل که شاه ترکستان بود شخته التماس نمود و شخته بیاورد و سپهر
 را گسود فرستاد و پس ناگاه چون الغخان معظم خلد الله دولته بدرگاه پیوسته بود ملک قتلخان
 جدا شد و بمملکت بلین پیوسته و رایات اعلیٰ بحضرت باز آمد ملک بلین در شهر سنه خمس
 و خمسين دست مائه یا لشکر آنچه و ملتان عزیمت سرحد مائی ممالک دلی کرد و چون آن
 عزیمت و مزاج پیش بخت اعلیٰ عرض افتاد فرمان اعلیٰ لا تثلل نا فذا بدفع آن طالعته
 صادر شد ملک الغخان اعظم خلدت و دولته با کل ملوک و امرا پیش آن لشکر باز رفتند
 پانزدهم جمادی الاولیٰ سنه خمس و خمسين در حد و کهرام و سامانه چون نزدیک رسیدند
 از حضرت دلی جماعت مخالفان از دستار بندگان و کلاه داران بنزدیک ملک بلین
 مکتوبات در قلم آوردند و او را استدرع نمودند که ما شهر بتو تسلیم کنیم بطرف شهر بیاید ملک
 بلین بطرف شهر حرکت کرد روز پنجشنبه ششم ماه جمادی الاخریٰ سنه خمس و خمسين با طرف
 و حوالی شهر رسید آن اندیشه راست نیامد و آن جماعت که این مکتوبات در قلم آورده بودند
 بحکم فرمان اعلیٰ از شهر بیرون رفتند چون ملک بلین بباغ خود که در حوالی شهر است رسید
 با ملک قتلخان و ملکه جهان حدیث اخراج آن جماعت ایشان را روشن نشان شعیه
 آتش باب نامادی انطفایافت بعد از نماز پیشین بدر شهر آمدند و در دور شهر طواف کردند
 و شب آن جا بودند و عزیمت مراجعت مقرر گردانیدند با مداور و آدینه که بمبیت و
 نهفتم ماه بود لشکر آنچه و ملتان جلالت ملک بلین جدا شدند و فوج فوج با طرف رفت
 و اکثر آن بودند که در شهر خدمت درگاه اعلیٰ پیوستند و ملک بلین سلمه الله باز گشت و
 از طرف راه سوا ملک بانک سوار می گشت از دویست و سیصد باز با چهره سی و پس از آن

(سلطان) شنبه بیستم ماه جمادی الاولیٰ +

عزیمت سفر خواسان کرد و بطرف عراق رفت نزدیک هلاکو مغل که شهزاده ترکستان
ست و از آنجا بازگشت و بمقام خود باز آمد و تا تاریخ این فکر که شهزاده شمان و خمسین و
ست مائه بود در سل خود با شصت ممالک سنده که از جهت لشکر مغل بود بجنرت فرستاده است
انشاء الله تعالی حاجت بخیر و صلاح و سلامت باشد ملک تعالی سلطان اسلام ناصر الدین
والدین در تخت سلطنت سالهای فراوان باقی داراد.

الحادی والعشرون الملک نصرت خان

بدرالدین سنقر صوفی رومی

ملک نصرت خان سنقر صوفی رومی اصل است و ملکی بغایت ستوده خصال و گزیده
ادب و شجاع و مبارز و خوب سیرت بهمه انواع مروی و مردانگی آراسته بند سلطان اسعد
بود و در عهد سیرک از سلاطین و در هر مرتبه خدمات گزیده کرده بود و اما در عهد دولت علار
الدین مسعود شاه در شهزاده اربعین و ست مائه که امرای ترک خود روح کرده و خواهم هندی
وزیر را شهید کردند این ملک یکی از امرای سرغونا بود و بعد از آن امیر کول شد و آن ولایت
را ضبط کرد و با حشم و رعایا بطریق انصاف و عدل روزگار گذرانید و در آن سال کاتب این
حدود منهاج السراج را اتفاق سفر کهنوتی افتاد چون بخطه کول رسید این امیر نیکو سیرت
بسیار دلدار و لطیف کرد و بعد از آن اقطاع دیگر یافت و در عهد دولت سلطان
سلاطین ناصر الدین والدین ولایت بهیانه اقطاع او شد مدتی در آن دیار بود و بعد از آن
مالشها داد و در وقتیکه ملک عزالدین بلین کشته شد و خان از ولایت منده بدر شهر علی آمد ملک سنقر

صوفی با حشم بسیار از بهیانه بشهر رسید و اهل شهر و اکابر حضرت را از وصول او با حشم استقبال
 بود. بعد از آن در شهر سه شش و خمسین و ست ماه از غایت اعتمادی که حضرت اعلی سلطان
 اسلام را خلد الله ملکه و سلطانه بروی بود و نهایت تزیینی که التعمان عظم را در باب او بود محرو
 تبر منهد و سنم و حجج و کمال و جمله سرحد تا کناره آب بیا همه او را فرمودند و لقب
 نصرت خان شد و در آن حدود آتا پسندیده نمود و چشمانی بسیار جمع کرد تا تاریخ این
 کتاب حکم فرمان اعلی هم بدان سرحدات بالک و وحدت تمام و لشکر بسیار ملک تعالی
 سلطان سلاطین را در تخت بادشاهی پائنده دارا و محمد و آل جمعین .

الثانی و العشرون ارکلی داد بک سیف الدین شمس عجمی

ملک سیف الدین ارکلی داد بک شمس عجمی از اصل قیچاق است ملک عادل با ریاست
 و کیاست و فراست و همه انواع جلالت و جلالت موصوف و معروف و در شعار مسلمانان
 چیست و در اوصاف و ینداری درست و افعال و اقوال صادق بر جاده امانت و عدل
 راسخ و موافق مدت هزده سال باشد تا مندر نظام و عدل گسترش بشکوه او زمین یاقه
 است در جمیع اوقات طریق عدل و انصاف سلوک داشته است و منقاد احکام شریعت
 بوده بلا نجه حکم شرع است حرفی نیفزوده کاتب این طبقات منهاج سراج عصمه الله
 دو کورت قریب هشت سال حکم فرمان عاطفت سلطان سلاطین ناصر الدینا والدین خلد
 الله ملکه و سلطانه هم بالشت این ملک عادل است در نظام حضرت اعلی دلی اعلاه
 الله همه حرکات و سکنات و اشارات او موافق دین و سنت مشایده افتاده است و بشکوه

و میاست و فرمودات او زمره مستمر دان اطراف حضرت و طبقه معتمدان و سراق جمله است
 تعدی در آستین ترک و سکون کشیده اند و در کفج خوف و پراس آیدیده و از آن عهد که
 دولت سلاطین بندگان درگاه جهان پناه شمی مندرج گشته است همه اوقات موقوف بود
 و هر ناحیت و قطار و ولایت که بتصرف او موقوف بوده است بسبب عدل و کیاست او
 آن طرف عمارت پذیرفته است و عامه رعایا آسوده بوده اند و از تعدی و ظلم امین رکن
 گشته و درین مدت که امیر واد مالک دلی شده است بطریق ده یازده مسمومات که دیگر
 امیر وادان که پیش او می ستند نرسیده است و تعلق نگرفته و جائز نشمرده و دلا و اهل احوال
 که از قبایل قبیاق و وطن اصلی خود افتاده و امیر طغا گشت بخدمت خواجہ نعمت شمس الدین
 عجمی افتاد که ملک التجار بلاد عجم و عراق و خوارزم و غزنین بوده است و تا بدین عهد او را بزرگ
 بزرگ باز خوانند و چون بخدمت درگاه اعلی شمی رسید و سلطان او را بخیرید قربت و مکنه
 یافت و آثار جلالت و صراحت که در تاجیه او بود و سلطان سعید طاب ثراه او را بمهمات بزرگ
 با طرف مالک می فرستاد و خدمات می فرمود تا در عهد سلطان رضیه ششم الحشم شد و در عهد
 سلطان معز الدین بهرام شاه امیر واد که گشت و چون تخت اساطان علاء الدین رسید در
 شهر سنه اربعین دست مانه امیر واد حضرت اعلی و دلی شد و قطار المراد و مسند بدو رسید
 و قطار بلول و کامه بامند و او بدو موقوف شد بعد از مدتی ولایت برین یافت و در آن حدود
 مستمر دان را مالش داد و بعد از چند گاه که گشت با امیر وادی اقطاع او شد و بعد از دو سال کثرت
 دوم برین یافت تا بدین غایت برین او را بود و الله اعلم بالصواب *

بعد از چند گاه تحول شدت بر سلطان سلاطین ناصر الدین و البین رسید

الثالث و اعمشرون الملک نصره الدینا و الدین شیرخان سنقر

ملک شیرخان ملک بغایت مروانه و فرزانه است و بهمه اوصاف ملکانه و اخلاق
 مهترانه موصوف و معروف بود و پسر عم او الغان اعظم بود و پدران ایشان در ترکستان
 بزرگ بوده اند و در قبائل البری اسم خانی داشتند و باخیل و اتباع بسیار معروف و مشهور
 بوده اند چنانچه تقریر هر یک از ان در ذکر ملک ملوک العالم الغان اعظم گفته شود ان اشار
 الله تعالی شیرخان بنده سلطان سعید بود او را بخیرید و در پیش تخت خدمات بسیار کرد
 و آثمار رشده و ناصیه او ظاهر بود در هر مرتبه سلاطین آن دو دمان را خدمت بسیار
 کرد و چون بزرگ شد سلطان علاءالدین بوقتی که لشکر از حضرت بیعت لوهور برد
 بعزیمت و رفیع لشکر مغلی که بیای قلعہ اچہ بودند قلعہ تبریز منهد و لاهور اقطاع او فرمود
 با تمامت مضافات محروسه تبریز و حواله و شد بعد از ان چون قرقلیان ملتان را از دست
 ملک بلبن بیرون کردند از محروسه تبریز منهد لشکر بطرف ملتان برد و ملتان را از دست
 قرقلیان مستخلص کرد و ملک ختمیاء الدین که نزد آنجا بنشانند پس چند کثرت میان او و میان
 ملک بلبن بسبب حوادث جوار خصومت شد چنانکه تقریر کرده آید چهارم چه از دست ملک
 بلبن بیرون کرد و تمامت ملک سنده در ضبط او آمد چون ملک اعظم الغان لشکر لا طرف
 ناگه برد و با ملک شیرخان ایشان را مکا و حمت رفت در حوالی آب سنده ملک شیرخان
 از آنجا عزیمت ترکستان کرد و لا طرف اردوئی مغل رفت و بدگاه منگوخان پیوست
 و از آنجا یا غز از بازگشت و چون بجوای لوهور رسید با ملک جلال الدین مسعود شاه بن
 سلطان پیوست و باقیبت میان ایشان مکا و حمت رفت و ملک جلال الدین بنام او

با گذشت و اتباع او بایست شمشیر خان افتاد و بعد از آن ملک شیر خان عزیمت نبرند
 کرد چون ارسلان خان از قلعه بیرون آمد شیر ^{خان} یوزورت مراجعت کرد و از حضرت سرعان رفتند
 از اکابر و عهده داناتی در میان آمد شیر خان بخدمت درگاه پیوست و ملک ارسلان خان
 هم بخدمت آمده و نامزد ارسلان خان شدند و تبر سنده حواله شیر خان شد با جملہ ولایت و
 اقطاعی که در مقدمه پیشته بود چند گاه ببلان سرحد می بود میان او و میان ملک طلس برقرار
 با تقدم خصومت قائم می بود از حضرت اعلیٰ لا اوال اعلیٰ فرمای شد تا شیر خان بخدمت آمد
 بجهت دفع خصومت سرحد تبر سنده حواله حضرت خان سنقر صوفی شد و ولایت کول و
 بیسانه و بلاد هم و جلیس و مهر و جهاون و قلعه گالیوار که از حصون ناملا اسلام است حواله او شد
 و تا این نهایت آنجاست که تاریخ این اوراق در قلم آمد و ذلک فی رجب سنه ثمان و
 خمسين و ست مائه ملک تعالی سلطان معظم را یاننده دارد .

الرابع والعشرون الملک کشلیخان سیف

الدین ایبک سلطان ملک الحجاب

کشلیخان ایبک طاب ثراه برادرانی واری خاقان معظم النعمان اعظم بود هر دو در
 از یک صدف بودند و در عهد خورشید و ماه از یک شرف و دولعل از یک کان و دوو ملک
 از یک دیوان و دوو گل از یک چمن بختیاری و دوو تهمتن از یک انجمن شتر یاری اصل ایشان
 از خانان البری بود و چون کافر نعل ببلاد ترکستان و تبا تل قیچاق استیلا آورد و بغزوت
 ایشان را با اتباع و اشباع خود از موضع معبود قتل بایست کرد و ملک کشلیخان ایبک برادر

کمتر بوده خاقان معظم النعمان برادر مهتر ملک امیر حاجب در آن عهد در منقرسن بود چنانکه
 پس مغل کوچ کردند در اثنای ماه زمین خلاب بود ملک امیر حاجب در شب از گروان
 بیفتاد و در میان گل و مغل و عقرب کس را مجال نبود که او را از میان گل بجاورد و تها برانند
 و او بجا ماند النعمان معظم بسراور سید او را بر گرفت و کرت دوم در عقرب مغل برید ملک
 امیر حاجب بدست مغل افتاد و از تقدیرات آسمانی او را باز رگان بخرد و بهشتی اسلامی
 آورد اختیار الملک رشید الدین ابوبکر حبش که از حضرت بریالت مصر بخداورفته بود ملک
 حاجب را از آن باز رگان بخرد و تها در رشید در ناصیه اولایح بود از آنجا حضرت دلی آورد
 سلطان سید از اختیار الملک بخرد و تها در رشید در ناصیه اولایح بود این کلمات
 از راه انصاف و صدق در قلم می آید ملکی از ترکان عاقل تره با جرات و با وفاترا و چشم بیننده
 در نظر نیارده است حق تعالی او را با انواع مروی و مردانگی مزین گردانیده بود و با خلاق حمیده
 و طرائق رشیده آراسته کرده در عقل و کیاست دست از همه وزرای سلف و خلف برده و در
 شجاعت و حمایت پائی رجولیت از جمله پهلوانان ایران و توران بالا تر نهاده حق تعالی او را
 در صده خان با انواع غفران و رحمت و رضوان مخصوص گرداناده خاقان معظم ملک کرباد شاه این زمان
 و شهنشاه این اوان است در ملک داری و شهر رازی و تاجدار می مغلد و باقی دارد آیدیم بسیر
 سخن تاریخ ملک امیر حاجب را چون سلطان بخردیدتی خدمت می کرد درگاه خاص راتا
 در عهد سلطان رضیه نائب سر جادار شد بعد از مدتی در عهد مزی سر جادار شد پس در عهد سلطان
 غلام الدین امیر سر خند شد همچنان در آن کنت می بود تا تحت سلطنت بفرما پون سلطان السلاطین
 ناصر الدین و الدین غلام الدین ملکه مزین گشت چون النعمان اعظم خلعت و ولته را اسم و لقب خانی
 دادند ملک امیر حاجب را از مرتبه امیر سر خری بمنزلت امیر حاجی رسانیدند و ناگوار از ملک

بلبن صرف کردند و حواله کشیدند امیر حاجب شد و مرتبه امیر حاجی چندان رضا طلبی اکابر و
اوساط و اصاغر کرد که در قلم نتوان آورد و ملوک ترک و معارف باز یک دامرائی خلج را چندان
حمایت و عنایت فرمود که در چیز تحریر نگین همه دلهما خوانان او گشت و همه تنها ممنون عطا طاعت او
شد و چون النعمان اعظم بطرف ناگور رفت ملک امیر حاجب را شهر کره دادند بدان طرف رفت
چون النعمان اعظم بحضرت باز آمد امیر حاجب هم بحضرت باز آمد و کرت دوم امیر حاجب شد
بعد از مدتی چون ملک قطب الدین حسن طاب ثراه بدار آخرت نقل کرد و در ماه ربیع الآخر
سنه ثلاث و خمسين و ست مائه ولایت و شهر میرط خواجه ملک امیر حاجب شد تا دهم کوه
پند یاران مدت چند سال آن اطراف و نواحی را در ضبط آورد تا درونی کوهستان پند یاران
را و دکنی و میا پور جمله در تصرف گرفت و اموال بسند و رایگان و محاسبات را مالش داد و
منفا گردانید تا در شهر سنه ست و خمسين و ست مائه ضعف بر تن عزیز و قالب الطیف
او استیلا یافت و مبطون شد و از خایت جیا و کثرت شتر ساری علت خود با کسی نگفت
چند ماه رنج کشید و چون اجل در رسید جان مبارک در مغفرت با بدرقه ایمان صادق بحضرت
عزت و قربت جلال فرستاد روز یکشنبه بیستم ماه رجب سنه سبع و خمسين و ست مائه -
ملک تعالی سلطان السلاطین ناصر الدینیا و الدین را وارث اعمار همه ملوک و سلاطین گرداناد
بحق محمد و آلہ اجمعین *

الخامس والعشرون الخاقان المعظم بهار الحق والدين الغان بلبين السلطاني

خاقان معظم الغان اعظم از تخمه خانان البری با نام بود پدر شیخ خان و پدر سلطان
از یک مادر و پدر بودند و پدر ایشان هر دو از نسل خانان البری بود بقدر ده هزار خانه
راخان بودند و نسبت ایشان در البری ترکستان میان قبائل ترک معروف است
و درین وقت بنوا عام او طران قبائل برقرار اسم بزرگی دارند این معنی از که بت خان
سبحر سماع افتاده است رحمهم الله اما حق تعالی چوں خواسته بود که قوت اسلام
و کنت دین محمدی را پناهی بخشد و در آخر الزمان ظل بهائی با رضائی دارد و همند و ترکستان
را در دائره غایت و حوزه عصمت خود نگاه دارد الغان را در برنائی از ترکستان مجا
که در و از تخمه و تبار و میان قبائل و اقربا بواسطه استیلائی مغل بدان دیاجدا افگند تا او
را بیدار آوردند و از بغداد و گجرات با خواجه جمال الدین بصری طاب ثراه که بتقوای و
دیانت و مهبت و امانت موصوف بود او را بخیرید و چوں فرزندال در حجر شفقت می پرورید
چو آثار رشد و شهامت در ناصیه مبارک او لایح و لایح بمنظر لطفت و احترام او را مخصوص
می داشتند و در شهر سنه شلیش و ست مائه او را بحضرت دلی آورد و در آن وقت
تخت سلطنت بفرمایید سلطان سعید شمس الدین و الدین طاب مرقده آراسته بود
او را با چند ترک دیگر بخدمت سلطان آوردند چون نظر ملوک سلطان سعید بر وی افتاد
دینا به فرد شهابت ادب و آن ترکان در بیح آمدند و به بندگی پیش تخت مخصوص

گشتند و چون نور سعادت و پرتو دولت بر پیشانی او ظاهر بود و او را خادمه داری فرمود
 گوی که شهباز دولت بردست او نهاد درین معنی چنان بود که تا دشمنان مملکت را
 در عهد فرزندان او از تعدی و طمع باز دارد و همچنان شد تا فرزند ششمی از طایفه
 بختیاری تالاب بود او در آن مرتبه خدمت می کرد و از قصای آسمانی برادر خود
 کشلیخان امیر حاجب را باز یافت و دیدان طلعت ثلثا نیها کرد و قوتی ظاهر شد چون
 دولت سلطنت سلطان رکن الدین رسید و میان ترکان از حضرت بطرف هندوستان
 عزیمت کرد چون ترکان را باز آوردند او هم در فوج ایشان بحضرت باز آمد و روزی
 چند محبوب بود و نامرادی بروی مبارک او رسید و حکمت درین معنی آن تواند بود و
 اعلم تا اندازه که پنج محنت زدگان بشناسد چو بدولت فرماندهی برسد بدان عت
 مرحمت فرماید و بکبر لغت فرماندهی بگزارد -

حکایت

آورده اند که بادشاه بود در اوج سلطنت و شرف دولت او اسپری
 بود در نهایت جلال و کیاست و رشد و نزاقت، آن بادشاه فرمان داد تا هر کجا که دانا
 وزیر کی و عالمی و کمالی بود بجهت تعلیم آن پسر جمع کردند و یکی را از ان کاملان که در همه
 انواع فضل و علم و اصناف عقل و هنر بر همه فائق و راجح بود برگزید و او را بتعلیم آن
 قره عین خود نصب کرد و فرمود که می باید تا این فرزند من بتفہیم تعلیم و تعلیق و
 تمکین تو همه حقائق ملت و دقائق دولت و رموز عقل و کنوز نقل و شتر لطف ملک داری
 و طرائق بختیاری و مودر رعیت پروری و سنن عدل گستری را ضبط کند و بر جاری

و مطاوی آن جمله و قوت یابد، آن کامل روحی قبول بر زمین خدمت نهاد و بکارش بول
گشت، چون مدت تعلیم سپری کرد و در ع تعلیم برآمد و آن فرزند که ثمره شجره ملک بود به
انواع تزیین یافت با دوشاه را از حال کمال فرزندش اعلام دادند و فرمود که آن استاد
را فردا بیا و بیاگاه سلطنت حاضر بایستد و شاهزاده را حاضر بایند و دانید تا انواع در
هنر که تعلیم گرفته است در ملک عرض کند چنانچه همه خواص و عوام را کمال عقل و جمال
علم و احوال کیا است و احوال فراست پس من ظاهر و روشن گردد و چنانچه فرمان صادر شد
آن استاد سه روز از بادشاه مهلت خواست، چون با حاجت مقرر گشت اول روز
استاد سوار شد و شاهزاده را بر عزیمت طرف شهر بیرون برد، چون از آبادانی
بیرون رفت شاهزاده را پیاده کرده و در پیش اسپ خود چند فرسنگ پیوید اسپ
بدانید چنانچه تن نازک شاهزاده بغایت از رنج پیاده و دیدن آلوده گشت پس
بشهرش باز آورد روز دوم بمکتب درآمد شاهزاده را فرمان داد که برخیز و بر پائی
بباش و همچنان تمام روزش ایستاده بداشت چنانچه رنج بسیار به تن نازنین
شاهزاده رسید، چون روز سوم شد بمکتب درآمد و آن موضع را خالی فرمود و دست و
پای سپر پاوشاه را بر لب و زیادت از صد چوبش بند و بغرب غنیف تمامت
اعضائے او از کثرت زخم چوب مجروح گردانید و او را همچنان بسته بگذاشت و
آیت فرار بر خوانده غائب شد، جماعت خدمت را چون از آن حال معلوم شد پسر
بادشاه را از این بند بکشادند و استاد را طلب کردند نیافتند خدمت بادشاه
عرض داشتند فرمود تا پسر را حاضر گرداند و در هر سیزی که از وی طلب کردند چنانچه
یافتند که لایق علی الکمال و صف آن حال بود. بادشاه فرمود که استاد در تعلیم و تنم

و کامل گردانیدن شاگرد و توفیق الله ایچ دقیقه مهمل نگذاشته است بستی
 که معلوم شد می تا سبب این زخم و همه ایلام و موجب فرار چه بود فرمود تا در طلب
 استاد و جریبلین نمودند. بعد از مدت مدید و عهد بعید او را باز یافتند و بخدمت بادشاه
 آوردند در باب او اعزاز و اکرام وافر نمود و از سبب آن ضرب بلین و پیاده دوانیدن
 روز اول و ایستادنین روز دوم دلبسته گذاشتن روز سوم و موجب غیبت باز
 پرسید، استاد گفت دولت بادشاه مخلص باد را می اهل را مقرر باشد که ملک داری
 را از ک احوال اصحاب رضا و احوال ارباب غضب باید که معلوم باشد تا هر چه فرماید
 باندازه و لائق آن باشد و میسج نوع از رضا و سخط از حد اعتدال تجاوز نکند بند
 می خواست تا این شاهزاده را حال مظلومان و اسیران و جماعت که پیاده پیش بر سرپ
 دهند و قوی که ایستاده باشند و طالع که مستوجب اقامت حدود و محل امضائی
 سیاست شده باشد معلوم گردد که در حال زانند خشم بادشاهانه بر تن و دل ایشان
 چه مایه شقت رسد چون از رنج تحمل آن شد اندانند کی معلوم کرده باشد آنچه فرماید
 از زخم و سیاست و دوانیدن و ایستادن باندازه طاقت فرماید، اما سبب
 فراموشی آن بود که چون رنجی بدست شریف و تن لطیف شاهزاده رسیده
 بود نباید که شفقت پدران بادشاه را بران دارد که در حق بنده بمکافات آن حرکت
 خطائی فرموده شود که همه رنج بنده ضائع گردد.

این حکایت لائق حال آن قدر رنج بود که در باز آوردن حضرت در میان اترک
 بر روی مبارک النعمان معظم رسید فلما بعد سلطان تا چون منصب دولت و سلطنت
 رسد از حال شکستگان و مظلومان یا خبر باشد حق تعالی عدل و احسان را رفیق افعال و احوال

او گرداناد - آیمیم بسر ذکر تاریخ * چون عهد دولت سلطان رضیه رسید و همچنان
 خاصه دار بود تا دولت یاری گرد آمد امیر شکار شد گوی تقدیر می گفت جهانی شکار دولت
 او خواهد بود - و عالمی صید مملکت او پس اول منصب او امیر شکاری ماند چون مدتی
 در آن مرتبه بود و خدمات کرد ناگاه آفتاب دولت رضیه بزوال رسید و خورشید
 سلطنت معزالدین بهرام شاه طلوع کرد اقبال النخاع بر آمد چون در آن مرتبه
 خدمات کرده بود و آثار پسندیده نمود امیر آخر شد و مراکب ملک و سلطنت در
 نگام و تصرف او آمد - و چون ملک بدرالدین بنقر امیر حاجب شد او را در حق النخاع
 شفقت پدرانه بود حسن اهتمامی از رانی داشت و او را از ان پایه بالا تر آورد و
 اقطاع ریواری بدو موقوف شد چون بدان طرف رفت و مواسات کوه را بقوت
 شجاعت مالش تمام داد و آن نواحی را ضبط کرد و چون سلطنت مغزی رویا خطا ط
 نهاد و ملوک با اتفاق یک دیگر بدشتر آمدند و جمله امرا و ملوک با هم متفق شدند سلطان
 خدا را شکر که مقلع ریواری بود جلالت فراوان نمود و آثار شهنشاهت در تحصیل عرض
 ممالک چندان ظاهر گردانید که هیچ یک از امرا و ملوک شرک و تازی یک بصدیک
 او نرسیدند و همگنان بر قوت و مبادت و تازندگی او اتفاق کردند که از همه زیادت
 ست چون شهر فتح شد اقطاع هانسی حواله خدم او شد چون آن ولایت در ضبط
 او آمد و در بعمارت نهاد و خلایق از آثار عدل و انوار بدل او مرقه الحال شدند و کار
 دولت سلطان بجای رسید که دیگر ملوک را از طراوت اقبال او رشک آمدن گرفت
 و خار خار حسد در باطن هر یک زحمت دادن گرفت اما چون ضامی تعالی خواسته
 بود که او از همه بزرگتر باشد هر چند آتش حسد ایشان زیادت می شد را آنکه خود دولت

او در مجرایام مزیدی پذیرفت یُریدُونَ أَن تَتَّخِذُوا لِلَّهِ يَاقُوَاهِرَ
 وَيَا بَنِي اللَّهِ إِلَهًا أَن تَتَّخِذُوا إِلَهًا مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ملک تعالی اورا در منصب دولت مخلصه دارا
 وداعی دولت منهاج سراج را که مولف این طبقات است حق شناس انعام وافر
 واکرام شامل این خاقان معظم کنا و که اگر هزار جنود کاغذ مقرر در اوصاف پسندیده
 و اخلاق گزیده او در تحریر آید هنوز از دریای گران محیط قطره و از دواغ گشتان
 فروس شمه نبشام ستمعان و خوانندگان نرسیده باشد و اگر صد هزار چندی
 بتقریر رسانیده آید حقوق تربیت بادشاه این شهر یا که رام که در پیش تخت اعلی
 خدایگان روی زمین خلد الله ملک در باب این داعی از تفویض مناصب و تقلید
 اشغال و وفور انعامات و شمول کرامات فرموده است و میفرماید هنوز حقوق آن ایام
 در دوره این داعی و فرزندان و اتباع باقی باشد ملک تعالی حضرت اعلی سلطان
 سلاطین جهان ناصر الدنیا و الدین را بفرد شکوه مطاوعت بکلی و حلل انقیاد و وحدت
 این خاقان معظم تا نهایت حد امکان دوران ملکی آراسته و مزین دارد و بجمه آنکه
 آمدیم بسیر فکه تاریخ این ضعیف را در شهر سنه اربعین و ستمائة اتفاق سفر
 لکھنوتی افتاد و درین سفر دو سال بماند با اتباع و اشیاع - ثقات چنین روایت
 کرده اند که در شهر سنه اثنین و اربعین خاقان معظم النعمان اعظم در حضرت اعلی
 علانی امیر حاجب شد چون رایات اعلی حضرت بالنصر و النظر از دلی حرکت کرد و میان
 دو آب چون گنگ مفسدان جلالی و دیولی و آن معاسات را مالش تمام داد و غزو را
 بست کرد و راه با و حوالی ولایات از فساد متمردان خالی شد و این کاتب را از
 طرف لکھنوتی با اتباع خود بحکم فرمان اعلی علانی در موافقت لغا سخنان طغرل و شهرور

سنه ثلث و اربعین سبغت جلال آمده شد درین سال منکوتی لعین که از لشکر کشان
 مغل و ملوک ترکستان بود از حدود طالقان و قندز به بلاد سند لشکر آورد و حصن اُچیه
 را که در قلاع نامدار بلاد سند است و ارض منصوره در بند آن حصار خواجہ بلرئی
 بود از جمله خدم تاج الدین ابوبکر کبیر خان اتسفر نام امیر داد بود و مخلص الدین که توان
 چون سبغت رسید ملک التغان بزمی اعلیٰ علای عرض داشت و لشکر بر عزیمت دفع
 ایشان حیا کرد و هر کس از امار و ملوک در آن عزیمت استنکاری می آورد ملک
 التغان آن عزیمت را تقسیم می داد چون رایات اعلیٰ بران مست نهضت کرد و حاکمان
 معظم خلد الله ملکه را میران را بر راه کرد تا منازل را تعجیل قطع می کردند و با خلق چنان
 می نمودند که منزل مهت کرده خواهد بود و بقدر دوازده کمره و زیادت آن قطع می کردند
 تا لشکر بلب آب بیاہ رسید و بر آب عبور کرد و بلب آب را بوی لوبور برد
 بران عزیمت همچنان مصمم می بود و شیر ولی می کرد و سلطان و ملوک را در دفع کفار
 مغل تحریض می فرمود - تا روز دوشنبه بیست و پنجم ماہ شعبان سنه ثلث و اربعین
 خیر لشکر گاہ اعلیٰ رسید که لشکر کفار مغل از پائی حصار اُچیه برخاست و سبب آن بود که
 قاقان معظم چون بجا آب رسید قاصدان نامزد فرمود و فرمان داد تا مکتوبات
 از حضرت اعلیٰ نزد یک اہل قلعه اُچیه در قلم آوردند و از آمدن رایات اعلیٰ و کثرت
 حشم و پیلان و انبوسی سواد لشکر و دلیری مردان جانباز که در خدمت رکاب اعلیٰ
 اند اعلام دادند و بجانب اُچیه روان کردند و قوجی از حشم بر سبیل طلاید و مقتدر
 پیش ران گردانید چون آن قاصدان بجا ابی رسیدند چیزی از کنت بابت
 بدست ملا عین حشم افتاد و بعضی بابل حصار رسید چون در حصار طبل شادی زدند

و حال مکتوبات در رسیدن حشم اسلام منکوتی لعین را روشن گشت و سوار مقدمه در
 حوالی دلایات سند بر لب آب بیاه لومور نزدیک شد خوف و هراس در دل
 ملاعین ظاهر گشت و فضل آفریدگار مددگار آمد. ثقات چنین روایت کرده اند که منکوتی
 را چون از آمدن حشم اسلام در ایات اعلیٰ معلوم شد که بر طرف آب بیاه رفت بنزدیک
 دامن کوه و از آنجا پیمخان یکبار آب می آید آن ملعون از جماعتی پرسید که سبب عطف
 لشکر اسلام بر مست کوه پاییه چه باشد که راه دوازی دارد و بطرف سرستی و مرآت نزدیک
 ست جمعی او را خبر کردند که لشکر اسلام آمده کثرت حیر بر کنار آب راه نباشد بلفظ منکوتی
 رفت که لشکر می ست که ما را طاقت مقاومت نباشد مراجعت باید کرد و خوف بروی
 و بر لشکر روی استیلا یافت که پیش مقام را روی نما ندشک لبه فوج کردند و گریز
 یافت و بسیار اسیران سلمانان و هند و خلاص یافتند و سبب آن فتح جلادت و مبارزت
 و لشکر کشی و شهادت خاقان مغظم الغخان بود اگر جلادت و شیر ولی و مبارزت او نبود
 هرگز چنان فتی بر نیامدی حق تعالی او را در عصمت خود محفوظ و اراده بهمه وجوده چون خنجر
 فتی بر آمد الغخان عرض داشت که مواب آن بود که بطرف آب سوده را یات اعلیٰ
 را حرکت باشد تا خشم را از قوت و عدت و دلیری اسلام در مزاج و خاطر متمکن گردد
 بران را می تالب آب سوده رفته شد را یات اعلیٰ را تا روز بیت و مقیم ماه شوال
 سنه ثلث و اربعین دست مائه از آب سوده بجانم حضرت مراجعت فرمود -
 دو شبانه و دوازدهم ماه ذی الحجه سنه ثلث و اربعین حضرت وصول نمود و درین چند
 گاه مزاج سلطان علاءالدین بالوک تغیر پذیرفت و از لشکر بیشتر آن بود که غائب می
 بود و بی آن نبود که فساد می در مزاج او متمکن شده بود. حمله ملوک با اتفاق یک دیگر

از حضرت دینی بخدمت درگاه سلطان ناصرالدین طالب نراه در سرخصه خدی
نوشته و حرکت رایات همایون او بر عزیمت جلوس به تخت سلطنت التماس نمودند
روز یک شنبه بیت وسوم ماه محرم سنه اربع و اربعین دست مایه بجهت رسید
و بر تخت سلطنت نشست النعمان اعظم عرض داشت که چون خلیفه و سکه مالک باسم
همایون ناصری ترمین یافت و سال گذشته که ملاعین گریخته از پیش لشکر اسلام
بطرف بالا رفته اند صواب آن باشد که رایات اعلیٰ بطرف بالا نهفت فرماید بر حکم آن
رای صواب عزیمت بالا مصمم شد. روز دوشنبه غره رجب سنه اربع و اربعین
دست مایه از حضرت رایات ^{اعلیٰ} بیرون رفت تا چون لب آب سودره وصول بود
النعمان اعظم بانوک و امرای اسلام بر عزیمت نهب کوه جود از لشکر جدا شد تا
رانه کوه جود را که در سال گذشته راهبر لشکر کفار مغل بود انتقام کشد بران عزیمت
بکشید و کوه جود و اطراف آب جلیل را بزد و تالاب آب سنده و کوه کلا سلام بخت
پنجاه همه زنان و اتباع کفار که در آن حدود بودند آیت قرار برخانند و جماعتی که از لشکر کفار
مغل کفار آب جلیل آمدند و صف لشکر اسلام را که در خدمت النعمان اعظم بودند در نظر
آوردند و بیستی در دل ایشان از کثرت صفهای لشکر و بسیاری سوار و پیوسته
و سلاح وافر تعبها کردند و دعوت تمام بران جماعت مستولی شد و آن شهادت و
لشکر کشی و خصم شکنی از ناخن بر تنهایی کوه و مضائق درگاه و فتن مواضع حصین و
قطع جنگها که النعمان اعظم کرد و در حیرتقریه بگنجد و اسم آن غزاه و جاهد ترمین ترکستان
بر رسید چون دران زمین زراعت و عمارت نه بود علوفه یافت نمی شد بفروردت حبت
بالست کرد چون بخدمت درگاه پیوست مظفر و منصور و سلامت جمله شکریان و

ملوک که در موافقت او بودند - روز پنجشنبه به بیت و پنجم ماه ذی القعدة ریایات اعلیٰ بطرف دارالملک جلال مراجعت کرده - روز پنجشنبه دوم محرم سنه خمس و اربعین دست مایه بحضرت وصول بود چون بمنازلت راضی و احسانت عزیمت النعمان معظم لشکر ترکتان و مثل آن جرأت و لشکر کشی معانته کرده بودند درین سال سنه خمس سیچکس از بالا بجانب ممالک سنده نیامد تا شعبان سنه خمس و اربعین دست مایه النعمان اعظم بر راضی اعظم عرضه داشت کرد که صواب آن باشد که درین سال بنهب و غز و اطراف ممالک هندوستان ریایات اعلیٰ را نهضت باشد تا مواست درانگان که درین چند سال تعریک نیافته اند مالش یا بند و غنائم بدست حشم اسلام افتد و استعداد دفع مغل را اموال بحاصل آید بنابراین راضی صاحب ریایات هایلون بطرف هندوستان نهضت فرمود و میان دو آب گنگ و جون فرو رفت و قلعه متعلقه بعد از غزو و جهاد بسیار بدست آمد و النعمان معظم با دیگر ملوک اسلام و حشمتها نامزد بدفع دلی و دلی شد و او را نه بود در حوالی آب چون میان کالنجر و کره که رایان اطراف کالنجر و مالوه را دست در دمی نمی شد بسبب کثرت اتباع و دوزر اموال و در زانفت راضی دحضانت جائی دستکام مضائق شعاب و التفات جنگها بسیار دکره های حکم و مواضعی که هیچ وقت لشکر اسلام بدان طرف نرسیده بودند النعمان معظم چون بموضع و مقام و جائی سکونت او رسد آن را نه چندان دارد کرد و در مقام خود و اتباع که از وقت صبح تا نماز شام بماند چون شب درآمد آیت فرار برخواست و از این موضع بجای حصین نقل کرد چون روز شد لشکر اسلام در آن مسکن و موضع

در رفتند و او را تعاقب نمودند آن لعین بگوها شامخ بر رفته بود و موضع نقل کرده که
 جز بجمل بسیار و جامل و زود بانها بدان مضائق درون نتوان رفت النخام مظلّم حشم
 اسلام را بر جهاد تحرّیص فرمود با ستیغار او امر و قوت اشارات او آن موضع را بگرفتند
 و جمله اتباع و متعلّقان و فرزندان او را با مواسی و اسپ و برده بسیار بدست آوردند
 و چندان غنائم بدست حشم اسلام افتاد که و هم محاسب از تقریر آن عاجز آید - سلیح قتال
 سنه خمس و اربعین دست مانده با غنائم بسیار بخدمت درگاه اعلیٰ پیوست و لایات
 اعلیٰ بعد از عید اضحیٰ بجانب حضرت مراجعت نمود و جمله آن مفر و غزوات را جدا گانه کتابی در
 نظم افتاده است و نام آن کتاب ناصری نامه نهاده شد - بیت و چهارم محرم سنه
 ست و اربعین دست مایه بحضرت وصول بود - پس دشمنان سنه ست و
 اربعین لایات اعلیٰ بطرف بالانحضت فرمود تا بسرحد کنار آب بیاه و از آنجا بطرف
 حضرت مراجعت افتاد النخام با دیگر ملوک و موافقت خدمت او بالشکر مائی
 بسیار بطرف رن تهنیت و نوب که به پیایه میوات و بلاد با هر دیو که در گذرین ایان
 هندوستان بود نامزد شد و تمامت ولایات و اطراف آن ممالک نهب
 کرد و غنائم بسیار بدست آمد - در پائی حصار رن تهنیت و نوب که به پیایه میوات و بلاد با هر دیو که در گذرین ایان
 ذی الحجه سنه ست و اربعین ملک بهار الدین ایک شهادت یافت و النخام
 معظم بطرف و دیگر از حصار سبها و مشغول بود و بندگان او در مبارزت و غزو بودند
 و مرد بسیار از کفار بدوخ فرستادند و غنائم وافر گردید و لشکر اسلام را از
 غنائم بردست گردانید و بحضرت اعلیٰ بانآمد - روز دوشنبه سوم ماه صفر

سنة سبع واربعمین دست مائه بدرگاه اعلی پیوست و درین سال دایمی اعلی اعلاه
 السرا با اتصال خانوادہ النخانی میلی افتاد که ہر سال در لشکر کشی و خدمت در گاہ اعلی
 آشمار پسندیدہ نمود تا حدی کہ سیج بادشاہی را بندہ کہ بخانی و ملکی رسید از ذات
 مبارک و عنقریب بخانی شگرت ترو با حومت ترو دبانیکو را ہی ترو در لشکر کشی دلیر تر
 و در خصم شکنی مظفر ترو نموده است تا بہ تشریف اتعال حضرت اعلی سلطان اعظم
 ناصر الدینا والدین خلد اللہ ملکہ و سلطانہ مشرف باشد و با ستظار آن پیوندہ در کوشش
 روزی ممالک کوشش خصمان اطراف بیفزاید النخانی معظم بر سبیل تعلیم او امر و متثال
 فرمانبرواری انقیاد نمود و حدیث الْعَبْدُ وَمَا فِي يَدِهِ وَمِلْكٌ لِمَوْلَاهُ بر
 خواندہ و آن اتفاق روز شنبہ بیستم ربیع الآخر سنة سبع واربعمین دست مائه
 بعقد مبارک پیوست و آیت مَرَحَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بآثار انوار
 شایہزادگان بحکم یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ظاهر گردانیدہ حق
 تعالی آن بادشاہزادگان را در حیات سلطان اعظم و دولت النخانی معظم
 و سلطنت شمس و ارث اعمار جلدہ بادشاہان دارا و مجید و آلہ اجمعین .

چون چنین اتفاقی کہ نتیجہ سعادت اتصالات ملکی بود ظاهر شد نزولت النخانی
 از منصب ملکی و امیر حاجی سجاہ و علو منصب خانی رسید . روز سہ شنبہ سوم حبیب
 سنة سبع واربعمین دست مائه از حضرت اعلی نیابت ملک داری و لشکر کشی و اختیار
 با خطاب و اسم النخانی در حق آن ذات بی بدیل و عنقریب یون صادر گشت و الحق این
 لقب گرئی کہ نتیجہ القاب تَنْتَزِلُ مِنَ السَّمَاءِ بود کہ از آن رفد باز دولت
 ناصر صری سجد خدمتی تمتمن النخانی طراوت زیادت گرفت چون خطاب آن النخانی شد

برادرش امیر آخر بود امیر حاجب گشت آن ملک کریم رحیم صافی سیرت گزیده برت
سیف الحق والدین کشینخان ایک طاب ثراء و ملک تاج الدین سنجر تبر خاں
وران وقت نائب امیر حاجب شده و امیر الحجاب علار الدین ایاز تبرخان زنجانی
نائب وکیلدر شد که فرزند نور دیده من است و همه اوصاف حمیده آراسته بیچ
وضعی قوی تر از اخلاص خدمت النعمان نیت اورا که زیادت با و تفویض این منصب
بعد پنجمه ششم رجب سنه سبع واربعمین دست مائه بود و نائب امیر حاجب آخر
اختیار الدین ایگین موئی دراز امیر آخر شد پس روز دوشنبه نهم شعبان سنه
سبع واربعمین جماد از حضرت نهضت فرمود و گذاره چون لشکرگاه شد بغزو
و جهاد اطراف مواسات مشغول گشتند تا این داعی را خبر رسید از خراسان از
همشیره و تنهایی او در دل کار کرد و بخدمت النعمان معظم بلشکرگاه رفته شد و این معنی
باز نموده آمد چندان تربیت و عاطفت فرمود که در چیز تحریر نیاید داعی مخلص خود
را که مناج سراج است تشریفات فرمود و یک سر اسب کمیت و یک تاجامه
زرد و یک پاره دیر العام بقدر سی هزار چیل و تا این تاریخ آن العام هر سال
بدین مخلص دعا گو می رسد حق تعالی اسبب مزید جاه و مملکت او گرداناد و او را بر
اهدای دین مظفر و منصور داراد و حال داعی و دلنگرانی بحضرت اعلیٰ عرض شد
روزیکنه دوم ماه ذی القعدة سنه سبع واربعمین از بارگاه اعلیٰ چیل
رنجیر (۹) برده و صد خروار بار بجهت فرستادن خراسان نیز و یک همشیره

(سنه دیکانی . سنه . دهم .)

(سنه) چیل زنجیر چیل برده و چند خروار بار (۹) .

این داعی فرمان شد ملک سبحان و تعالی دولت سلطنت ناصری را تا انقضای
عالم باقی دارد با چندین العامات - روز دوشنبه بیست و نهم ماه ذی الحجه
سنه سبع اند حضرت بر و ان که دن این العامات بطرف خراسان عزیمت ملتان
افتاد در اثنای راه بهر قصبه و شهر و قلعه که از متعلقان و خدمت العثمان معظم وصول
بود خدمت آن درگاه چندان اکرام و تعظیم نمودند که چشم حق تعالی بر آن بماند حق تعالی
از همگنان قبول کند - روز چهارشنبه ششم ماه ربیع الاول سنه ثمان و اربعین
بملتان وصول بود و تالب آب جلیل رفته شد و چون آن برده و بار خراسان
فرستاده شد مدت دو ماه در پای حصار ملتان در میان لشکر ملک بلبن مقام
افتاد که هوا بغایت گرم بود چون موسم بر شگال درآمد و باران رحمت ببارید
بیست و هشتم ماه جمادی الاولی از ملتان مراجعت بود بیت و دوم ماه جمادی
الاخری حضرت بادشاه رسیده شد درین عهد قاضی القضاة جلال الدین
کاشانی علیه الرحمة قاضی مالک هندوستان بود چون مدت ایام آن یگانه
عصر انقراض پذیرفت تربیت و عاطفت العثمان در باب این مخلص دعا گو
گردانید و برای اعلی اهلای الله عرض داشت - و روز یکشنبه دهم جمادی
الاولی سنه تسع و اربعین دست مائه کثرت دوم قضای مالک حواله این
داعی شد - حق تعالی سلطان سلاطین ناصر الدین را در تخت سلطنت و
العثمان معظم و خاقان اعظم را در بارگاه مملکت و کنت باقی و پائنده دارد -
روز سه شنبه بیست و پنجم ماه شعبان سنه تسع و اربعین رایت اعلی بطرف ولایات
ماله و کالنجر نهضت فرمود العثمان معظم با حشم اسلام چون بدان نواحی رسید

جابر اجاری را که رانۀ لبس شگرفت و با خیل و چشم و اتبایع بسیار بود و استعداد تمام داشت از اسب و سلاح منہزم گردانید و او را و ولایت اورا مستعمل کرد و این رانۀ اجاری که جابر نام بود مردی بس جلد و کاروان بود و در عهد سلطان سعید شمس الدین طاب ثرا در سال سنہ اثنین و ثلثین دست مانہ کہ لشکر ہامی اسلام از بہیمانہ و سلطان کوٹ و قنوج و مہر و ہماون و گالیوہ نامزدنہب و ولایت کالنجر و جمو شد و سر آن لشکر کنگد نصرت الدین تالہی بود کہ بمردی و کفایت و شہامت و جلالت و کاروانی و لشکر کشی از انباتی جنس کہ ملوک آن عصر بودند ممتاز بود مدت پنجاہ روز بدان لشکر از گالیوہ برفتند و غنائم بسیار بدست آمد چنانچہ خمس سلطانی درین مدت نزدیکیست و ولک حاصل شدہ بود و در وقت مراجعت از کالنجر بمشکر اسلام بدین رانہ اجاری بود فی الجملہ این رانہ سر راہ لشکر اسلام در مضائق از آب ہندی گرفت این داعی از لفظ نصرت الدین تالہی شنید کہ برگزیدہ ہندوستان بیج خصمی پشت من نیاید آن ہندوک اجاری چنان بر من حملہ کرد کہ گوی گوی گوی گوی کہ در من گو سفندان می افتد از پیش او مرا عطف بایست کرد تا از طرف دیگر در آمدم و او را بزوم دمنہزم گردانیدم۔ این حکایت بہت آن آورده شد تا خوانندگان را روشن گردود کہ شہامت و جہانگیری الغنان معظم تا چہ اندازہ بود کہ این چنین خصمی را مقهور دمنہزم گردانید و قلعہ بزور را کہ حسن نامدار است

(۱۵۸) نزدیکیست دو کلمہ .

از دست تصرف او بیرون کرد و در آن سفر و لشکر از شهادت و جهاد آن نمود
 که بر روی روزگار یادگار ماند. روز دوشنبه بیت و سوم ماه ربیع الاول
 سنه خمسین دست مائه رایات اعلیٰ بحضرت باز آمد مدت شش ماه بدارالملک
 جلال مقام افتاد تا روز دوشنبه دوازدهم ماه شوال سنه خمسین دست مائه
 رایات اعلیٰ بجانب بالا جانب آب بیا نهضت فرمود و درین وقت ملک
 بلبن مقطع بداون بود و ملک قلعخان مقطع بهیانه هر دو ملک را استعلا بود از
 حضرت اعلیٰ و ایشان هر دو ملک با کل ملوک درین لشکری بدرگاه سراق جلال
 حاضر بودند چون رایات همایون با طراف آب بیا رسید عموالدین رحمان
 در سر با ملوک بساخت و همگنان را از دولت النخاع حسد تمام زحمت دادن
 گرفت و رونق حساد را از آن رونق جلال او تفاوت ظاهر می شد قصد آن کردند
 تا مگر لشکار گاهی یا در معینق توره یا در گذر آبی فات مبارک و عنصر ممیون النخانی
 را زحمتی دهند یا المی رسانند یُریدُونَ أَنْ یُطِغِفُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
 وَ یَأْتِیَ اللَّهُ بِالَّذِینَ یُبْتَغُونَ نُوْرَهُ کَارِ دَوْلَتِ النخاع را بصمت محافظت
 می نمود و خصمان را بر عرض شریف و لینت لطیف او دست نداد چون آنچه
 در ضمیر آن جماعت بود تیسیر نیز دریافت با هم اتفاق کردند و بر در سر پرده اعلیٰ
 جمع شدند و بر برای اعلیٰ عرض داشتند که النخاع را فرمان باید رسانید تا بطرف
 اقطار خود رود برین جمله رسانید از منزل میسر. روز شنبه سلخ محرم سنه
 احدی و خمسین دست مائه بطرف مانسی با حشم و اتباع نهضت فرمود چون
 رایات اعلیٰ بحضرت باز آمد خار خار حسد النخانی با ملن پر ظلمت ریحاں را زحمت

می داد تا بر رانی اعلیٰ عرض داشت کرد که صواب آن باشد که الغنائ معظم را بطرف
 ناگور فرمان باشد تا برود و ولایت مانسی به یک از شاهزادگان جهان طال
 عمره حواله فرماید بحکم آن رانی اعلیٰ بطرف مانسی حرکت فرمود و الغنائ معظم
 را بطرف ناگور رفته شد و آن هفت در ماه جمادی الآخر سنه احدى و خمسين
 بود چون بطرف مانسی وصول بود عماد الدین ریحان وکیلدر شد و فرماندهی سرادق
 جلال و ضبط آورد و بحکم آن حصد و خبث شغل قضای مالک از داعی دولت
 منهاج سراج در ماه رجب سنه احدى و خمسين دست مائه صرف شد و بقای
 شمس الدین بهراچی مفوض گشت و هفدهم شوال همین سال حضرت باز آمدند
 و ملک سیف الدین کشید خان ابیک طاب شاه را که برادر الغنائ معظم بود بطرف
 اقطاع کره ناز و کردند و نیابت امیر حاجی یحیٰ عمر الدین بلین داماد قتلخان
 را شد و هر شغلاری که بتربیت الغنائ اختصاص داشت جمله را تبدیل و تحویل
 فرمود و کار قرار ملک آراییده را بر رانی ناصواب عماد الدین ریحان مشوش
 گردانید و درین مدت که الغنائ معظم خاقان اعظم خلعت سلطنته، بطرف
 ناگور رفت بجانب ولایت رن قنبر باسر دیو که اعظم رایان و اصل و بزرگ
 ترین ملوک هند است لشکر کشید تا الغنائ معظم را بکلیت تواند رسانند حق تعالی
 و تقدس چون خواسته بود که نام نیک بندگان دولت الغنائی بر مخالفت ایام
 بنصرت و ظفر و فیروزی مغلده ماند تمامت آن لشکر را می باسر دیو را اگر چه پس
 انبوه و با سلاح و اسب بودند منہزم گردانید و مردان مبارز بسیار ایشان
 را بدوزخ فرستاد و غنائم بسیار کرد و اسب و برده بی حساب بدست آورد

و بعد از دیر و در سال ۸۵۰ هجری قمری

وسالم و خانم و عصمت آفریدگار بخت ناگور که بوجود بندگان دولت الغانی حضرت
 بزرگ شده بود باز آمد چون سنه اثنی و خمسين نوشتند حال جماعت مظلوم
 که بدست تعدی و عزل بواسطه غیبت الغانی در گوشه مانده بودند چنانچه ماهی
 بی آب و بیمار بی خواب شبان تاروز و روزها تا شب از حضرت مقدس
 آفریدگار می خواستند تا صبح دولت الغانی سر از مطلع جلال بر آورد و ظلمت
 ریجانی بود آفتاب دولت الغانی متبدل گردید حتی تعالی دعائی خستگان و
 اقترار شکستگان را بمشرف اجابت مشرف گردانید آیات منصور الغانی را
 از ناگور برسمت و عزیمت حضرت حرکت داد و سبب آن بود که ملوک و
 بندگان درگاه سلطنت همه ترکان پاک اصل و تازیان گزیده وصل بودند و
 عمادالدین محبوب و ناقص بود و از قبایل هندوستان بر سر همتران گزیده
 نسب فرماندهی می کرد همگان را از آن حال الفت می آمد و طاقت تحمل آن
 ندانست نمی داشتند حال این ضعیف برین جمله بود که از دست جور آن جماعت
 متعبدیان که مخصوص به عمادالدین ریجان بودند مدت شش ماه و زیادت آن
 بود که از وثاق بیرون آمدن و به نماز جمعه رفتن مجال نداشت تا حال دیگران
 که هر یک از ترکان و ملکان جهانگیر و فرمان دمان و خصم شکن بودند در تحت
 آن ندانست چگونه بوده باشد فی الجمله ملوک هندوستان از آنجا که بلاد کره و
 مانیکور و شهر اوده و بالاترست تا بیداون و از طرف تبریز و سننام و سامانه
 و سواک از خدمت الغان معظم التماس مراجع نمودند بحضرت ارسلانخان از
 تبریز شده لشکر بیرون آوردند و بنخان از سننام و منصور پور بیرون آمد و الغان

معظم از طرف ناگور و سوا لک حتمها جمع کرد و ملک جلال الدین مسعود شاه بن سلطان
از طرف لوهور بدیشان پیوست و روی با طراف حضرت نهادند. عماد الدین
ریحان بخد مت درگاه عرضداشت تا رایات اعلیٰ عزیمت رفع بندگان خود
کند لشکر از طرف دہلی بطرف سنام بردند و الغخان معظم در حوالی تبرمبندہ
بود با ملوک دیگر این داعی از حضرت عزیمت لشکر گاہ اعلیٰ کہ در شہر بردرگاہ
اعلیٰ مقام می بود روز دوشنبہ ببت و ششم ماہ رمضان سنہ اثنان و خمین
بشکر گاہ اعلیٰ رسید و شب قدر در بارگاہ اعلیٰ دعا گفت دوم روز چہار شنبہ
ببت ہشتم ماہ رمضان در اثنای کوچ ہر دو لشکر ظاہر گشت عید فطر بنام
گذاردہ آمد روز شنبہ ہشتم شوال رایات اعلیٰ بطرف ہانسی مراجعت فرمود
و ملک جلال الدین و الغخان معظم با ملوک مکرم بطرف کیتھل حرکت کردند
جماعت ملوک و امرا از جانبین در مصالح حال طرفین سخن گفتند سپہ سالار
قرہ جماق کہ از بندگان خاص الغخانی بود و بر جلیت معروف از طرف
لشکر گاہ الغخان برید امیر علم سپاہ حسام الدین قلع آن امیر فرستہ صفت
بسیار صداقت نیکو سیرت کہ از دیگر امرا بکیر سن موصوف بود نامزد شد
با سپہ سالار قرہ جماق و ملک اسلام قطب الدین حسن علی طاب ثراہ ہر جد
تجد کہ امکان داشت بجائی آورد و التماس جملہ ملوک از حضرت اعلیٰ آن
بود کہ ما ہمہ سر بر خط فرمان درگاہ جہان پناہ داریم الا آنچه از کید و حیو کات
فاسد عماد الدین ریحان امین نیستیم اگر او از پیش تخت اعلیٰ بطرفی نامزد شود

(سنہ) قرہ جماق + شہ جہد

ما ہمہ سر بر خط فرمان درگاہ جہان پناہ داریم الا آنچه از کید و حیو کات فاسد عماد الدین ریحان امین نیستیم اگر او از پیش تخت اعلیٰ بطرفی نامزد شود

ما جمله به بندگی درگاه پیوندم و سر خدمت بر خطا متشال او امر اعلیٰ بهیم چون
 رأیت اعلیٰ از ظاہر ماضی بطرف جدید حرکت فرمود روز شنبه بستی و دوم
 شوال سنه اثنی و خمسين دست مائه عماد الدین ریجان از وکالت معزول
 شد الحمد للہ علی ذلک و سائر نعمائہ ایالت بداون حوالہ او شد و عز الدین
 بلبن نائب امیر حاجب بطرف لشکر گاہ النخاع رفت روز سه شنبه سوم
 ماه ذی قعدہ ملک بن خان ایک خطائی علیہ الرحمۃ بلشکر گاہ رسید بجهت امام
 صلح و این جا حدیث عجیب است کہ این داعی بران حال مطلع بود و آن آن
 هست کہ عماد الدین ریجان با جماعت اتراک کہ اندک مایہ مخالفت النخاع معظّم
 در مزاج ایشان مرکب بود تدبیر کردند کہ بن خان ایک خطائی را چون بدر سرائی
 اعلیٰ آید بدین سر اسروده بزیر تیغ آرند تا چون آن خبر بلشکر گاہ النخاعی رسید
 ایشان عز الدین بلبن را بزیر تیغ آرند و آن صلح پیوستہ نگردد و تا عماد الدین
 ریجان سلامت بماند و النخاع را بکفرت آمدن میسر نشود چون این مزاج
 ملک قطب الدین حسن را معلوم شد اربع خاص حاجب شرف الملک
 رشید الدین خنئی را نزد یک بن خان فرستاد کہ صواب آن است کہ باید او
 بموضع خود ساکن باشد و بدر سر اسروده اعلیٰ نزد چون بنا برین اعلام بن خان از
 و سرائی بر نشستن توقف کرد تدبیر عماد الدین ریجان با آن ترکان مخالف
 راست نیامد و اکابر از ان حال علم حاصل شد عماد الدین ریجان را بحکم
 فرمان اعلیٰ از لشکر گاہ بطرف بداون روان گردند و روز سه شنبه ہفتم ماه ذی

القعه سلطان السلاطین و ملوک و رگاہ اعلیٰ برای مسلاخ جانبین داعی دولت
 منہاج مسراج را فرمان داد تا جملہ را عہد داده آمد و دیگر روز چار شنبہ الغنایان
 معظم و گیر ملوک بخدمت در گاہ اعلیٰ پیوستند و دست بوس حاصل کردند و الحمد للہ
 علیٰ ذلک و ریایات اعلیٰ مراجعت کرد و الغنایان معظم و موافقت رکاب ہمالیون
 روز چار شنبہ ہنم ذی الحجہ بحضرت دہلی باز آمدند و از فنون الطاف ربانی آن
 بود کہ در آن مدت از آسمان باران رحمت نیامدہ بود بر قدم مبارک الغنایان در
 رحمت ربانی بکشا و بارانی کہ سبب حیات نبات و نامیات و خلق و حیوانات
 بود بر زمین آمد و خلق جملہ مقدم مبارک او را بر جہانیان بفال گرفتند و بوصول کعب
 ہمالیون او ہمگانی شد دمان و متبشر گشتند و حق تعالیٰ را بدان مواہبت
 جسیم شک گفتند۔ چون سنہ ثلث و خمسین آمد بواسطہ حادثہ کہ در حرم سلطنت
 ظاہر شد و هیچ یک بر ایران مسرطلاح نبود روز چار شنبہ ہفتم ماہ محرم سنہ
 ثلث و خمسین قتلخان را ایالت او دہ فرمودند و بر آن طرف روان شد و در آن
 وقت ایالت بہراج مفوض بہاد الدین ریحان شدہ بود و چون دولت
 الغنای شعلہ انوار با ظہار رسانید و بارخ جہان نصارت گرفت و منہاج فضل
 ربانی در ماہی سینہ گوشہ ماندگان را بکشا و یکی از ان جملہ داعی دولت سلطانی و
 دولتخواہ جلاوت الغنای منہاج مسراج جو زبانی بود کہ بدست طعن خصمان و
 تعدی ظلم و شتمان در زاویہ عزل و محن و گوشہ شدت و شہامت ماندہ بود
 تربیت و عاظفت الغنای کہ برامی اعلیٰ اعلاء اللہ عز و جادت تار و زیکشنبہ

هفتم ربیع الاول سنه ثلث و خمسين و ست مائه کت سوم قضای ممالک و منده
 حکومت برین داعی مخلص دعا و نامش را مفوض گشت و عنایت اِنَّ الَّذِي
 قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّهُ اِلَيَّ مَعَادٍ در حق این ضعیف ظاهر شد ملک
 تعالی سلطنت ناصری و کنت النخانی را تا عنایت دوران آسمانی در جهان بانی
 باقی و پائنده دارا و محمد و آله چون قتلخان با دود متوجه گشت مدتی برآمد حوادث
 ایام باعث آن شد که مخالفتی ظاهر گردید و از حضرت چند کرد و فرمانها نافذ گشت
 در آن باب اهمالی رفت و عماد الدین ریگان در شتمال نوار فتن جدی نمود
 تا مگر بیکر و جیل آفتاب دولت النخانی را بجای گاه گل تدبیر فاسد خود اندیش کند
 و مهتاب عزت خاقانی را بزار غلبه خود در طی آورد و اما عنایت از لیه
 کفایت الایدیه دافع آن شرعی بود تا ملک تاج الدین سنجری ماه پیشانی دام اقباله
 که در قید و حبس ملک قتلخان مانده بود و از حضرت ایالت بهراچ بدو مفوض
 گشته و بدین سبب در بند افتاده بود و بخیل مردانه خود را از او ده و دست
 متعديان خلاص داد و در کشتی از آب سمر و غیره کرد و باندک سواری بطرف
 بهراچ رفت تقدیر آفریدگار چنان بود که دولت ترکان قاهر طالع شد
 و منصب هندوان به تحت الشراعی مقهوری فرو رفت و عماد الدین ریگان
 از پیش منزه نگشت و اسیر شد و آفتاب حیات او لغروب حیات فرو
 شد و سبب فوت او کار ملک قتلخان فقور پذیرفت حادثه او در بهراچ در
 ماه رجب سنه ثلث و خمسين و ست مائه بود چون آن فتنه مادر هندوستان

قائم شد و بعضی از امرای سر از رتبه درگاه اعلی کشیدند بضرورت دفع آن فتنه
 و تسکین بندگان دولت قاهره ناصری را رایات اعلی روز پنجشنبه سلخ
 ماه شوال سنه ثلث و خمسين بر عزیمت هندوستان از حضرت حرکت
 فرمود چون به تپلیت سرادق اعلی نصب شد شکر سواک که اقطاع الغنائم
 معظم بود خاقان اعظم خلدت سلطنته از مقام تپلیت بطرف مانسی نهضت فرمود
 روز یکشنبه بهندیم ذی القعدة سنه ثلث و خمسين چون بخطه مانسی رسید
 بر سبیل تعجیل هر چه تمامتر فرمان داد تا جمله شکرهای سواک و مانسی و سرتی
 و صید و برد و اطراف آن بلاد در مدت چهارده روز جمع شدند با استعداد
 تمام و آلت و عدت و اسب که گوی کوه آمین در وقت سکون و دریا می
 پر جوش بهنگام حرکت بودند بحضرت دلی و مولش بود سیوم ذی الحجه و هفتم روز
 در حضرت بجهت زیادت استعداد و جمع فرمودن لشکر میوات کوه پایه مقام
 فرمود. نوزدهم ماه ذی الحجه بالشک بسلاح آراسته و صفهای مبارزان پیرایه
 متوجه لشکرگاه اعلی شد و در ماه محرم با طرف اوده رسیدند قلعخان و امرای
 که متابع او بودند اگر چه همه بندگان درگاه اعلی بودند اما چون سبب و موانع
 ضروری ایام عیاری بر چهره دولت ایشان نشسته بود از اوده بر آب سرد
 عبور کردند و از پیش رایات اعلی اعطف نمودند بحکم فرمان اعلی در محرم سنه
 اربع و خمسين الغنائم معظم بالشکر بسیار ایشان را تعاقب نمود چون تفرقه
 بدیشان راه یافت جنگهای هندوستان گشتن و مفاتیح بورما و التفات

(ملع) تپلیت . (ملع) کتن - تسکین - سکون .

۳- سبب مصالح استندای لشکری نوزدهم ماه ذی الحجه بود

اشجار بسیار الغان عظم الشان را دریافت و مانند یک بشن پوشر حدیای تزیینت
 بکشید و جمله آن مواصات و راستگان نمب فرمود و با غنائم بسیار بخدمت درگاه
 اعلیٰ باز آمد سالها و غنائما و چو از او ده الغان عظم بالشکر از آب مسر و عبره کرد رایت
 اعلیٰ بجانب حضرت مراجعت فرمود چون از تعاقب آن امر را رو بدرگاه اعلیٰ نهاد
 خدمت سراپرده سلطنت را بحد کسمندی دریافت روز سه شنبه شانزدهم ربیع الاول
 سنه اربع و خمسمین دست مائه بدارالملک جلال وصول بود چون قتلغخان در
 هندوستان مجال مقام نیافت در میان مصاف بطرف سننور آمد و در آن
 مجال تخصمین ساخت و همگنان او را خدمت می کردند که ملک لیس بزرگ بود و از
 اکابر بندگان حضرت و ملوک ترک بود بر همگنان حقوق ثابت داشت هر جا که می رسید
 بجهت حقوق ما تقدم او و نظریعواقب امور او عزیز داشت می نمودند چو بجبال سننور
 تخصمین کرد رانه دیبال مهندی که در میان هندوان مهتری داشت و عادت
 آن جماعت محافظت ملجیان بودی او را خدمت کرد و چون آن خبر بسمع اعلیٰ
 رسید رایت هایلون در اوائل ربیع الآخر سنه خمس و خمسمین دست مائه بر عزیت
 سننور نهضت فرمود و الغان معظم با حشمتی خاص و ملوک حضرت در آن جبال جد
 جهد وافر نمود و غزو بالبنت واجب داشت و در مصافق جبال و شعاب بسیار
 بر شخمائی کوه دستبرد نمود که چشم عقل حیران ماند و تا بحصار و خطه سلور بر رفت که تصرف
 آن رایی بزرگ ست و جمله را بنگان اطراف او را بزرگ داشت خدمت کند و او
 اند پیش لشکر الغانی فرار کرد و بازارگاه و شهر سلور تمام بدست اسلام نمب شد

(سنة) الآخر +

بر مواضعی استیلا یافتند بندگان الغنائی که هرگز لشکر اسلام در هیچ عهدی بر آن
موضع نرسیده بود و بفضی فضل آفریدگار میل و علا و تائید و نصرت ربانی غنائم بسیار
بحضرت اعلی و دارالملک جلال در ظل همایون سلطنت مبیت و پنجم ماه ربیع الآخر
سنه خمس و خمسين و ست مائه وصول بود چون رایات بحضرت باز آمد قتلخان
از کوه سلور بیرون آمد و ملک کشلیخان بلبن بهم پیوستند و در کلبه ساسانه و کهرام
نها دو بولایت تعلق کردند گرفت و چون خبر آن جمعیت و جرأت بسج اعلی رسید
ملک الفخ خان معظم قدرت سلطنت را و ملک کشلیخان را با ملک حضرت و چشم هانامرد
دفع آن فتنه فرمودند روز پنجشنبه پانزدهم ماه جمادی الاول سنه خمس و
خمسين و ست مائه الغنائی معظم از دلی حرکت فرمود و بر سبیل تعبیل تا حد و کتبیل
براند و ملک قتلخان در آن اطراف بودند چون بهم نزدیک شدند همه برادران
و جمله یاران یکدیگر و دو چشم از یک دولت و دوج از یک حضرت و دولشکر از
یک خانه و دوج از یک بطانه هرگز خالی ازین بوالعجب تر نتواند بود همه باهم
از یک کیسه و هم نمک بر یک کاسه شیطان ملعون میان ایشان چنین تفرقه ظاهر کرد
جماعت دیو مردم برای عرض نفسانی و نزغات شیطانی در میان می انداختند
و از برای رونق کار خود میان آن برادران کار دیگری ساختند الغنائی معظم حکم
مدیر صواب چشم خاص را با ملک شیرخان که برادر و پسر عم او بود از چشم قلب سلطانی
جدا می فرمود و ملک کشلیخان امیر حاجب را که برادر صلی او بود با ملک درگاه و چشم
قلب و پیلان جدا می فرمود چنانچه دو صفت لشکر در حوالی ساسانه و کتبیل نزدیک
هم رسیده بنگران منتظر مصاف شدند که بوالفضولان دستار بزار حضرت دلی
۳ و دو ساطین شکر می نمود و هر دو لشکر

بخدمت ملک بلبن و ملک قتلخان مکتوبات در قلم آوردند و استدعا نمودند که
 در وازه مانده است ماست شمارا بطرف شهر باید آمد که شهر خالی است از حشم و شما
 بندگان درگاه اعلی و بیجانگی در میان فی چون بدین جانب آمده شود و بخدمت
 تخت سلطنت اعلی پیوسته آمد النخانی با آن حشم بیرون نماند و کار را بمراد کرد
 آنچه عرض داشت جمله تمسیر پذیرد و بحصول پیوند و جماعتی از مخلصان حضرت
 سلطانی و خواهران خدمت النخانی را این اندیشه و مخالفت چو معلوم شد سبیل
 تعجیل بخدمت النخانی عرض داشت در قلم آوردند و از حضرت النخانی عرض داشت
 بخدمت تخت رسید تا مخالفان را از شهر اخراج کند و تمامت این قضیه در میان
 دولت سلطانی ناصری اعلا اله الله شانه به تقریر پیوسته است و کیفیت آنکه آن
 نامها چه کسان در قلم آوردند حق تعالی ایشان را در گذراند و از نفاق شان توبه
 داد و در اثباتی این حالت که هر دو لشکر بهم نزدیک شده است شخص فلان نام
 که او را پسر فلان گفتندی از طرف ملک بلبن کشلو خان بجاسوسی بیاید و خود را
 چنان نمود که بخدمت آمده است و از طرف ملوک و امرا می که در خدمت ملک بلبن
 بودند تقریر کرد که ممکنان خدمت النخانی را خواهند و اگر خطامانی و دست راستی
 و عهدی بود و مرا که بخدمت آمده ام نانی و اقطاعی معین شود جمله ملوک و امرا می بلبن
 را بخدمت آرم و در سلک دیگر بندگان مرتب گردانم از حضرت النخانی چون فرج
 آن شخص در سر معلوم شده بود فرمان داد تا جمله لشکر را بر وی عرضه دارند چنانچه تمام
 حشما را با آلت و عدت و استعداد و پیایان با برگستان و در نظر آورد پس مکتوبی
 بر وجه سر در قلم فرمان آمد بنزدیک امرا و ملوک بلبن که مکتوبات شما در نظر آمده و آنچه

مقصود بود بوقوف پیوست شک نیست اگر چه مطاوعت بخدمت پیوسته نشود
 جمله را اقطاع و نان فراخور هر یک بلکه زیاده ازان فرموده آید و اگر برخلاف آن
 باشد عهدین روز جهانیان را معلوم و مبرهن گردود که کار هر یک بزخم تیغ آید
 و سنان آتشبار یک جارسد و سرگردان به بند و کمند تقدیر بسته بیایم علم و
 ریایات اعلیٰ چگونه آرند چون مکتوبات بدین وجه شهید باستم و نیش بافوش و لطف با
 عنف مختلط در قلم آمد و آن شخص بازگشت و بخدمت ملک بلبن عصمه الله بازگفت
 و مکتوبات باز نمود عاقلان را مزاج معلوم شد که حال مخالفت میان امر و ملوک
 ماوریک جارسد درین میان مکتوبات شهر رسید و ملک بلبن یا ملک قلعنای رومی
 بحضرت نهادند و بی مراد مراجعت نمودند بعد از دو روز عزیمت ایشان النخایان
 معظم را معلوم شد منقسم خامر گشت تا حال بحضرت و تخت سلطنت چگونه باشد
 تا از شهر بعد از ظهور این حال عجب مکتوبات بخدمت النخایان رسید سالم و غانم در
 عصمت آفریدگار و حفظ و حیاطت ربانی روز دوشنبه دهم ماه جمادی الآخر سنه
 خمس و خمسين دست مائه بحضرت رسید مدت هفت ماه مویک اعلیٰ در شهر بود
 تا در اوائل ذی الحجه سنه خمس و خمسين لشکر کفار فعل بزین سنده رسید و سران
 ملاعین ساری نوین بود و ملک بلبن چون شحنة آن جماعت آورده بود و بفرودت
 نزدیک ایشان رفت و کنگره ای حصار ملتان فرودقتند چون آن خبر بحضرت اعلیٰ
 رسید خاقان معظم النخایان اعظم برارای اعلیٰ عرض داشت کرد که صواب آن باشد که ریایات
 همایون حفت بالنصر و الظفر از حضرت حرکت کند سال سنه ست و خمسين دست
 مائه نوشته بود ریایات اعلیٰ دوم محرم سنه ست بطالع سعد بیرون رفت و در ظاهر

حضرت دہلی سراپردہ جلال نصب شد و حال یا ستصواب النعمان اعظم باطاعت مالک
 و اکابر ملوک و خانان ولایت و سرحد را فرمانها صادر یافت تا جمیع یا استعداد و روی
 بخدمت درگاه نهند و روز عاشورا در سرپرده سلطنت که ہمارہ بہ نصرت و فیروزی
 نصب باد و طائب دولتش بہ مسامیر ثبات منوط این داعی را بحکم فرمان عقد دیگر
 بود مقصود بر تخرین جہاد و ثواب غزوات و جہنمودن در محافظت مراتب اسلام و
 خدمت درگاہ اعلیٰ یا متعال او امر اولوالامر می زادہ اللہ تعالیٰ نفاذ النعمان اعظم با
 لشکر آراستہ چشم بسیار در موافقت رکاب ہمایون سلطنت بیرون آمد و جمیع ملوک
 موافقت نمودند و چشمہا جمع شد چون خبر آن جمعیت بہ لشکر گاہ ملا عین مغل رسید
 بسرحد را کہ تاختہ بودند پیشتر نیامدند و جرات نمودند و ثواب آن نمود کہ مدت چہا
 ماہ یا زیادت در ظاہر شہر جمع بودند و بہر طرف از اطراف غزو و مہاسات سوار میرفت تا
 چون خبر مراجعت ملا عین رسید و دل از قنہ آن جماعت فارغ گشت جماعتی منہیان
 بسبع اشرف النعمانی رسانیدند کہ مگر اسلاخان خان سنجہ را زودہ و قلعہ خان مسعود خان بسبب
 آنچه در آمدن بہ لشکر گاہ اعلیٰ توقیع کرده اند ہراس می خوردند و اندیشہ تفریدی در
 مزاج ایشان می گردود و النعمان اعظم بخدمت بارگاہ اعلیٰ عرض داشت کہ پیش از آن چہ
 آن جماعت پرواہی گیرند و در ہوائی تفرد بواسطہ خوف خود پرواہ نکنند صواب آن
 باشد کہ فرصت داوہ نشود و این نامرہ را بزودی الطاف فرمودہ آید بحکم راجی صاحب
 النعمانی اگر چہ ہنگام گرما بود و لشکر اسلام بواسطہ آمدن ملا عین و محافظت سرحد
 زحمت دیدہ بود و اما چون مصلحت و حرکت بود و ایات اعلیٰ بطرف ہندوستان

روز سه شنبه ششم ماه جمادی الآخر سنه ست و خمسين وست مائه نهضت فرمود
و کوچ بک کوچ تاحد و دکره و مانکپور رفت و النعمان معظم در مالش فسخه هندوان و
تعمیرات را تکان چندان جدا فرمود که در و هم نیاید چون بدان دیار رسید ارسلان خان
و قتلخان تفرقه شدند بضرورت خیل و اتباعی را در میان مواسات فرستادند و معتمدان
بخدمت النعمان معظم ارسال کردند تا در پیش تخت اعلیٰ عرض داشت ضرورت تفرقه
ایشان باز نمایند و التماس کنند تا رایات اعلیٰ بجهت مراجعت فرماید بران قرار که
چون بجهت جلال رایات سلطنت را وصول باشد ارسلان خان و قتلخان هر دو
بخدمت درگاه جهان پناه پیوند و النعمان معظم چون این عرض داشت بکر در رایات
اعلیٰ بجهت بازگشت و شنبه دوم ماه رمضان سنه ست بدارالملک جلال وصول
بود بمیت و فہم شوال سنه ست و خمسين وست مائه ارسلان خان و قتلخان بخدمت
درگاه پیوستند با چندان مخالفت و تفرقه ولایات کہ از ایشان در وجود آمده بود
النعمان معظم تربیت و فراخت و استقامت حسن و عمد و تیمار داشت در باب ایشان
چندان مہذول داشت از غایت کرم و نہایت علم و تربیت ملکانہ و غایت
خسروانہ کہ بنان و بیان از تحریر و تقریر آن عاجز آید حق تعالیٰ او را در عصمت خود
باقی دارد و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعین از مدہ دو ماہ ممالک کھنونی بہ قتلخان
و بلا دکرہ بارسلان خان بحسن تربیت النعمان حوالہ شد چون سال سنہ سبع و
خمسين وست مائه نوشتہ رایات اعلیٰ سیزدہم ماہ محرم سنہ سبع از حضرت
نہضت فرمود و سرپرستہ جلال در ظاہر دہلی نصب شد النعمان معظم خلعت دولتمند

در حق شیرخان که پسر عم او بود تربیت واجب داشت و پیش منند اعلیٰ عرض داشت
 کرد تا تمامت ولایت بیانه و کول و جلیسر و محروسه گالیور حواله او شد آن تفویض
 یکشنبه بیست و یکم ماه صفر سنه سبع و خمسين دست مائه بود و باقی آن سال
 بواسطه آنکه دلنگدانی بجدالند که نبود رایات اعلیٰ را زیادت نهفت شد روز چهارشنبه
 چهارم جمادی الآخر سنه سبع و خمسين دست مائه از بلاد ککصفوقی خزانه و مال و طراف
 بسیار باد و زنجیر پیل بدرگاه جلال رسید و النعمان معظم در آن باب حسن اهتمام و
 تربیت فرمود و مقطع ککصفوقی عزالدین بلین او ترکی را که فرستنده این مال و فیل بود
 از حضرت اعلیٰ مثال اقطاع دادند و آن بلاد بروی مقرر داشتند و بجهت اولیٰ شرفیات
 ارسال کردند چون سال سنه ثمان و خمسين دست مائه نوشت و ماه صفر در آن النعمان
 معظم را عزیمت نهب کوه پایه اطراف حضرت مصمم گشت که درین کوه پایه جماعت فساد
 بودند که ملام قطع طریق و نهب اموال مسلمانان و تفرقه رعایا و تاراج دیهائی حوالی سربانه
 و سواکک و بهیانه از لوازم فساد ایشان بود و پیش ازین تاریخ بسه سال گله های شتر
 از جمله خدم و مخلصان درگاه النعمانی عز نصر هم از حوالی ولایات هالنسی برده بودند و
 سر مفسدان شخصی لشکانام هندوی متمدنی بود که بری چون دیو ستیزنده و عفریت مارد
 آن گله های شتر و نفر مایه بودند و درین میان جمله کوه پایه تا حوالی رن قصبه در میان
 هندوان تفرقه کرده و در چنان وقتی که آن تفرقه ماکر دند و آن نفرهای شتر بردند هنگام
 لشکری بود و اهل لشکر و مبارزان چشم النعمان معظم بقل اقبال لشکری محتاج بودند چون

(سده) اوربکی - نوربکی *

(سده) ملک + سه ستیزنده *

آن متمرّدان حرکت نکردند بر دل مبارک النّعمان معظّم و سایر ملوک و امرا و مبارزان چشم
اسلام نصر هم الله محلّ تمام آمد فاما تذکر آن فساد بواسطه دلنگرانی دفع لشکر مغل که
سرحد های بلاد اسلام چنانچه ولایت سنده و لوهور و طرف آب بیاہ می تاخذند ممکن نبود
تا در وقت رسل خراسان از طرف عراق نزد ہلاکو مغل کہ پسر تولی بن چنگیز خان بود نزدیک
حضرت رسیدہ بودند فرمان شد تا آن جماعت رسل را در منازل مازوتہ و حوالی آن
توقف فرمودند و النّعمان معظّم با ملوک دیگر حشمت های حضرت و لشکر های ملوک تا گاہ
عزیمت کوه پایہ کرد و دوشنبہ چارم ماہ صفر سنہ ثمان و خمیسین دست ماہہ رفت
منصور خود را بطرف کوه پایہ کشید و باول کشش قریب پنجاہ کمرہ منزل کرد و ناگاہ
بر متمرّدان کوه پایہ زد ہرچہ بر ششماہی کوه و مضائق بورہ ہا می عمیق و درہ ہا می شگرفت
بودند جملہ را بدست آوردند و بزیر تیغ اہل اسلام گزرا نیدند و مدت بیست روز در
اطراف کوه پایہ بہر طرف حرکت می فرمود و مواضع سکونت و دیہا می آن کوہیان بر سر
کوه ہا می بلند بود و عمارتہا می ایشان بہہ بر ششماہی سنگ چنانچہ گوئی از رفعت با
ستارگان ہمسر و آبہمان ہمخان اند لہذا النّعمان معظّم تماست آن موضع را کہ
در حصانت از سد سکنہ حکایت احکام گفنی گرفت و نہب شد و خلق آن موضع کہ
رنود و سراق و قطاعہ طریقات بودند جملہ زیر تیغ آمدند و حکم فرمان النّعمانی دام نافذ
در میان لشکر غزات آلود کہ ہر کہ سری بیار دیک تنکہ تفکہ نقرہ و ہر کہ مرد زندہ
بیار و دو تنکہ از خزانہ دار خاص بستاند انصار حق حکم آن فرمان بہمہ بلند می و مضائق
بورہا می عمیق در رفتند و سرور بدست آوردند خصوصاً جماعت افغانان کہ ہر یک انہ

ایشان گوئی ژنده پیلست باد و عرشها و برکتف نهاده یا برجی ست انبار
برائی بهیبت بر فراز او برق کشاده. مبلغ ایشان که در خدمت رکاب الغنی
مرتب بود بقدر سه هزار سوار و پیاده مردانه و دلیر و جانبانه که هر یک از ایشان صد
هند و در درکوه و جنگل بچنگال بگرفتی و دیورا در شب تاریک بتنگ عاجزه آوردی
فی الجمله جماعت ملوک و امرا و ترک و تازیگان جلادتی نمودند که بر صخالت ایام ذکر
آن مخلصانند و درین مدت که ولایت اسلام در دیار هند افراسشته شده است هیچ
وقت لشکر اسلام بدان موضع نرسیده بود و نوب نکرده حق تعالی الخان معظم
را بدولت سلطان سلاطین ناصر الدین و الدین مستم و میسر گردانید آن هند و متمر که
از لغزها اشتر برده بود با پس و اتباع بدست آمد و تغذیر آسمانی ایشان را در قید
و اسیری بندگان الثغانی در آورده جمله مهنران مفسد بقدر و ولایت و پنجاه مرد از
معارف آن طائفه در زنجیر اسیر افتادند و صد چیل و دوسر اسپ یا خر اعلی رسید
و شش بیدر تنگه که عدد آن سی و هزار تنگه بود از رانگان مواضع جبال و رایان هند
بخرانه اعلی رسانید در مدت بمبیت روز چند کار بزرگ بقوت شهامت فرماندهی
الثغانی دام عالیا برآمد بمبیت و چهارم ماه ربیع الاول سنه ثمان و خمسین و ست
ماه الثغانی معظم خلعت دولته بحضرت بانا مد چترهایون سلطنت و شاه جهان چون
آفتاب خسروان در سایه چتر و جمله ملوک حضرت و صد و را کابر و معارف اهل شهر
لبصرای حوض رانی آمد و از باغ تما حوض رانی صفها کشیدند و بروجه استقبال
و اعزاز ایات الثغانی همه بقدم اخلاص پشت افتادند و سلطان سلاطین خلعت
سلطنته بر سر حوض رانی برستاد اعلی تخت سلطنت بار داد الخان معظم با ملوک

لشکر و امرا بر تشرف الغنائی پوشیده زمین بوس بارگاه اعلیٰ در یافتند چنانچه گوی
 از الوان طلسم و اکسون و البرون و شترپی و علمهای زر کشیده و با دلی و چرخ و بختی
 این صحرا چون هزار گلستان نگفته شده بود و آنجمله اکابر و ملوک و امار و افراد پهلوانان
 و عیارزان لشکر پیش از آن بیک روز در منزل خود از خزانه عالیه الغنائی لا زال
 مملو از الاموال و الغنائم این تشریفات پوشیده بودند که ممکنان منظر و منظور
 و سالم و خانم بدرگاه مشتافتند و خود و بزرگ دست بوس سلطانی با هزاران نوخت
 و تربیت و مواجید در یافتند خدای تعالی و تقدس را بر آن نصرت شکر با گفتند
 و بعد از دو روز موبک همایون بر عزیمت غزو از شهر لاهیجی حوض بلانی بیرون
 خواکید و فرمان شد تا پیلان کوه بهیکل گردون کفل و یو دیدار باد رفتار که گوی موبل
 اجل و خیل تا نشان ملک الموت بودند بجهت سیاست کفار حاضر کردند و
 ترکان خوشنوا مرتج کر دار شمشیرهای آبدار آتش بشار از نیام اقتدار بر کشیدند
 پس فرمان اعلیٰ صادر شد تا دست سیاست بردند و بعضی از آن مستندان در
 زیر پای پیل انداختند و سرهای هندوان را در کلوکاه خلاص اجل و آنه بیکت
 پای آن کوه پیکر ساختند و تیغ ترکان خون ریز و جلا وان جان ربا هر دو دهنده
 چهار می شدند و بکار و کناسان که دیو از زخم ایشان هر اسان بود و صد و اندامند
 را از سرتا پای پوست کشیدند و از دست سلاخان در کاسه سر خود مشربت مرگ
 چشیدند فرمان شد تا جمله پوست پر کاه کردند و بر سر دروازه شهر در آویختند
 فی الجمله سیاستی رفت که هرگز صحرائی حوض رانی و صحن میدان دروازه دلی مثل
 آن سیاست یاد نداشت و گوش هیچ مستمع حکایتی مانند آن مهیت نشنیده

بود از غزو و جهاد و غنیمت و ابقها و لغز دولت الغفانی بر آمد الخ خان معظم پیش
 مندر راجی اعلیٰ عرض داشت که رسل خراسان را صواب آن باشد که بحضرت آرد و
 شود و دست بوس اعلیٰ دریا بند چون فرمان شد روز چهارشنبه هفتم ماه ربیع الآخر
 سنه ثمان و خمسين موكب همايون بكوشك سبز حركت فرمود و الغفان معظم فرمان داد
 تا از اطراف و حوالی حضرت اعلیٰ صاحب دیوان عرض ممالك قسمت مرد با سلاح
 کردند بقدر دو لك پیاده تمام بحضرت آمد و بقدر پنجاه هزار سوار ماده برگزین
 و بیرق و تعبیه ساختند و خلق و عوام شهر از سعادت و اوساط و اراذل چندان مرد
 با سلاح از سوار و پیاده بیرون رفت که از شهر نو کیلو گهری که درون شهر که قصر
 سلطنت بود بیست صفت مرد پشت بر پشت چون باغ دریم یافته گفت بر
 گفت نهاده صفت در صفت ایستاده راست گوئی روز قیامت و محشر است
 و هنگام غوغا و حساب خیر و شر بکار دانی و شهادت و ملک داری و نیا بست
 الغفانی خلعت سلطنته و راست کردن صفها و تعیین کردن مواضع هر یک از امرا و
 ملوک و اکابر و صدور با خیل و اتباع خود و استعداد اعلام و بیرقها و پوشیدن
 سلاح و محاطت و مراتب هر یک را بموضع تعیین کرده بود نصیب فرمود آن
 جمیعت و هیبت ظاهر شد که گوش فلک از آواز طبل و دمامه و نعره پیلان و منبه
 و سپان و دنده و غوغای خلق که شد و چشم حسود بدخواه کور گشت چون رسل
 تنگستان از شهر نو بر نشستند و نظرات ایشان بران جمع افتاد خوف آن بود که از
 هیبت جمیعت و هول آن عدت و است مرغ روح شان از قالب طیران

گزینند و غالب ظن بلکه یقین آنست که هنگام حمله پیلان دمنده یعنی ازان رسل
 از اسب خطا کردند و بنیقادند حق تعالی لعنیم بد ازین مملکت و سلطنت و لشکر محتر
 و ملوک و دولت بدور دارد و مجد و آله چون رسل بدر شهر رسیدند ملوک حکم فرمان
 اعلیٰ و استصواب الغنائم عظم جمله رسم استقبال بجا آوردند و در توقیر طائفه رسل
 شرائط اعزاز بقدم رسانیدند و با کلام هر چه تمامتر ایشان را در قصر سبز پیش تخت
 آوردند آن روز قصر سلطنت را با قواریخ فرش و بساطها و اجلاس تجل بادشاهی
 از زرینه و سیمینه آراسته بودند و بر اطراف تخت اعلیٰ دو چیز سپاه و لعل مکتل
 بجوهر گرانمایه بکشاده و تخت زرین را بمسند خلعینی تزیین داده و سماطین بارگاه
 ملوک کلام و امرای عظام و صدور و اکابر نامدار و اشاقان ترک زرین کمر و پهلوانان
 یا کمر و فرد و مجلس خانها و مرصع طبقها ملع چون خلد برین و فردوس ششمین گشته
 چنانچه آن نظر لائق اینحال آمد و در فصلی پیش تخت اعلیٰ یکی از دعاگو زادگان
 از گفتار این داعی ادا کرده بود این جانبشته آ...

شعر لمنهاج السراج

قد صادف الرضوان ایام الواری من روح هذا البزم للسلطان
 لا زال یبقی فی جلالة ملککم و مزید امکان و دفعه شان

ز به جشنی که از اطراف چون خلد برین گشته
 خمه بر می کزد و اکناف عدل راستین گشته
 ز ترتیب نهاد و رسم و آیین و نشاط او

تو گفستی عرصه دہلی بہشت ہستمیں گشتہ
 ز فرناصر الدین شاہ محمود ابن القتمش
 ملک نزدش دعا خواندہ فلک شیش زمین گشتہ
 شہنشاہی کہ در عالم بفیض فضل رہا فی
 سرائی چتر شاہی لائق تخت و نگین گشتہ
 چو خاقانان کین آور چو سلطانان دین پرور
 بدل ماحی کفرست و بجان حامی دین گشتہ
 مبارک باد بر اسلام این بزم شہ عالم
 کہ زین ترتیب ہندوستان بسی خوشتر ز چین گشتہ
 ہمین از جملہ شان باد ہر بندہ ز درگاہش
 چو منہاج سراج از جان دعا گوئی کمین گشتہ

ماست گفتی آن جشن چون آسمانی بود پرستارہ یا فلکی بود پر سیارہ
 شاہ جهان از تخت چنان می نمود کہ خورشید از فلک رابع و النہان درخشش
 بزائومی حرمت نشسته چون ماہ لامع ملوک در سماطین چون انجم سیارہ
 و ترکان مرصع مناطق چون کواکب بشمار فی الجملہ این ہمہ ترتیب و تہذیب
 و کار و بار باستصواب و حسن رائی صائب و ضمیر ثاقب النہان معظم
 بود کہ اگر چہ سلطان سلاطین یا حکم حدیث نبوی منصب پدری فی دادا ما از
 ہزار بندہ نو خریدہ متمثل و متقاد ترست پس رسل را بعد از بار بموضع معین
 مرتب کردہ با انواع صنائع و اصناف و الطاف فرد آورند و لازمست برین موضع

که سبب وصول آن رسل از بلاد خراسان و بلاد کوخان مغل چه بود و از کجا افتاد و دست
 حال این بود ملک ناصر الدین محمد حسن قرغی رحمة الله را مگر سودائی آن افتاد تا در می
 از صدف خانوادۀ خود در ملک از دواج شاه (۹) پسر النخان معظم منتظم گردانند
 سه بدان اتصال بر ملک زمان و خسران گیهان افتخار نماید و آن پیوند سبب قوه
 و استظهار و گدود و بدین معنی یکی از خدم بارگاه النخان معظم در برده ستر و مخافتی
 بشمت و امکان اتصال را استطاعی گرد و خود را درین لباس برائی اعلی
 خانی بوجه اخلاص و خدمت عرضه داشت چون ملک ناصر الدین محمد یکی از ملوک نامده
 عصر خود بود جواب آن حال و اجابت آن اتصال را بر جناب عالی خانی لازم آمد
 که یکی را از اوساط خدم نامزد بودن جواب آن التماس فرمود و آن موصل را حاجب
 اجل جمال الدین علی خلجی گویند چون این خلجی برین مهم نامزد شد بحجت مایحتاج
 لابد و خرج راه و قطع منازل خود را از دیوان اعلی برده چند را پروانه حاصل کرد و
 چون پای در راه نهاد در منازل و مراصد رهبانان بحجت مرسومات معهود و واجبات
 معین ازین حاجب التماس و توقی می کردند و او بدین وجه دفع می کرد که من رسوم
 چون منازل و مراحل ملک را قطع کرد و ببلاد سنده رسید ملک عزالدین کیشلوخان
 بلین عصمه الله فرمان داد تا او را طلب کردند و مواخذہ نمودند و ازین حاجب علی
 مکتوبات که می برد درخواستند تا در کیفیت و معانی مضمون امشک و قوف باشد حاجب
 علی رسالت را منکر شد چون کار بتشدد رسید و طلب اقرار کرد و حضور شهنشاهان مغل که
 رسوم و بالا میرود چون حضور جماعت بگفت ملک عزالدین بلین کیشلوخان بفرودت دست

له ن این قدر عبارت فقط در یک نسخه است .

از مطالعه او بداشت و فرمود که روان باید شد تا تراب مقصد رسانم حاجب علی گفت مرا
فرمان چنانست که بنزدیک سلطان ناصرالدین (بضرورت اورا بدان جانب گسیل
گرد و چون بخط بنیان رسید و حدیث رساله او از طرف دلی در میان شیوگان مغل و عوام و
خواص آن بلاد شائع و منتشر گشته بود بضرورت ملک ناصرالدین قرغ اورا بطرف
عراق و آذربایجان بنزدیک هلاکو (بلا) مغل فرستاد و از خود بی اجازت حضرت
مکتوبات از زبان مبارک الخان معظم در قلم آورد و اندک تحفه با او همراه کرد و محمد بن
خود را با او روان کرد و چون بحوالی عراق رسید هلاکو را بشهر تبریز آذربایجان دریافت
و هلاکو اورا بسیار اعزاز کرد و بزرگ داشت در وقتی که مکتوب را بر هلاکو عرضه داشت
بضرورت از زبان فارسی بزبان مغلی ترجمه بایست کرد و اسم الخان معظم را در مکتوبات
ملک نبشتند که قاعده ترکان اینست که یک فرمانده ملیش نباشد دیگران همه را
اسم ملکی باشد چون مکتوب بر هلاکو خواندند گفت نام الخان را چرا تغییر کرده آید باید
اسم او همچنان خان باشد چنین اعزاز و اکرام در حق الخان معظم واجب داشت هر کس
از خاندان زمین بمند و سنده که بنزدیک خانان و فرماندهان مغل رفت اسم او را تبدیل
کردند و او را ملک گفتند الخان معظم را که صل مقرر داشتند و این نیز یکی است از آثار
فضل ربانی که دوست و دشمن و مومن و کافر اسم مبارک او را بزرگی بزبان می برانند
ذَإِلَکَ فَضْلُ اللَّهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیمِ چون
حاجب علی او را باز گردانید شحه خطه بنیان را که پسر امیر نعوش بود مرد معروف مسلمان
مکرم با او ناز کرد و لشکر مغل را که در خطه ساری نوین می باشند فرمان دادند که اگر

(لحن) بغرض - یغرش + (لحن) ساری نوین + مع هلاکو خان .

سیم اسپ شما در زمین ممالک سلطان السلاطین صرا الدین والدین آمده باشند
 فرمان بران جمله است که دست و پائی آن اسپ قطع کنند حق تعالی بدولت اصابه
 راجی النعمان چنین امنی ممالک هندوستان را کرامت کرد و چو رسل بر رسیدند از حضرت
 پادشاهان اسلام بمکافات و مجازات آن اعزاز که بلکه مختل حاجب حضرت را
 فرموده بود در حق رسل ایشان حکم هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ بمندول
 گشت آن بود سبب وصول رسل خراسان و لشکر ترکستان حق تعالی سلطان
 سلاطین ناصر الدین را بر تخت جهانداری مخلصه دارد و دولت النعمان معظم
 خاقان اعظم را بر تزیید و تقاضا عفت دارد و بجای محمد و آله - بستر تاریخ باز آیدیم و
 این آخر احوال آن است که چون الفخ خان معظم خلعت دولته عز و و جهاد کوه پایه
 بران وجه با هزار سیاست بجائی آورد و جماعت بقایا و اقرباء آن مفسدان که
 پیش از رفتن لشکر اسلام و انصار نصرهم الله از حد و کوه پایه با طراف گریخته
 بودند و کجیل بسیار جان می شوم را در پناه قرار از تیغ و تیر بندگان دولت
 النعمانی محافظت کرده گرفته و قوم فساد آواز نهادند و قطع راه و رخنه خون
 مسلمانان بردست گرفتند و راه را بسبب فساد آن جماعت مخوف شد این
 حال بسبح مبارک النعمانی رسید منہیان و صاحب خبران و جاسوسان بفرستاد
 تا مواضع بقایای مفسدان و نظر آوردند و از حال باش آن او باش بکلی لغو
 واجب داشتند روز دوشنبه سبت چهارم ماه رجب سنه ثمان و خمسين و
 ست ماه از حضرت دہلی با حشم خاص خود و لشکر قلب و دیگر افواج ملوک و
 مبارزان بر نشست و بپایان طرف کوه پایه چنانچہ یک منزل بقدر پنجاه کوه

زیادت برفت و لبیر آن جماعت مغافعتہ در رسید و جملہ را بدست آورد
 بقند دوازده ہزار آدمی از مردوزن و فرزند ان ایشان را بزیر تیغ آوردند و
 جملہ دژ و دیوار و سرک و را از وجود ایشان بزخم شمشیر انصاری پاک کرد و غنائم
 بسیار بدست آورد و الحمد للہ علی نصرۃ الاسلام و اعزاز اہلہ آن قدر کہ از ان
 دولت مشاہدہ افتادہ بود در قلم اخلاص آمد از خوانندگان و ناظران امید وعا
 و از ارباب دولت رجائی اعزاز و عطا المامول من اللہ الکریم و
 المستول من رب الرحیم۔ التاریخ فی شوال سنۃ ثمان و
 خمسين و ستمائے والحمد للہ والصلوة علی نبیہ والسلام
 علی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین •

”اشارية“ (اسماء الرجال)

۱

- ابراہیم (شہزادہ) ۱۷ تا ۱۹ ،
 ابراہیم بن مسعود (سلطان) ۱۸ تا ۲۰ ،
 ابراہیم بن مسعود (سراج) ۲۰ - ۲۱ ،
 ابو حنیفہ (امام) ۵۲ ،
 ابو علی النورک ۷ ،
 ابو نصر مشکان (خواجه) ۱۳ ،
 ابیہ جوگی ۵۸ ،
 احمد ایران ۱۶۶ ، ۶۹ ،
 احمد سعید (سپہ سالار) ۱۵۴ ،
 اختیار الدین التونیہ (دیکھو التونیہ)
 اختیار الدین ایتکین ۴۳ ، ۹۷ ، ۹۹ تا
 ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۵۲ تا ۱۸۹ ،
 اختیار الدین حبیب قبا ۱۴۲ ،
 اختیار الدین (ملک) ۱۷۳ ،
 اختیار الدین قراقش ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۴ ،
 اختیار الدین یوزبک طغرل خاں ۱۶۰ تا
 ۱۶۳ ،
 اختیار الملک ابو بکر حبش ۱۶۳ ، ۱۶۴ ،
 ۱۷۵ ،
 اختیار الملک رشید الدین ابو بکر (دیکھو
 اختیار الملک ابو بکر حبش)
- آرام شہ ۵۵ ،
 ارسلان بن محمود شاہ ۲۲ ، ۲۱ ،
 ارسلان خاں سنجر، تاج الدین ۱۰۶ ،
 ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۳۶ ، ۱۶۳ تا ۱۶۶ ،
 ۱۷۴ ، ۱۹۴ ، ۲۰۴ ، ۲۰۵ ،
 ارکلی خاں سیف الدین ۱۷۱ ، ۱۷۲ ، ۱۷۳ ،
 اسحاق (شہزادہ) ۷ ،
 اسد الدین منکلی ۱۴۹ ،
 الب ارسلان ۱۹ ، ۱۷۱ ، ۱۷۲ ،
 البتگین ۷۶ ،
 التمش شمس الدین ۱۰۱ ، ۱۰۳ ، ۱۱۶ ،
 ۱۱۸ ، ۱۴۱ ، ۱۴۹ ، ۱۵۵ ، ۱۵۷ ، ۷۷ تا
 ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۳۵ ، ۱۴۰ ،
 التونیہ، اختیار الدین ۹۸ ، ۹۹ ،
 ۱۰۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۱۵۵ ،
 النعمان اعظم، (معظم) ۱۰۷ ، ۱۱۸ ، ۱۱۹ ،
 ۱۵۹ ، ۱۶۷ ، ۱۶۹ ، ۱۷۳ تا ۲۱۵ ،
 النورک (دیکھو ابو علی النورک)
 ایلیم خاں ۷۸ ،
 ایوب (زائد) ۱۰۴ ،
- ب
 باہر دیو ۱۸۷ ،

حمید الدین (امام) ۱۳۱

حمیر (راے) ۱۷

خ

خسرو بن ہرام - ۲۳ تا ۲۴، ۳۱

خسرو ملک - ۲۵، ۲۶، ۳۱، ۳۲

خواجہ علی ناسینا بادی - ۱۳۷

خواجہ منذب نظام الملک (وزیر) ۹۷

۱۰۱ تا ۱۰۴، ۱۱۰، ۱۲۰

خواجہ منعم شمس الدین - ۱۷۲

خوارزم شاہ (جلال الدین) ۵۷، ۸۲، ۸۳

خوارزم شاہ محمد - ۳۷، ۴۵، ۴۸

د

داؤد - ۱۴، ۱۷، ۱۹

س

رستم - ۱۱۳

رشید الدین حسن - ۱۹۶

رشید الدین علی - ۸۶

رضیہ - ۹۳ تا ۱۰۱، ۱۳۹، ۱۴۵

۱۴۶، ۱۵۱، ۱۵۶، ۱۶۱، ۱۶۴

۱۶۶، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۸۱

س

سانتر - ۱۶۱

سبکتگین - ۳ تا ۸، ۲۴، ۳۲

سراج الدین منہاج (والد المصنف) ۲، ۳، ۳۳

سعید الدین (قاضی) ۸۷

۱۲۲، ۱۴۷، ۱۹۰

جلال الدین مسعود شاہ - ۱۱۹، ۱۲۰

۱۳۱، ۱۷۳، ۱۹۵

جلال الدین ملک - ۱۰۶، ۱۲۵

جلالی (ملکہ) ۴۰

جمال الدین بسطامی (شیخ الاسلام) ۱۳۱

جمال الدین بھری (خواجہ) ۱۷۷

جمال الدین جہت قبا - ۷۹، ۸۰

جمال الدین علی خلجی - ۱۳، ۱۴

جمال الدین کریال - ۱۵۶

جمال الدین نظامی - ۱۲۶

جمال الدین نیشاپوری - ۱۲۹، ۱۳۰

جمال الدین یاقوت (دیکھو یاقوت)

جے پال - ۷۷، ۹۹

جے چند - ۳۶، ۵۴

چ

چنگیز خان - ۳۹، ۵۷، ۸۲، ۱۰۸

ح

حاجی بخاری - ۲۹

حسام الدین اغلیک - ۶۰

حسام الدین عیوض خلجی - ۷۰ تا ۷۵

حسام الدین قتلک - ۱۹۵

حسن (سرنگ) ۱۹

حسن قرلخ ملک - ۱۶۷، ۱۶۸

حسین خرمیل عز الدین - ۳۷، ۴۸

ض

ضیاء الدین ملک (قاضی) ۳۳۲، ۳۳۶، ۳۴۰

ضیاء الدین جنیدی - ۸۶، ۹۷، ۹۸

ضیاء الملک (دیکھو تاج الدین)

ط

طغان خاں (دیکھو طغرل)

طغرل - ۶، ۷

طغرل اعز الدین طغان خاں - ۱۰۷، ۱۰۸

۱۰۸، ۱۴۵ تا ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۶۱، ۱۸۲

ظ

ظفر علی سالار - ۷۰، ۷۱

ع

عبد الخالق - ۲۰

عبد السلام نسائی - ۳۳

عبد الملک سامانی - ۶

عبد الرشید سلطان - ۱۵ تا ۱۷

عبد اللہ سفری ملک - ۳۳

عثمان - ۷

عثمان سمرقندی ملک - ۳۸

عز الدین حسین خرمیل - ۳۷، ۵۴

عز الدین کشلور خاں بلین - ۱۰۷، ۱۱۱ تا

۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۸ تا ۱۳۰، ۱۴۵ تا

۱۷۰، ۱۹۳، ۱۹۶، ۱۹۸ تا ۲۰۱، ۲۰۳ تا

سلطان سوری (دیکھو سیف الدین سوری)

سنان الدین حبشی - ۸۴

سبخر سلطان - ۲۱، ۲۲، ۲۳

سبجان ملک ایک خطائی - ۱۲۸، ۱۵۹

سیف الدین ارکلی (دیکھو ارکلی سیف الدین)

سیف الدین حسین قریشی - ۱۴۱

سیف الدین ایک قتلخاں - ۱۹۷، ۱۴۱ تا

۱۴۲

سیف الدین ایک یخاں تبت - ۱۴۲، ۱۴۳

سیف الدین سبجان (دیکھو سبجان ملک)

سیف الدین ملک - ۳۳

سیف الدین سوری (سلطان) - ۱۷ تا ۲۰

سیف الدین ایک کشلیخاں - ۱۷ تا ۱۷۶

۱۸۹، ۱۹۳

ش

شرف الدین بلخی - ۴۰

شرف الملک اشعری - ۱۰۷، ۱۴۷

شمس الدین المیتشمش (دیکھو التتمش)

شمس الدین بھڑا بھٹی (قاضی) - ۱۲۲

۱۲۸، ۱۲۹، ۱۹۳

شمس الدین سبستانی - ۳۰

شمس الدین - ۱۰۴

شیر خاں - ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۴۲، ۱۴۸

شیر خاں نصر الدین (دیکھو نصر الدین)

ص

صمصام الدین فرغانی - ۷۱

گ

گرنشاپ شاہ - ۱۱۶۲، ۱۱۶۵

ل

لکھنہ رائے - ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۹

لکھنہ رائے - ۱۱۶۳، ۱۱۶۹

م

مان رائے - ۱۱۸۹

مبارک شاہ فرخی (ملک) - ۱۱۶۱

مجدالدین محمد غوری (قاضی) - ۱۱۳۳

مجدالدین موسوی - ۱۱۶۲، ۱۱۶۹

محمود بن بنگلین - ۱۱۵۰، ۱۱۵۳، ۱۱۵۸ تا ۱۱

۱۱۶۰، ۱۱۶۳

محمود بن التمش - ۱۱۸۱

محمود غزنوی (دیکھو محمود بن بنگلین)

محمد صلح - ۱۱۳۹

محمد غنیار خلجی (دیکھو غنیار)

محمد شیران - ۱۱۶۹، ۱۱۷۰

محمد بن محمود غزنوی - ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۵

محمد بن مودود - ۱۱۴۱، ۱۱۵۱

محمد بن سام معز الدین (دیکھو معز الدین سام)

محمد علی ابوالقاسم حمادی - ۱۱۶۹

مخلص الدین - ۱۱۸۳

مسعود بن محمود - ۱۱۴۱، ۱۱۴۲

مسعود کریم بن ابراہیم سلطان - ۱۱۲۰ تا ۱۱۲۲

مستظہر باللہ - ۱۱۲۰

قدراں - ۱۱۱۱

قراش ملک - ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴

۱۱۴۱، ۱۱۴۸

قرہ جمال - ۱۱۹۵

قطب الدین سعید - ۱۱۰۵، ۱۱۲۹

قطب الدین ایبک - ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۴۱

۱۱۴۲ تا ۱۱۵۹، ۱۱۶۰ تا ۱۱۶۳

۱۱۶۱، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۵۰

قطب الدین بن برکن الدین - ۱۱۹۳

قطب الدین حسین علی - ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶

۱۱۲۶، ۱۱۴۱، ۱۱۶۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶

قلج خاں محمود - ۱۲۰۴

قمر الدین قیران - ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵

ک

کامروڈ رائے - ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵ تا ۱۱۶۷

۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲

کبیر (ملک) - ۱۱۹۴ تا ۱۱۹۸

کبیر الدین (قاضی) - ۱۱۰۲، ۱۱۳۱

کبیر خاں ایاز - ۱۱۳۸ تا ۱۱۴۰

کربت خاں بنجو (دیکھو تاج الدین کربت خاں)

کریم الدین لاغری، فخر الملک - ۱۱۴۷

کرک ملک خاں - ۱۱۸۲، ۱۱۸۱

کشور خاں (دیکھو عزال الدین)

کشلی خاں (افغان) - ۱۱۳۱ تا ۱۱۳۵

کوچی (ملک) - ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹

6

افرة خال بدو الدين سنقر صوفي ۱۲۰۰ هـ

6145 6149

نظام الدین البکر (قاضی)، ۴۰،

نظام الدین جنیدی ۸۴، ۸۹، ۹۳

١٢٤، ١٢٥

نظام الدین فرقانی - ۶۱ ،

نظام الدین محمد۔ ۷۸۰

A

ب

الجبر - ۱۲۱

آجاری - ۱۹۱

الجمیر - ۱۰۶، ۱۴۰،

الرجوع - ١٨٩٦٨٥

ՀԱՅԿԱՍՏԱՆԻ ԵՐԵՎԱՆ - 21

בן יצחק בן יצחק בן יצחק בן יצחק בן יצחק

41A742P446742610961016171

اُذربائیجان - ۲۱۴،

۶۱۶۲ - رمبولن

والہم ۛ

1266 Q. -

19469769. (AP 14066. - 203)

[illegible]

6 19 9 6 19 A 6 H 1 6 19 P 4 19 Y 19 . 110

ایران - ۲۴۶۰

بیاس (دیکھو بیاس)

پ

پانی پتہ - ۱۱۸

پرشاور (پشاور) - ۹

پول - ۱۳۹، ۱۴۲

پنجاب - ۴۸

ت

تابلستان - ۴۱

تیریز - ۲۱۴

تیرہندہ ۳۳ تا ۳۵، ۵۶، ۸۰، ۸۲

۸۲، ۸۹، ۹۸، ۱۰۱ تا ۱۰۴، ۱۲۵، ۱۳۷، ۱۳۷

۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴

۱۹۵، ۱۹۴

تبت - ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲

ترہٹ - ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳

تراشیں - ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳

ترکستان - ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳

۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳

۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶

تکینا پار - ۳۰، ۳۱، ۳۲

تلیٹ - ۱۹۹

توران - ۱۰

تورک - ۳۳ تا ۳۵

تھکر - ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲

ج

جارجنگر - ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰

بغداد - ۱۳۱، ۱۳۲

بکاسن - ۱۴۶

بلارام - ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

بلور - ۱۲۲

بلروان (قطر) - ۲۵، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹

بلخ - ۳۷، ۳۸، ۳۹

بنارس - ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹

بنگالوں - ۶۵

بنگال (دیکھو بنگ)

بنگ - ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲

بنیان - ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴

بار - ۷۵

برائچ - ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵

۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱

بھکر - ۸۴، ۸۵، ۸۶

بھیلسا - ۸۶، ۸۷، ۸۸

بھیانہ (بیانہ) - ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴

۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵

بھتکور - ۴۹

بھٹکوت - ۹۱

بر - ۱۴۰

بیانہ (دیکھو بھیانہ)

بیرہ (بھیرہ) - ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵

بیاس (دوباس) - ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵

۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲

قراچہ - ۳۱، ۳۲، ۳۳

قزوین - ۱۳

قصدار - ۷

قنوج - ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲

۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۲

قستان - ۴۵

قروان - ۱۰۸

ک

کابل - ۱۴۰

کاشغر - ۷

کالنج - ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰

کامیو کاغذ (۱۵۷)

کامرد و دیکھو کامرد رائے

کران - ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶

کریہ (کرہ) - ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹

۱۲۰، ۱۲۱

کرم بتن - ۶۶

کسمندی - ۱۵۹

کنکوتری - ۷۰

کوس (دربار) - ۳۱

کوجاہ (کنجاہ) - ۱۵۵

کول - ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱

۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷

کھرام - ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵

کھوکھو (رقم) - ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹

کیستقل - ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲

کیلوکھری - ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹

گ

گالیور (گرایار) - ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲

۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴

۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴

۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳

گجرات (ملک) - ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵

گجرات (شہر) - ۱۳۷

گرم پیر - ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵

گردیز - ۳۱

گزر وال - ۳۸

گنگ (دربار) - ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷

۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵

گنگوتری (دیکھو گنگوتری)

گولیار (دیکھو گالیور)

ل

لاہور (دیکھو لاہور)

لکھوال - ۱۷۱

لکھنؤ - ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳

۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲

۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱

۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰

۹۱، ۹۲

